معاشرتی علوم

5

برائے جماعت پنجم

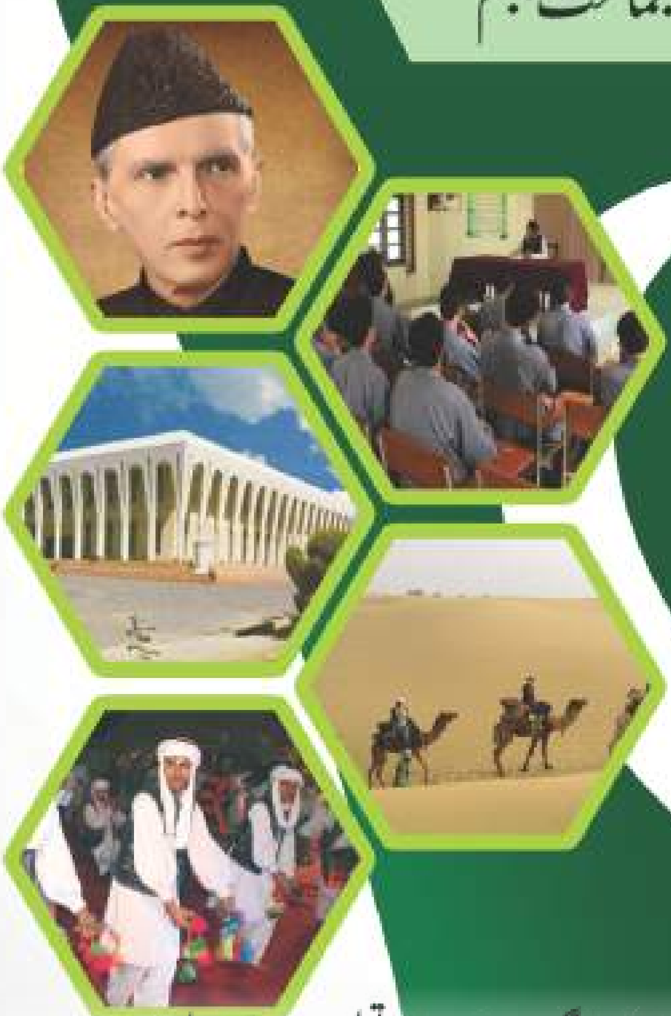

حکومت بلوچستان کا پروگرام ''معیاری تعلیم سب کے لیے''

بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

معاشرتی علوم

برائے جماعت پنجم

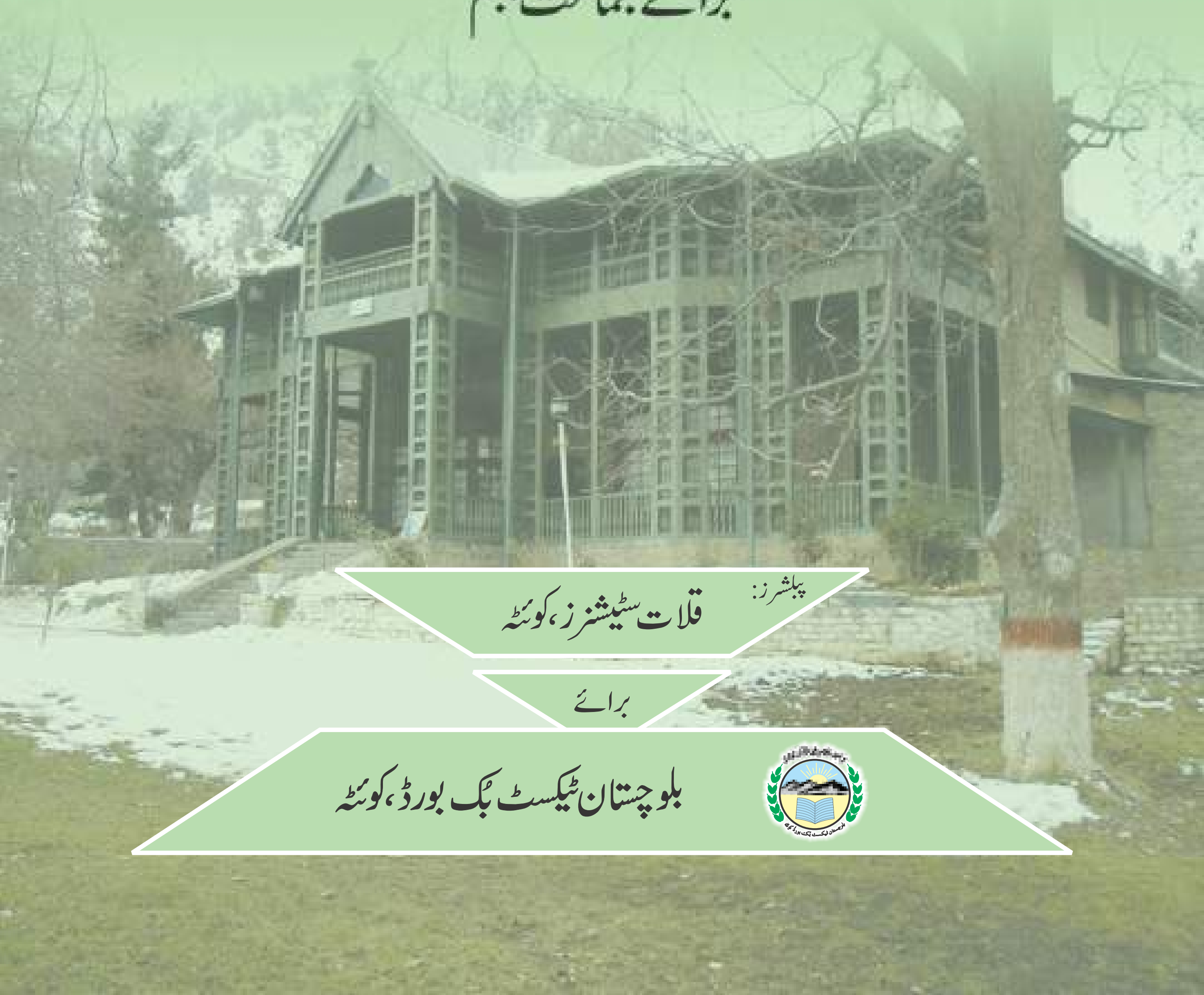

پبلشرز: قلات سٹیشنرز، کوئٹہ

برائے

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر 207-09/CB مورخہ 20 جنوری 2016 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ و ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

مصنفین: ڈاکٹر احمد سعید خٹک، ڈاکٹر رومانہ عنبرین، مسز ذاکرہ نورین

مدیر: ڈاکٹر محمد نواز

نگران طباعت: مسز اوصاف لطیف

انٹرنل ریویو کمیٹی

- ڈاکٹر افتخار احمد
- جاوید سر پرہ
- کلیم اللہ
- محمود عتیق خان
- اوصاف لطیف

پراونشل ریویو کمیٹی

- پروفیسر سید ایاز محمود
- پروفیسر نصیر اللہ غرشین
- رخسانہ بنگش
- فردوس مرید

لے آوٹ ڈیزائنگ: محمد علی رضا

تیار کردہ: قلات سٹیشنرز، کوئٹہ

کمپوزنگ: وحید خان کاکڑ

پرنٹر: قلات سٹیشنرز، کوئٹہ

فہرست

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	**جغرافیہ**	**1-16**
	خطوطِ عرض بلد وطول بلد	2
	خطوطِ عرض بلد وطول بلد کے ذریعے محل وقوع بتانا	4
	پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت	6
	عالمی ساعتی خطے	7
	نقشے	8
	نقشوں کا پیمانہ	11
2	**طبعی خطے**	**17-30**
	خطے کی تعریف	18
	پاکستان اور دیگر ممالک کے طبعی خطوں میں طرزِ زندگی کا فرق	20
	باہمی انحصار	25
	پاکستان میں باہمی انحصار	26
3	**آب وہوا**	**31-45**
	موسم اور آب وہوا	32
	آب وہوا کے عوامل	32
	دُنیا میں آب وہوا کے بڑے خطے	34
	پاکستان میں آب وہوا کے خطے	35
	انسانی زندگی پر آب وہوا کے اثرات	37
	انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات	38
	سبز مکانی اثر	39
	ماحول کا تحفظ	40
4	**تاریخ**	**47-67**
	وقت کا شمار	48
	عشرہ، صدی، اورالفہ	50
	دُنیا اور پاکستان کے اہم تاریخی واقعات کی ترتیب بلحاظِ زمانہ	50
	تحریکِ پاکستان کے اہم واقعات	52
	پاکستان کے اہم واقعات	57
	ہمارا ماضی اور حال	60
	سیاحت و دریافت کا زمانہ	61
5	**حکومت: رہنما، معاشرہ، شہری**	**68-80**
	وفاقی طرزِ حکومت	69
	وفاقی حکومت کی ضرورت	69
	وفاقی حکومت کے شعبے	69
	پارلیمنٹ کی ساخت	71
	پارلیمنٹ کے اختیارات	72
	صدرِ مملکت	73
	وزیرِ اعظم	73
	وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا تعلق	73
	سیاسی جماعتوں کا کردار	74
	پاکستان کا عدالتی نظام	74
	آئین	75
	شہری حقوق	76
	قومی مسائل حل کرنے کے طریقے	76
	ناخواندگی: ہمارا قومی مسئلہ	77

فہرست

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
6	**ذرائع اطلاعات**	**81-91**
	ذرائع اطلاعات کی اقسام	82
	مختلف ذرائع اطلاعات کی خوبیاں اور خامیاں	83
	سیاسی عمل میں میڈیا کا کردار	86
	متعلقہ اور غیر متعلقہ معلومات	87
	اخباری مضمون اور رپورٹ میں فرق	88
	اشتہارات اور اخباری رپورٹ میں جانبداری کی پہچان	88
7	**ثقافت**	**92-103**
	ثقافت کی تعریف	93
	پاکستان میں بڑے ثقافتی گروہ	93
	پاکستانی ثقافتوں میں مشترک خصوصیات	93
	پاکستانی میں ثقافتی تنوع	94
	مخلوط ثقافت کے فائدے	96
	پاکستانی ثقافت کا کسی دوسرے ملک کی ثقافت سے موازنہ	97
	بچوں کی سماجی تربیت کے ادارے	97
	ثقافت میں تبدیلی	99
	اقدار	99
	اقدار پر اثرانداز ہونے والے عوامل	100
8	**معاشیات**	**104-118**
	علمِ معاشیات	105
	اشیاء اور خدمات کی ملکیت	105
	اشیاء اور خدمات کی فراہمی کے لیے حکومتی وسائل	106
	برآمدات اور درآمدات	107
	پاکستان کی بیرونی تجارت کی اہمیت	108
	پاکستان کی اہم درآمدات اور ان کے ذرائع	109
	زر کا ارتقاء	110
	مختلف ممالک کی کرنسیاں	110
	انسانی زندگی میں زر کا کردار	112
	بینکوں کا کردار	113
	بینکوں کی اہمیت	113
	اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کردار	114
	پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار	115
	پاکستان کا معاشی نظام	115
	کتابیات	**119**
	مصنفین کا تعارف	**120**

باب : 1

جغرافیہ

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

★ سمجھ سکیں کہ فرضی خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کے کُل درجے بالترتیب 180 اور 360 ہیں۔
★ اہم خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کے نام بتا سکیں۔
★ گلوب اور نقشے پر اہم خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کی نشاندہی کر سکیں۔
★ خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کی مدد سے پاکستان اور دنیا کے بڑے شہروں کا محل وقوع تلاش کر سکیں۔
★ مقامات کا محل وقوع تلاش کرنے کیلئے اٹلس کی علامات استعمال کر سکیں۔
★ خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کی مدد سے سمتیں بتا سکیں۔
★ عالمی ساعتی خطوں کی پہچان اور اُن کا خطوطِ طول بلد کے ساتھ تعلق سمجھ سکیں۔
★ پاکستان کے محلِ وقوع کی اہمیت جان سکیں۔
★ جان سکیں کہ نقشوں کی کئی اقسام ہیں۔ نیز، اپنے کسی مقصد کیلئے موزوں ترین نقشے کا انتخاب کر سکیں۔
★ مختلف نقشوں کی مدد سے تاریخی اور حالیہ واقعات کے جغرافیائی ماحول کی وضاحت کر سکیں۔
★ مختلف نقشوں پر دیے گئے پیمانے (جو بیانی یا خطی صورت میں ہوں) پڑھ سکیں اور اُن کا مفہوم بتا سکیں۔
★ نقشے کا پیمانہ استعمال کر کے سڑکوں اور دریاؤں کی لمبائی اور مقامات کے درمیان فاصلے معلوم کر سکیں۔

خطوطِ عرض بلد و طول بلد

ہمیں اکثر یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی مقام یا چیز کہاں واقع ہے؛ مختلف مقامات کا آپس میں سمتوں اور فاصلوں کے لحاظ سے کیا تعلق ہے، وغیرہ۔ ایسی معلومات حاصل کرنے کیلئے گلوب اور نقشے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اِن دونوں پر خطوط کا ایک منظّم جال بنا ہوتا ہے۔ یہ خطوط ''خطوطِ عرض بلد اور طول بلد'' کہلاتے ہیں۔ یہ سب خطوط فرضی ہیں۔

1۔ خطوطِ عرض بلد (Latitudes)

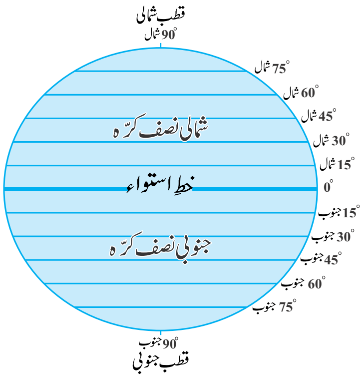

خطوطِ عرض بلد

یہ خطوط گلوب یا نقشوں پر شرقاً غرباً کھینچے جاتے ہیں۔ چونکہ اِن خطوط کے درمیانی فاصلے برابر ہوتے ہیں لہٰذا اِنہیں متوازی خطوطِ عرض بلد (Parallels of Latitudes) بھی کہتے ہیں۔ ان کے درجوں کی کُل تعداد 180 ہے۔ عرض بلد کے 90 درجے خطِ استواء کے شمال اور 90 درجے اِسکے جنوب میں کھینچے جاتے ہیں۔

چند اہم خطوطِ عرض بلد درج ذیل ہیں:

i۔ خطِ استواء

صفر درجہ کا عرض بلد خطِ استواء (Equator) کہلاتا ہے۔ یہ زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ حصہ جو خطِ استواء کے شمال میں ہے ''شمالی نصف کرّہ'' اور جو اِسکے جنوب میں ہے ''جنوبی نصف کرّہ'' کہلاتا ہے۔

ii۔ خطِ سرطان اور خطِ جدی

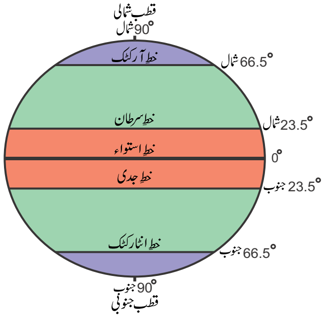

اہم خطوطِ عرض بلد

خطِ استواء سے $23\frac{1}{2}$ درجہ شمالی عرض بلد خطِ سرطان (Tropic of Cancer) اور $23\frac{1}{2}$ درجہ جنوبی عرض بلد خطِ جدی (Tropic of Capricorn) کہلاتا ہے۔

iii۔ دائرہ آرکٹک و انٹارکٹک

خطِ استواء سے $66\frac{1}{2}$ درجہ شمالی عرض بلد دائرہ آرکٹک (Arctic Circle) اور $66\frac{1}{2}$ درجہ جنوبی عرض بلد دائرہ انٹارکٹک (Antarctic Circle) کہلاتا ہے۔

iv۔ قطبین

خطِ استواء سے 90 درجہ شمالی اور جنوبی خطوطِ عرض بلد قطبین (Poles) کہلاتے ہیں۔ اِن میں سے 90 درجہ شمالی عرض بلد ''قطب شمالی'' اور 90 درجہ جنوبی عرض بلد ''قطب جنوبی'' کہلاتا ہے۔

2۔ خطوطِ طول بلد (Longitudes)

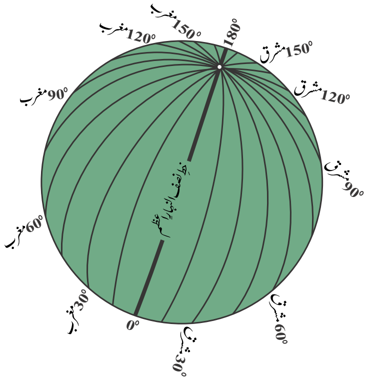

خطوطِ طول بلد

خطوطِ طول بلد گلوب یا نقشوں پر شمالاً جنوباً کھینچے جاتے ہیں۔ گلوب پر یہ خطوط خطِ استواء کو زاویہ قائمہ (90°) پر قطع کرتے ہیں مگر بتدریج دونوں قطبین پر یکجا ہو جاتے ہیں۔ خطوطِ طول بلد کو ''خطوطِ نصف النہار (Meridians)'' بھی کہتے ہیں۔ اِن کے کُل درجے 360 ہیں مگر انہیں 180، 180 درجوں کے دو گروہوں کی صورت میں شمار کیا جاتا ہے۔

0 درجہ کا طول بلد ''خطِ نصف النہار اعظم'' کہلاتا ہے۔ طول بلد کے 180 درجے خطِ نصف النہار اعظم کے مشرق اور 180 درجے اِسکے مغرب میں کھینچے جاتے ہیں۔

چند اہم خطوطِ طول بلد درجِ ذیل ہیں:

i۔ خطِ نصف النہار اعظم

خطِ نصف النہار اعظم (Prime Meridian) صفر درجہ کا طول بلد ہے جو برطانیہ کے شہر لندن میں واقع گرینچ رصدگاہ سے گزرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے گرینچ طول بلد (Greenwich Meridian) بھی کہتے ہیں۔ یہ خط

باقی خطوطِ طول بلد کے شمار کیلئے مرکزی نقطے کا کام دیتا ہے۔ یعنی باقی خطوطِ طول بلد اِسکے حوالے سے شرقی اور غربی دو گروہوں میں تقسیم ہیں۔

ii۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ

یہ خط زمین کو کیلنڈر کی دو متصل تاریخوں میں تقسیم کرتا ہے جسکی وجہ سے اسے بین الاقوامی خطِ تاریخ (International Dateline) کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ خط 180 درجہ طول بلد ہے۔ جب بحری جہازراں اس خط کو اِسکے مغرب کی جانب پار کرتے ہیں تو اپنے سفری کیلنڈر میں اگلی نئی تاریخ درج کر لیتے ہیں۔ لیکن جب وہ اسے اِسکے مشرق کی جانب پار کر لیتے ہیں تو اپنے کیلنڈر میں موجودہ تاریخ ہی کو مزید ایک روز تک برقرار رکھتے ہیں۔

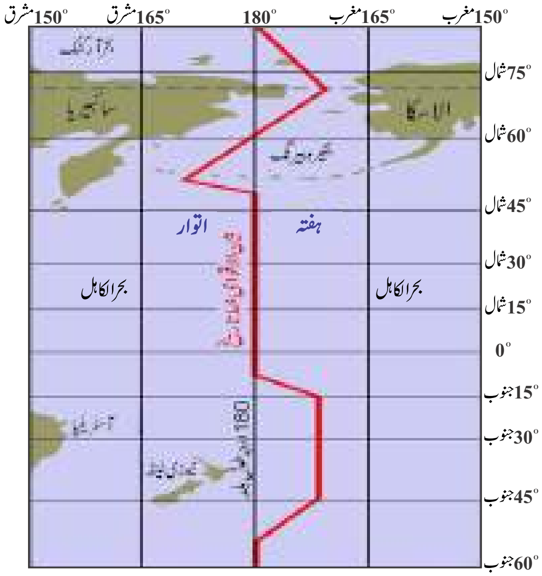

بین الاقوامی خطِ تاریخ کی نشاندہی کا نقشہ

خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کے ذریعے محلِ وقوع بتانا

کسی مقام کے محلِ وقوع کی نشاندہی خطوطِ عرض بلد اور طول بلد کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جب کسی مختصر حدود اربعہ والے مقام (مثلاً کسی شہر) کا محلِ وقوع بتانا ہو تو ہمیں صرف اُس ایک عرض بلد اور ایک طول بلد کی نشاندہی کی ضرورت ہوتی ہے جو اُس مقام پر ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ مثلاً کوئٹہ شہر اس مقام پر واقع ہے جہاں تقریباً 30 درجہ شمالی عرض بلد اور 67 درجہ شرقی طول بلد آپس میں ملتے ہیں۔ جب کسی وسیع علاقے (مثلاً کسی ملک) کا محلِ وقوع بتانا ہو تو اُن دو خطوطِ عرض بلد اور دو خطوطِ طول بلد کی نشاندہی کی جاتی ہے جن کے بیچ میں وہ پورا علاقہ واقع ہوتا ہے۔ مثلاً پاکستان تقریباً 23 سے 37 درجہ شمالی عرض بلد اور 61 سے 79 درجہ شرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔

سرگرمی:

1۔ نیچے دیے گئے نقشے پر کوئٹہ شہر تلاش کیجیے جسے ایک نقطہ نما علامت (•) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

2۔ کوئٹہ کے مقام پر خطوطِ عرض بلد کے متوازی ایک اُفقی خط کھینچیے۔30 اور 33 درجہ شمالی عرض بلد کے درمیانی جگہ کو تین برابر حصوں میں تقسیم کیجیے۔ان حصوں کے سرحدی خطوط 31 اور 32 درجہ کے عرض بلد ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئٹہ شہر 30.2 درجہ شمالی عرض بلد پر واقع ہے۔

3۔ کوئٹہ کے مقام پر خطوطِ طول بلد کے متوازی ایک عمودی خط کھینچیے۔66 اور 69 درجہ شرقی طول بلد کے درمیانی جگہ کو چار برابر حصوں میں تقسیم کیجیے۔ان حصوں کے سرحدی خطوط 67 اور 68 درجہ کے طول بلد ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئٹہ شہر 67 درجہ مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔

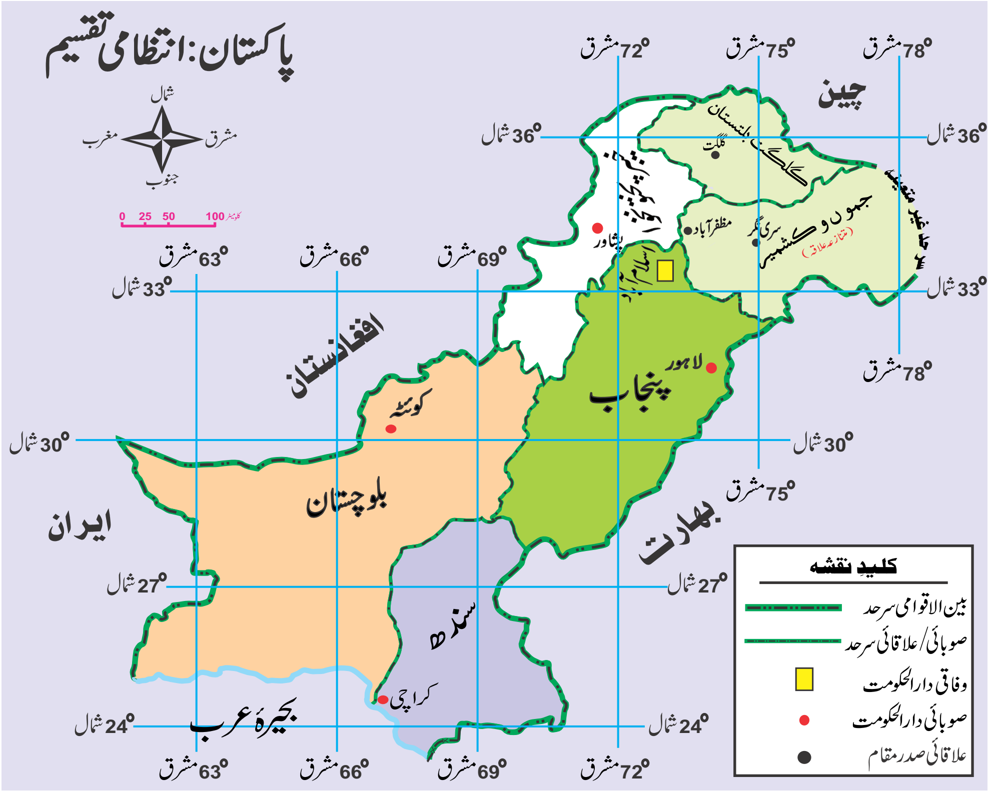

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت

پاکستان جغرافیائی طور پر نہایت اہم محلِ وقوع کا حامل ہے۔ پاکستان اس خطے کا حصہ ہے جسے جنوبی ایشیا کہا جاتا ہے۔ یہ خطہ موجودہ عالمی تناظر میں بے پناہ سیاسی، اقتصادی اور فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارا ملک چین کے ایک بڑے حصے اور تمام وسطی ایشیائی ممالک کیلئے اہم ترین تجارتی گزر گاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ علاقے ساحلِ سمندر سے دور ہونے کی وجہ سے اپنی بین الاقوامی تجارت کیلئے پاکستان پر گہرا انحصار رکھتے ہیں۔ معتدل درجۂ حرارت کی وجہ سے ہمارے سمندری حدود اور بندرگاہیں سال بھر بحری آمد و رفت کیلئے فعال رہتی ہیں۔ ہمارے قریبی ممالک میں بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، ایران وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام ممالک گنجان آباد ہیں لہٰذا اہم تجارتی منڈیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ سے لیکر وسط ایشیا، جنوب مشرقی ایشیا اور براعظم افریقہ تک مسلم ممالک کا ایک وسیع سلسلہ ہے۔ پاکستان ان سب ممالک تک آسان رسائی رکھتا ہے اور ان کیلئے مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

ماحول کے اعتبار سے دیکھیں تو پاکستان شمالی نصف کرّہ میں آب و ہوا کے نیم حاری خطے میں واقع ہے جہاں سال کے چاروں بڑے موسم پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں کئی اقسام کی فصلیں اُگائی جاتی ہیں اور طرح طرح کے مویشی پالے جاتے ہیں۔ ملک کے اندر جگہ جگہ ماحولیاتی فرق بھی کافی زیادہ ہے۔ مثلاً یہاں بہت بلند اور دشوار گزار پہاڑی علاقے بھی ہیں اور وسیع و زرخیز میدانی علاقے بھی؛ اسی طرح انتہائی گرم علاقے بھی ہیں اور ٹھنڈے علاقے بھی۔ اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان کے طول وعرض میں بہت ثقافتی فرق پایا جاتا ہے جو سیاحت کے شعبے میں کافی مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

عالمی ساعتی خطے (World Time Zones)

وقت کے لحاظ سے دنیا کو چوبیس خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک خطہ خطوطِ طول بلد کے پندرہ درجوں پر مشتمل ہے۔ پہلے خطے کا نمبر ''0'' اور آخری کا ''12'' ہے۔ جو ساعتی خطے صفر خطے کے مشرق میں ہیں انہیں جمع کے نشان (+) سے ظاہر کیا جاتا ہے، جبکہ وہ جو اس کے مغرب میں ہیں منفی کے نشان (-) سے ظاہر کیے جاتے ہیں۔ پہلا اور آخری خطہ شرقی اور

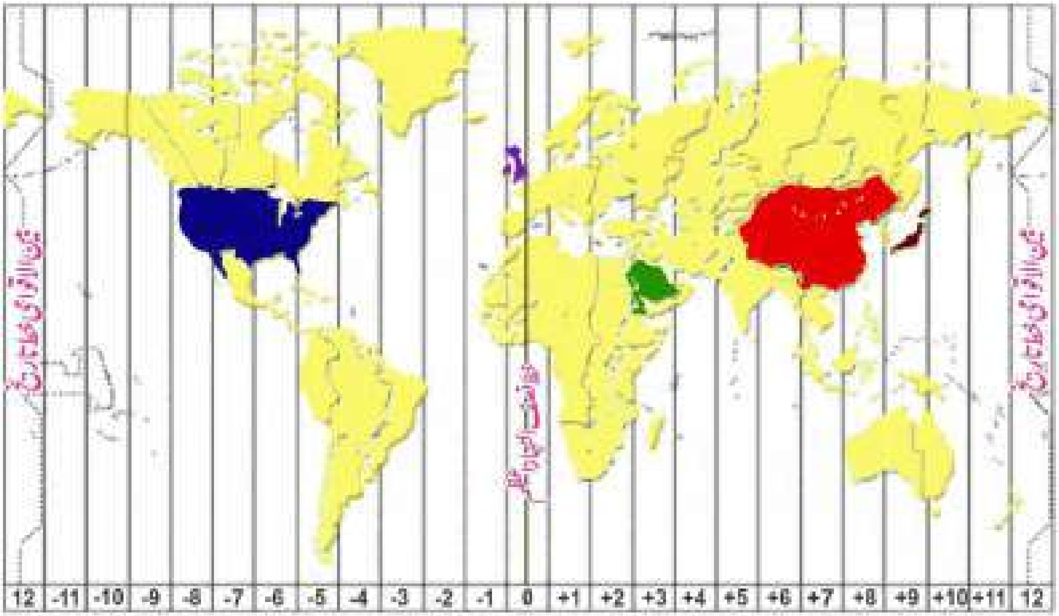

عالمی ساعتی خطوں کا نقشہ

غربی دونوں گروہوں میں مشترک ہیں۔

عالمی ساعتی خطوں کے نظام میں وقت اور خطوطِ طول بلد کے درمیان ایک تعلق ہے۔کوئی سے دو متصل ساعتی خطوں کے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ طول بلد کے ہر 15 درجے کے بعد وقت میں ایک گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے۔ ہر شرقی ساعتی خطے کا نیا وقت اُسکے غربی ساعتی خطے سے پہلے آتا ہے۔مثلاً پاکستان 5+ ساعتی خطے میں واقع ہے۔اسی وجہ سے اسکا وقت لندن سے پانچ گھنٹے پہلے ہوتا ہے جو کہ صفر ساعتی خطے میں واقع ہے۔ جب پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوتے ہیں عین اُس وقت لندن میں اُسی تاریخ کی صبح کے سات بجے ہوتے ہیں۔

سرگرمی:

اُستاد دیے گئے عالمی ساعتی خطوں کے نقشے کی مدد سے طلبہ کو دنیا کے بعض اہم ممالک، جیسے سعودی عرب، امریکہ، برطانیہ، چین، جاپان وغیرہ کے ساعتی خطوں کی نشاندہی کرائے اور پاکستان کے وقت کی نسبت سے اُن کے وقت کا فرق بتائے۔

نقشے (Maps)

زمین یا اس کے کسی حصے کو ہموار سطح پر ایک خاص پیمانے اور علامات کے مطابق ظاہر کرنے کو نقشہ کہتے ہیں۔ایک نقشہ پوری دنیا کا بھی ہوسکتا ہے اور اسکے کسی چھوٹے یا بڑے حصے کا بھی۔ نقشے پر زمینی خدوخال کو مخصوص علامات، جنہیں مروجہ علامات (Conventional Signs) کہا جاتا ہے، کے ذریعے دکھایا جاتا ہے۔ ہر نقشے کا ایک مخصوص فاصلاتی پیمانہ (Distance Scale) ہوتا ہے۔ پیمانے کے لحاظ سے بھی نقشوں کی اقسام ہیں، جیسے بڑے پیمانے، درمیانے پیمانے، اور چھوٹے پیمانے کے نقشے۔ نقشے کا پیمانہ جتنا بڑا ہوگا اُسی قدر اُس کے ذریعے عام کاغذ پر مختصر علاقہ دکھایا جا سکے گا؛ البتہ زمینی خدوخال کی تفصیل زیادہ دی جا سکے گی۔ مثلاً 1 سینٹی میٹر برابر 10 کلومیٹر کا پیمانہ 1 سینٹی میٹر برابر 20 کلومیٹر کے پیمانے سے بڑا ہے۔ جو نقشہ پہلے والے پیمانے پر بنے گا اُس پر علاقہ تو تھوڑا دکھایا جا سکے گا مگر اُسکی

تفصیل زیادہ ہوگی۔ اسی طرح پوری دنیا کا نقشہ بنانا ہو تو یہ بہت چھوٹے پیمانے کے ساتھ بھی ممکن ہے مگر ایسے نقشے پر صرف ممالک کی سرحدیں اور اُن کے چند بڑے شہروں کا محل وقوع دکھایا جاسکے گا۔

مقصد کے اعتبار سے نقشوں کی درجِ ذیل دو بڑی اقسام ہیں:

1۔ مساحتی نقشے 2۔ موضوعاتی نقشے

1۔ مساحتی نقشے (Toporaphical Maps)

اس قسم کے نقشے بڑے فاصلاتی پیمانوں پر بنائے جاتے ہیں جو کسی مختصر علاقے میں سطح زمین پر پائے جانے والے ہر طرح کے خدوخال، جیسے طبعی خدوخال، بستیوں، ندی نالوں، سڑکوں، زرعی زمینوں، جنگلات وغیرہ کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں عام المقصد نقشے (General Purpose Maps) بھی کہا جاتا ہے۔

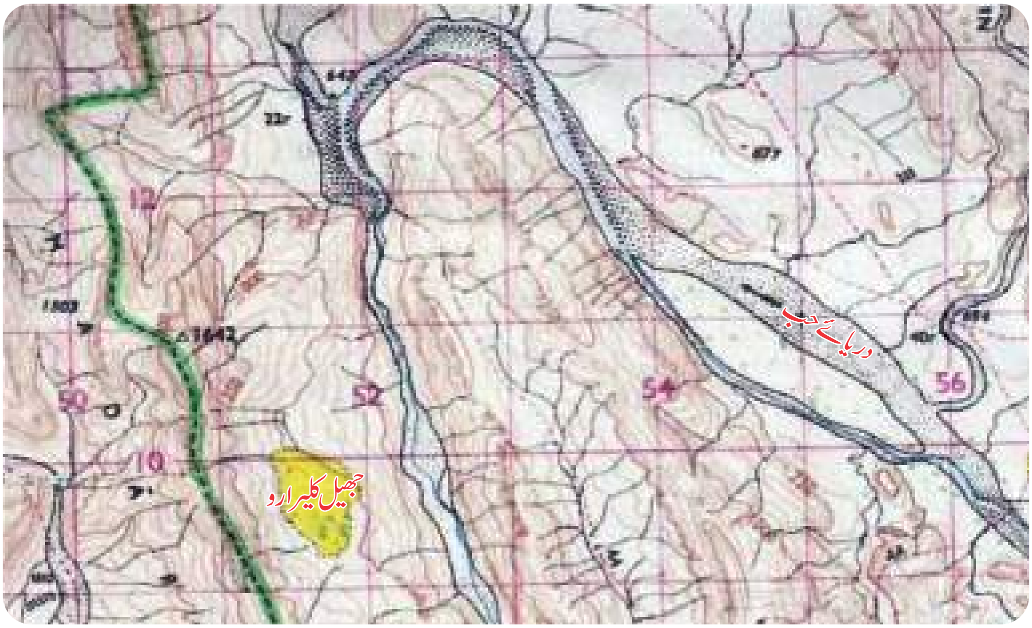

مساحتی نقشہ

2۔ موضوعاتی نقشے (Thematic Maps)

اس قسم کے نقشے الگ الگ مخصوص موضوعات کی جغرافیائی وضاحت کرتے ہیں اور عام طور پر چھوٹے پیمانوں پر بنائے جاتے ہیں تا کہ وسیع علاقوں کا احاطہ کیا جا سکے۔انہیں تقسیمی نقشے (Distribution Maps) بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کسی مخصوص شئے کی کسی علاقے پر تقسیم، یعنی پھیلاؤ ظاہر کرتے ہیں۔اِنکی بہت سی اقسام ہیں۔مثلاً تاریخی نقشے اُن مقامات اور گزرگاہوں کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں ماضی میں کچھ اہم واقعات نے جنم لیا ہو۔آبادی کی تقسیم یا گنجانی کے نقشے کسی علاقے میں بسنے والے افراد کی کل تعداد یا انکی فی مربع کلومیٹر گنجانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ارضیاتی نقشے معدنیات کی کھوج میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ان کے علاوہ موسمیاتی نقشے، سیاسی نقشے، انتظامی نقشے، ذرائع نقل و حمل کے نقشے، صنعتی نقشے، زرعی نقشے وغیرہ موضوعاتی نقشوں کی مختلف قسمیں ہیں۔

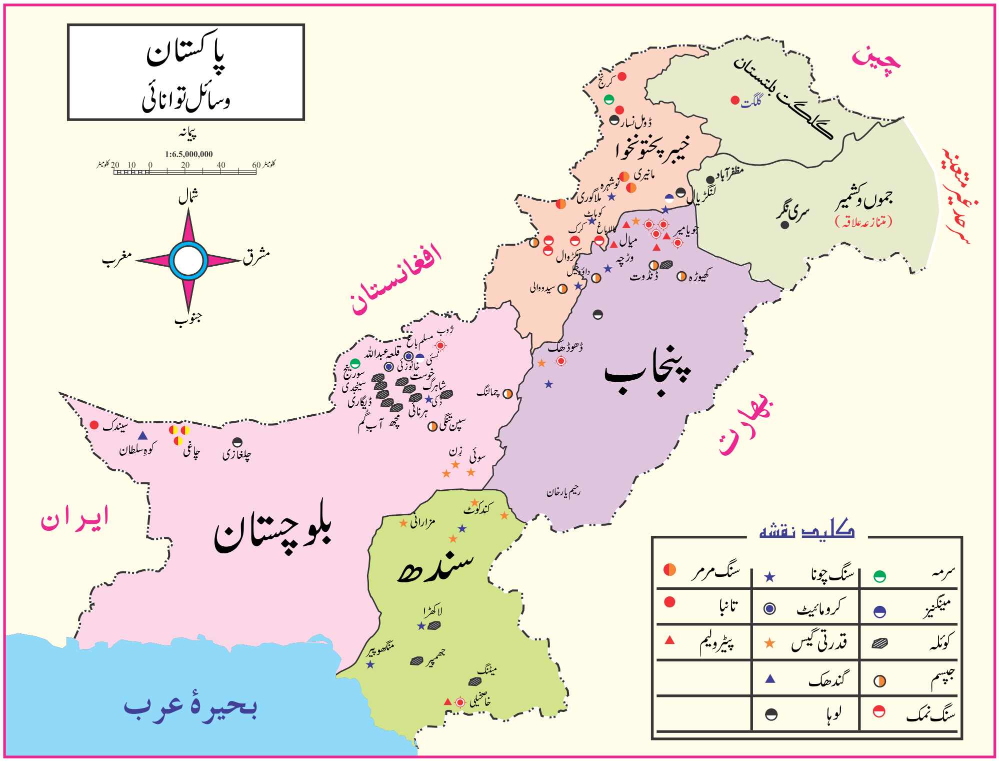

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

نقشوں کا پیمانہ (Map Scale)

نقشے کاغذ کے سائز کی نسبت زمین کا بہت بڑا علاقہ دکھاتے ہیں۔لہٰذا یہ ضروری ہوتا ہے کہ مقامات اور اشیاء کے درمیان حقیقی زمینی فاصلوں کو ایک خاص تناسب کے تحت مختصر کر کے پیش کیا جائے تاکہ انہیں ایک عام سائز کے کاغذ پر ظاہر کیا جا سکے۔پس وہ تناسب جو حقیقی زمینی فاصلے اور نقشے پر فاصلے کے درمیان مقرر کیا جاتا ہے ''پیمانہ'' کہلاتا ہے۔

نقشے کا پیمانہ مندرجہ ذیل تین طرح کا ہوتا ہے:

1۔ بیانی پیمانہ (Statement of Scale)

وہ پیمانہ جسے نقشے پر ایک بیان، یعنی جملے کی صورت میں لکھا جاتا ہے ''بیانی پیمانہ'' کہلاتا ہے۔مثلاً:

ایک سینٹی میٹر برابر دس کلومیٹر یا 1 سینٹی میٹر = 10 کلومیٹر

2۔ خطی پیمانہ (Line Scale)

خطی پیمانہ بنانے کیلئے نقشے پر دکھائے جانے والے علاقے کی وسعت کا لحاظ رکھتے ہوئے پہلے ایک خط کی لمبائی متعین کی جاتی ہے اور پھر اُس خط کو چند برابر برابر حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔مثلاً اگر دس کلومیٹر طویل علاقے کو نقشے پر پانچ سینٹی میٹر طویل خط کے ذریعے دکھانا ہو تو اس خط کو دو، دو کلومیٹر زمینی فاصلہ ظاہر کرنے کیلئے پانچ مساوی حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔

3۔ کسری پیمانہ (Fractional Scale)

اس پیمانے میں فاصلے کی کوئی بھی اکائی (جیسے سینٹی میٹر، انچ، وغیرہ) متعین نہیں کی جاتی، بلکہ زمینی اور نقشہ جاتی فاصلوں کے درمیان صرف ایک عددی نسبت بتائی جاتی ہے جسے فاصلے کی ہر قسم کی اکائی کی صورت دی جا سکتی ہے۔مثلاً:

$$\frac{1}{100}$$ یا $1 : 100$

مندرجہ بالا کسر میں اگر 1 سے مُراد 1 سینٹی میٹر لیا جائے تو 100 سے بھی 100 سینٹی میٹر ہی مُراد لیا جائے گا۔

یعنی اس نسبت کا مطلب یہ ہوگا کہ نقشے پر 1 سینٹی میٹر فاصلہ زمین پر 100 سینٹی میٹر فاصلے کے برابر ہے۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ بین الاقوامی: اقوام، یعنی ممالک کے درمیان۔ دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان کوئی معاملہ، جیسے تجارت، کھیل، سیاسی تعلقات، وغیرہ۔

☆ ذرائع نقل و حمل: مسافروں اور سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے لے جانے کے ذرائع۔ مثلاً ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل گاڑی، ٹرک، بس، تانگہ، وغیرہ۔

☆ رصدگاہ: وہ مکان جہاں سے آلات کی مدد سے فلکی اجسام، یعنی ستاروں، سیاروں وغیرہ کا مشاہدہ اور مطالعہ کیا جاتا ہے۔

☆ زاویہ قائمہ: عمودی زاویہ، 90 درجے کا زاویہ۔

☆ زمینی نظام: نظام سے مُراد چند چیزوں کا ایک دوسرے سے ایسا جوڑ کہ اگر کسی ایک میں کوئی تبدیلی واقع ہو تو وہ باقی چیزوں کو بھی متاثر کرے۔ ہماری زمین پر بھی ایسے ہی ایک بہت بڑا نظام ہے کیونکہ اس پر پائے جانے والی تمام چیزیں ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں۔

☆ شرقاً غرباً: مشرق سے مغرب۔

☆ شمالاً جنوباً: شمال سے جنوب۔

☆ طبعی خدوخال: زمین پر پائی جانی والی قدرتی اشیاء، جیسے پہاڑ، سطحِ مرتفع، میدان، دریا، جنگلات، وغیرہ۔

☆ قطع کرنا: کاٹنا۔ مثلاً ایک لکیر کا دوسری لکیر کو کسی نقطے پر کاٹ کر مزید آگے بڑھنا۔

☆ کیلنڈر: وہ جدول جس میں سال کے مہینوں، تاریخوں اور دنوں کے واقع ہونے کی ترتیب درج ہوتی ہے۔

☆ گرینچ: لندن شہر کے اندر ایک جگہ۔ پہلے یہ جگہ ایک دیہات کی صورت میں لندن شہر سے باہر تھی مگر اب شہر کے اندر آچکی ہے۔

☆ **گلوب:** زمین کی گول شکل کا ایک چھوٹا سا نمونہ جس پر نقشہ سازی کے اصولوں کے مطابق زمینی خدوخال دکھائے گئے ہوں۔

☆ **ماحول:** ہمارے اردگرد پائی جانے والی قدرتی اور غیر قدرتی اشیاء جو ہماری زندگی کو کسی نہ کسی طرح متاثر کرتی ہو۔

☆ **متصل:** ملا ہوا۔ جڑا ہوا۔ ایسے دو علاقے جن کے درمیان کوئی تیسرا علاقہ نہ پڑتا ہو متصل علاقے ہوتے ہیں۔

☆ **مروجہ علامات:** نقشوں پر حقیقی زمینی چیزوں کی نشاندہی کیلئے استعمال کی جانے والی علامتیں۔ ایسی علامتیں چونکہ نقشہ سازی کے عمل میں رائج، یعنی مقبولِ عام ہوتی ہیں، لہٰذا انہیں مروجہ علامات کہا جاتا ہے۔

☆ **معدنی وسائل:** کارآمد اشیاء جو زمین کے اندر سے نکالی جاتی ہیں۔ مثلاً کوئلہ، گیس، تیل، سنگ مرمر، نمک، تانبا، سونا، چاندی، وغیرہ۔

☆ **معروف مقام:** پہلے سے جانی پہچانی جگہ۔

☆ **نیم حاری خطہ:** آب و ہوا کے حاری (شدید گرم) اور معتدل خطوں کا درمیانی علاقہ۔ دونوں نصف کرّوں میں 25 اور 35 درجہ عرض بلد کے درمیان والے علاقے۔

☆ **واحد انتظامی علاقہ:** وہ پورا علاقہ جو ایک ہی انتظام اور انتظامیہ کے تحت ہو۔ مثلاً پاکستان ایک واحد انتظامی علاقہ ہے۔ ہمارا ایک ہی صدر، وزیر اعظم ہے اور کام اور چھٹی کے دن ایک ہی ہوتے ہیں۔

☆ **وسطی ایشیا:** براعظم ایشیا کا درمیانی علاقہ۔ افغانستان، ازبکستان، تاجکستان، قزاقستان، وغیرہ پر مشتمل وسیع علاقہ وسطی ایشیا کہلاتا ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ عالمی ساعتی خطوں کی کل تعداد ہے:

(الف) آٹھ (ب) بارہ

(ج) چوبیس (د) پندرہ

ii۔ خطِ نصف النہار اعظم کس شہر سے گزرتا ہے؟

(الف) نیویارک (ب) لندن

(ج) پیرس (د) ٹوکیو

iii۔ صفر درجے کا عرضِ بلد کہلاتا ہے:

(الف) خطِ استواء (ب) خطِ سرطان

(ج) خطِ جدی (د) خطِ نصف النہار اعظم

iv۔ نقشے کا پیمانہ ظاہر کرنے کے طریقے ہیں:

(الف) دو (ب) تین

(ج) پانچ (د) چار

v۔ عام المقصد نقشے کہلاتے ہیں:

(الف) موضوعاتی نقشے (ب) ارضیاتی نقشے

(ج) تقسیمی نقشے (د) مساحتی نقشے

سوال نمبر2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i۔ عالمی ساعتی خطوں اور وقت کے درمیان کیا تعلق ہے؟

ii۔ مساحتی نقشوں کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

iii۔ موضوعاتی نقشوں کو تقسیمی نقشے بھی کہا جاتا ہے۔اسکی وجہ بتائیں۔

iv۔ نقشے کے پیمانے سے کیا مُراد ہے؟

v۔ تقسیمی نقشوں کی پانچ اقسام تحریر کریں۔

سوال نمبر3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i۔ خطوطِ طول بلد کیا ہیں؟ آپ دو اہم خطوطِ طول بلد کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

ii۔ پاکستان کے محل وقوع کی کیا اہمیت ہے؟

iii۔ خطوطِ طول بلد و عرض بلد کی مدد سے کسی مقام کا محلِ وقوع کیسے معلوم کرتے ہیں؟

iv۔ عالمی ساعتی خطوں کے بارے میں آپ کیا جاتے ہیں؟

سوال نمبر4۔ کالم الف کا کالم ب کیساتھ جوڑ ملائیں۔

الف	ب
خطوطِ عرض بلد	بین الاقوامی خطِ تاریخ
گرینچ رصدگاہ	شرقاً غرباً
180 درجہ طول بلد	صفر درجہ طول بلد
پاکستان	موضوعاتی نقشے
موسمیاتی نقشے	جنوبی ایشیا

سرگرمی:

نیچے دیا گیا نقشہ 2010ء میں پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔اس نقشے کی مدد سے طلبہ اس آفت کے جغرافیائی ماحول کی وضاحت کاپی پر درج کریں۔

اس سیلاب کا آغاز جولائی کے مہینے میں شدید مون سون بارشوں کے نتیجے میں ہوا۔سیلاب کے اثرات ملک کے چاروں صوبوں میں ظاہر ہوئے۔سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ملک کے بڑے دریاؤں کے قریبی علاقے تھے۔ حکومتِ پاکستان کے اعداد وشمار کے مطابق سیلاب سے تقریباً دو کروڑ افراد براہِ راست متاثر ہوئے جس میں اموات کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔انفراسٹرکچر (مکانات، سڑکیں، پل، بجلی کا نظام وغیرہ) کے نقصان کا تخمینہ تقریباً 4 کھرب روپے جبکہ فصلوں کے نقصان کا تخمینہ تقریباً 5 ارب روپے لگایا گیا۔

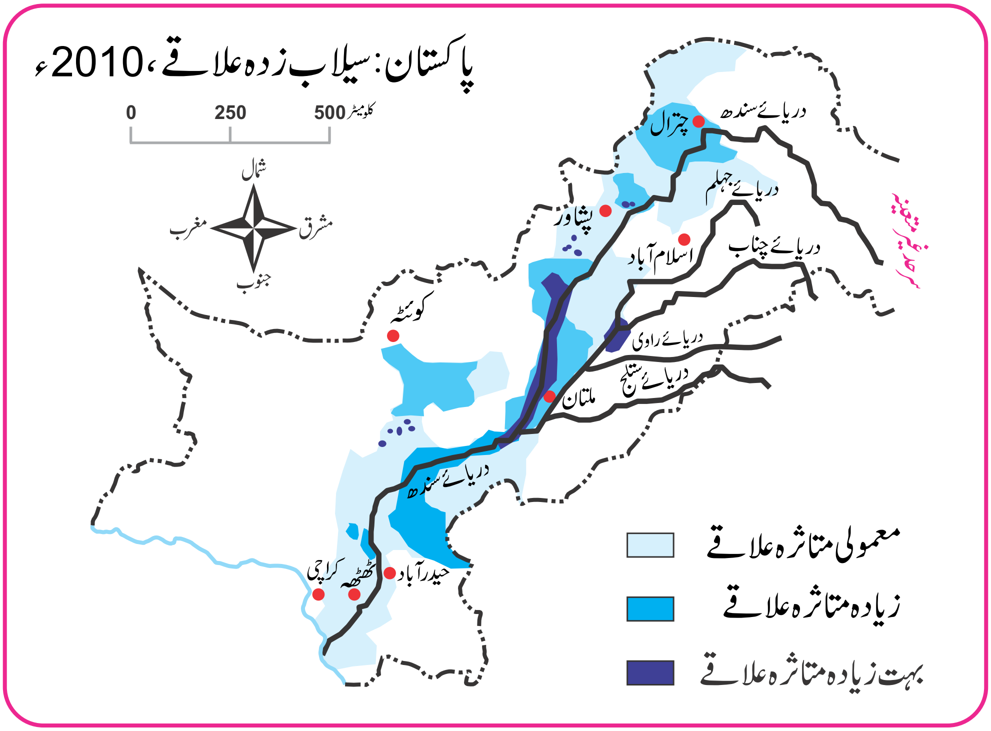

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

باب 2: طبعی خطے

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ★ اصطلاح ''خطہ'' کی تعریف کرسکیں اور اس کی مثالیں دیں۔
- ★ پاکستان کے اہم ترین طبعی خطوں کی نشاندہی کرسکیں۔
- ★ پاکستان کے ہر طبعی خطے کی امتیازی خصوصیات اور خدوخال بیان کرسکیں۔
- ★ دنیا کے نقشے پر یکساں خصوصیات والے طبعی خطوں کی نشاندہی کرسکیں۔
- ★ دنیا اور پاکستان کے مختلف طبعی خطوں کے باشندوں کے حالاتِ زندگی کا باہمی موازنہ کرسکیں۔
- ★ اپنے پسندیدہ ملک سے متعلق رہنمائے سیاح کتاب کی شکل میں اہم معلومات کی نشاندہی اور وضاحت کرسکیں۔
- ★ اصطلاحِ ''باہمی انحصار'' کی تعریف کرسکیں۔
- ★ لوگوں کے درمیان باہمی انحصار کی مختلف صورتیں بیان کرسکیں۔
- ★ وہ شعبے واضح کرسکیں جہاں ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

خطے کی تعریف

ایک ایسا وسیع علاقہ جو کسی جغرافیائی خاصیت میں مکمل طور سے یکسانیت رکھتا ہو"خِطہ" کہلاتا ہے۔اگر یکسانیت قدرتی خدوخال میں ہو تو ایسا خطہ قدرتی خطہ(Natural or Physical Region) کہلاتا ہے۔اگر یکسانیت غیر قدرتی، یعنی انسان کے پیدا کیے ہوئے خدوخال (مثلاً آبادی کی گنجانیت، زراعت) میں ہو تو ایسا خطہ بشری خطہ (Human Region) کہلاتا ہے۔

پاکستان کے بڑے طبعی خطے

پاکستان کی سرزمین پر طبعی خدوخال کے لحاظ سے جگہ جگہ بہت فرق ہے۔اس فرق کی وجہ سے ملک کو درج ذیل پانچ بڑے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ مرطوب و نیم مرطوب پہاڑی خطہ

یہ خطہ کوہِ ہمالیہ سے لیکر کوہِ سلیمان کے مشرقی حصے تک پھیلا ہوا ہے۔یہ پہاڑ پاکستان میں مون سون بارشیں برسانے کا سبب بنتے ہیں۔موسمِ سرما میں ان کی بلند چوٹیوں پر برفباری ہوتی ہے؛ بلکہ بعض تو سال بھر برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔اس خطے میں کئی برفانی تودے(Glacier) پائے جاتے ہیں جنکے رفتہ رفتہ پگھلتے رہنے سے ہمارے ملک کے دریا سال بھر بہتے ہیں۔سوات، دیر، چترال، گلگت، ہنزہ وغیرہ یہاں کی خوبصورت وادیاں ہیں جہاں عمدہ لکڑی کے گھنے جنگلات ہیں۔

2 ۔ خشک و نیم خشک پہاڑی خطہ

یہ خطہ کوہ سلیمان کے بیشتر حصے، مرکزی براہوی پہاڑ، کوہِ کیرتھر اور کوہِ مکران پر مشتمل ہے۔صحرائے چاغی۔خاران اور تنگ ساحلی پٹی کے علاوہ سطح مرتفع بلوچستان کا باقی سارا علاقہ بھی اسی خطے میں شامل ہے۔یہاں عام طور پر موسم گرما میں بارش بہت کم ہوتی ہے جسکی وجہ سے قدرتی نباتات بھی کم پائی جاتی ہیں۔اس خطے کے ان حصوں میں جہاں سطح سمندر سے بلندی 1,220 میٹر سے زیادہ ہے موسمِ سرما میں برفباری ہوتی ہے۔اس خطے میں کئی دریا ہیں جن میں صرف برسات کے

دنوں میں پانی بہتا ہے۔

3۔ میدانی خطہ

میدانی خطے کا زیادہ تر حصہ دریائے سندھ کے بنائے ہوئے میدان پر مشتمل ہے جو شمال میں کالا باغ سے لیکر جنوب میں بحیرۂ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اسکے علاوہ پشاور، کوہاٹ اور بنوں کی وادیاں، جو بالترتیب دریائے کابل، کرم اور دریائے توچی کی بنائی ہوئی ہیں، بھی اہم میدانی علاقے ہیں۔ ملک کے جنوبی حصے میں دریائے پورالی کا بنایا ہوا وسیع میدان ہے جو ''لسبیلہ میدان'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ میدانی خطے کی زمین بہت زرخیز ہے۔ کئی دریاؤں کی گزرگاہ ہونے کے باعث یہاں آبپاشی کا وسیع نظام قائم کیا گیا ہے جو اس خطے کی زرعی ترقی میں بہت مددگار رہا ہے۔

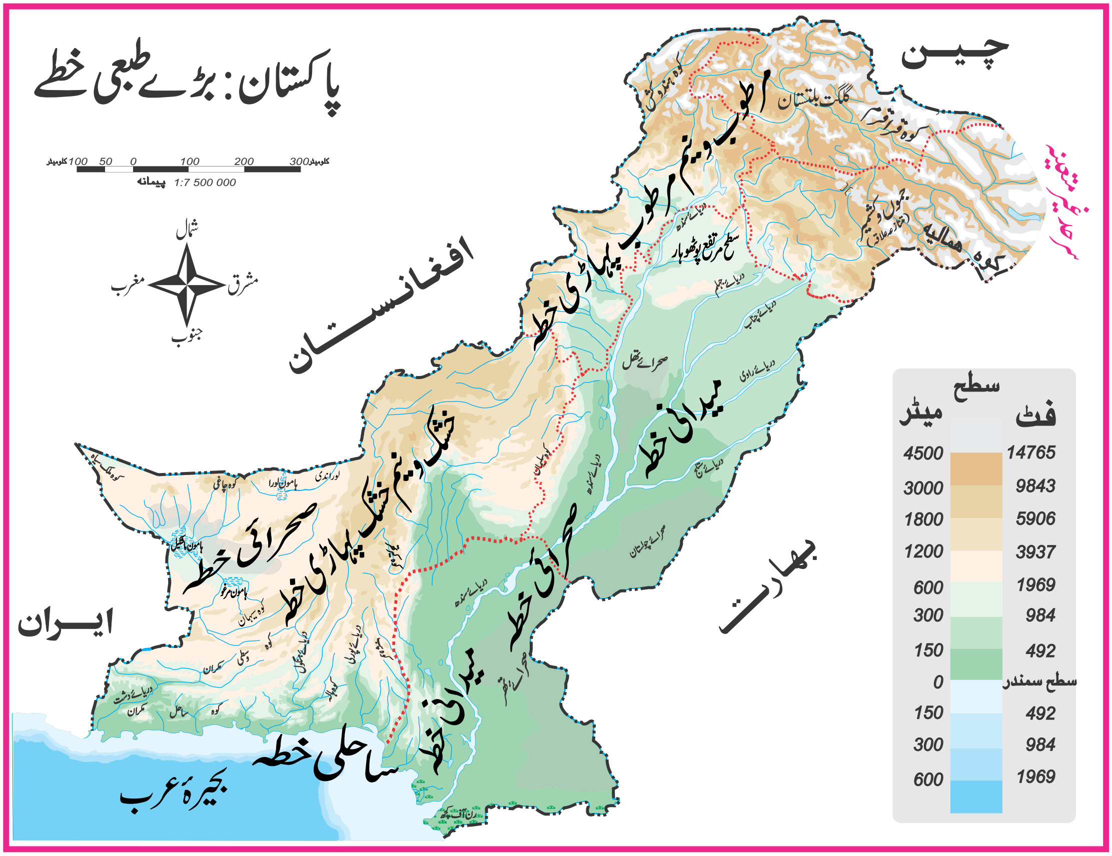

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

4 ۔ صحرائی خطہ

صحرا ایسے علاقے کو کہتے ہیں جہاں بارش بہت کم ہوتی ہو، قدرتی نباتات نہ ہونے کے برابر ہو اور جا بجا ریت کے ٹیلے پائے جاتے ہوں۔ پاکستان میں تین بڑے صحرا ہیں: تھر۔ چولستان، تھل اور چاغی۔ خاران۔ ان میں صحرائے چاغی۔ خاران سب سے زیادہ خشک اور بنجر ہے۔ یہ صحرا سطح مرتفع بلوچستان کے مغربی حصے میں واقع ہے۔ صحرائے تھل دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے؛ یہاں عام طور پر بارانی کاشتکاری کی جاتی ہے۔ صحرائے تھر۔ چولستان صوبہ پنجاب اور سندھ کے مشرقی حصوں میں واقع ہے؛ یہاں کے باشندوں کا عام پیشہ گلہ بانی ہے۔

5۔ ساحلی خطہ

بحیرۂ عرب کے کنارے پاکستان کا ساحلی علاقہ تقریباً 1050 کلومیٹر لمبا اور 40 کلومیٹر چوڑا ہے۔ یہ ساحلی پٹی جیونی سے لیکر مشرق میں سرکریک تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پٹی پر کئی راس (Headlands or Capes) ہیں جن کی وجہ سے یہ جہاز رانی اور کشتی رانی کیلئے بہت موزوں ہے۔ ماہی گیری یہاں کے باشندوں کا عام پیشہ ہے۔ اس خطے میں تین بڑی بندرگاہیں (کیماڑی، بن قاسم اور گوادر) قائم ہیں جو پاکستان کی معاشی ترقی میں ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

سرگرمی:

جماعت کو دنیا کا بڑا طبعی نقشہ فراہم کریں۔ استاد کی مدد سے طلبہ باری باری اس نقشے پر دنیا کے مختلف بڑے طبعی خطوں کی نشاندہی کریں۔

پاکستان اور دیگر ممالک کے طبعی خطوں میں طرزِ زندگی کا فرق

1۔ پہاڑی خطوں میں طرزِ زندگی

پاکستان کے پہاڑی علاقے کم گنجان آباد ہیں۔ روزگار کے مواقع کم ہونے کی وجہ سے یہاں غربت بھی عام ہے۔ اہم پیشوں میں شجر تراشی، گلہ بانی، کان کنی، سیاحتی خدمات، وغیرہ شامل ہیں۔ موسم سرما میں شدید سردی کے باعث انسانی

سرگرمیاں ماند پڑ جاتی ہیں۔ یہاں مکانات کا طرزِ تعمیر سادہ ہے اور لوگوں کے درمیان سماجی تعلقات مضبوط ہیں۔ زیادہ بلند پہاڑی علاقوں کے لوگ عام طور پر موسمِ سرما میں زیریں علاقوں کی جانب ہجرت کر جاتے ہیں اور موسمِ گرما میں لوٹ آتے ہیں۔

پاکستان کے پہاڑی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

یورپ کا الپائنی خطہ تقریباً ایسے ہی طبعی خصوصیات کا حامل ہے، لیکن چونکہ وہاں روزگار کے زیادہ مواقع دستیاب ہیں لہٰذا لوگ معاشی طور پر بہتر ہیں۔ یہاں پائے جانے والے عام پیشوں میں سیاحتی خدمات، صنعتکاری، بینکاری، ڈیری فارمنگ وغیرہ شامل ہیں۔ مکانات کا طرزِ تعمیر جدید اور پُر آسائش ہے مگر معاشرہ میں باہمی تعاون کم اور خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ سہولیاتِ زندگی ہر جگہ اور ہر وقت دستیاب ہونے کے باعث زندگی کی چہل پہل ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ یہاں خانہ بدوش طرزِ زندگی نہیں پایا جاتا۔

یورپ کے پہاڑی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

2۔ میدانی خطوں میں طرزِ زندگی

پاکستان کے میدانی علاقے گنجان آباد ہیں۔ دیہی علاقوں میں کھیتی باڑی لوگوں کا عام پیشہ ہے جبکہ شہری علاقوں میں تجارت، صنعتکاری، ملازمت وغیرہ جیسے پیشے اختیار کیے جاتے ہیں۔ چونکہ یہاں روزگار کے مواقع نسبتاً بہتر ہیں لہٰذا لوگ بھی معاشی طور پر بہتر ہیں۔ ذرائع نقل وحمل اور زندگی کی دیگر سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگ دیگر علاقوں سے میدانی علاقوں کی جانب نقل مکانی کرتے ہیں جس سے یہاں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

پاکستان کے میدانی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے میدانی علاقے بھی زرخیز ہیں۔ میدانی علاقوں اور ملک کے دیگر علاقوں میں آبادی یکساں گنجان ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی روزگار کے مواقع اور زندگی کی سہولیات تقریباً ایک جیسی ہیں۔ اس خطے میں زراعت بہت ترقی یافتہ ہے لیکن اسمیں افرادی قوت کی کھپت پاکستان کے میدانی علاقوں کی زراعت کی نسبت بہت کم ہے۔ اس خطے کے لوگ معاشی طور پر بہتر ہیں اور بہترین ذرائع نقل وحمل میسر ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے میدانی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

3۔ صحراؤں میں طرزِ زندگی

پاکستان کے صحرائی علاقے کم گنجان آباد ہیں۔ آب و ہوا خشک ہونے کی وجہ سے ان علاقوں میں زراعت نہ ہونے کے برابر ہے۔ لوگ عام طور پر تعلیمی پسماندگی اور غربت کا شکار ہیں۔ گلہ بانی عام پیشہ ہے۔ انسانی بستیاں خیموں، یا مقامی طور پر پیدا ہونے والی اشیاء سے بنی جھگیوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ یہاں ذرائع نقل و حمل کی بھی شدید کمی ہے۔ عام طور پر آمدورفت پختہ سڑکوں کی بجائے کچے راستوں کے ذریعے ہوتی ہے۔

پاکستان کے صحرائی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

عرب کے صحرا بھی کم گنجان آباد ہیں لیکن تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے باشندے کافی مالدار ہیں۔ سڑکوں کا نظام بہتر ہے اور مناسب فاصلوں پر انسانی بستیاں پائی جاتی ہیں۔ عرب لوگ بھی خیموں میں رہنا پسند کرتے ہیں مگر اُنکے خیمے بہت عمدہ اور پُرآسائش ہوتے ہیں۔

عرب کے صحرائی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

4۔ ساحلی خطوں میں طرزِ زندگی

پاکستان کی ایک طویل ساحلی پٹی ہے۔ ماہی گیری، کشتی سازی اور جہاز سازی کی صنعتیں روزگار کا بڑا ذریعہ ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ''کراچی'' اسی خطے میں واقع ہے۔ بندرگاہوں کی موجودگی کے باعث یہاں مختلف قسم کی معاشی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ پاکستان کا یہ سارا ساحلی خطہ ترقی کرنے کی بھرپور استعداد رکھتا ہے۔

پاکستان کے ساحلی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

مشرقی ایشیا کے ممالک (ملائیشیا، انڈونیشیا وغیرہ) کے بھی وسیع ساحل ہیں۔ یہاں چونکہ امن وامان کی صورتِ حال بہتر ہے لہٰذا صنعت اور تفریحی سرگرمیوں کو بھی کافی فروغ حاصل ہے۔ ساحلوں پر سیاحوں اور سیر و تفریح کرنے والوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے جو یہاں کے لوگوں کیلئے آمدنی کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگ عام طور پر خوشحال ہیں۔

مشرقی ایشیا کے ساحلی خطے میں طرزِ زندگی کے مناظر

باہمی انحصار (Interdependence)

باہمی انحصار ایک ایسا تعلق ہے جس میں کسی گروہ کے ہر رکن کا دوسرے ارکان پر اپنی بقا اور ترقی کیلئے انحصار ہوتا ہے۔ مثلاً، ہر قسم کی جنگلی حیات اپنی خوراک کیلئے غذائی زنجیر (Food Chain) کے طور پر ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہے۔ اسی طرح ایک دُکاندار آپ کو ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا ہے جبکہ آپ اُس کیلئے آمدنی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے اور دُکاندار کے درمیان باہمی انحصار کا تعلق ہے۔ غور کیجیے، اگر آپ کے ارد گرد کوئی دُکان نہ ہو تو آپ کو اپنی روزمرّہ کی ضروریات کے حصول میں دقّت کا سامنا ہوگا۔ اسی طرح اگر گاہک نہ ہوں تو کوئی دُکان بھلا کیسے چل سکتی ہے۔

ایک دُکان

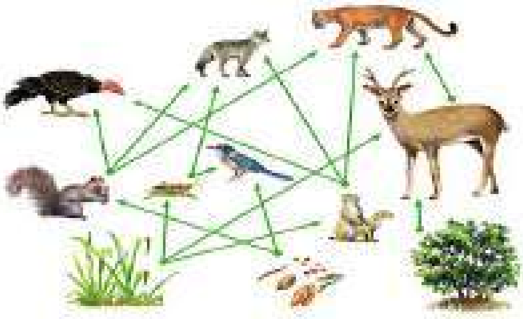

غذائی زنجیر

دنیا میں قدرت نے ہر ملک کو مختلف وسائل دیے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی ملک اپنی عوام کی تمام ضروریات صرف اپنے ملکی وسائل سے پوری نہیں کرسکتا۔ اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے باہمی انحصار کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک خطے کے لوگ کسی دوسرے خطے میں پائی جانے والی اشیاء، وسائل، اور علوم وفنون کے محتاج ہوتے ہیں۔ باہمی ضرورت دونوں فریقوں کیلئے مفید ہے کیونکہ یہی تجارت اور ثقافتی تبدیلی اور ترقی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ بین الاقوامی تجارت باہمی انحصار کی ایک نمایاں مثال ہے۔ قدیم اقوام نے بھی آپس میں بہت وسیع تجارتی تعلقات استوار کررکھے تھے۔ مثلاً شاہراہِ ریشم، جو اب شاہراہِ قراقرم کہلاتی ہے، چین، مشرقِ وسطیٰ اور یورپ کے درمیان ایک مصروف تجارتی شاہراہ تھی۔

باہمی انحصار کی عمدہ مثال پاکستان کا چین سے مشینری، کینیا سے چائے اور مشرقِ وسطیٰ سے تیل درآمد کرنا ہے۔

پاکستان بھی ان ممالک کو بعض اشیاء برآمد کر رہا ہے؛ مثلاً، کپاس، چاول، سلے سلائے کپڑے، کھیلوں کا سامان وغیرہ۔ جدید دور میں عالمی سطح پر باہمی انحصار کے رشتے مزید پھیل رہے ہیں۔ اسکی بنیادی وجہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا فروغ ہے جس نے پیغامات کی تیز ترین ترسیل کو ممکن بنا کر علوم، اشیاء اور خدمات کے تبادلے کو آسان بنا دیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں!

جس طرح زنجیر میں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی کئی کڑیاں ہوتی ہیں، اسی طرح جانوروں کی زندگی بھی ایک دوسرے پر قائم ہے۔ ہر طاقتور جانور اپنے سے کمزور جانور کا شکار کرتا ہے اور یہ سلسلہ غذائی زنجیر کہلاتا ہے۔ اگر کسی جگہ کسی طاقتور جانور (مثلاً شیر) کی غذا بننے والے کمزور جانور (مثلاً ہرن) ختم ہو جائیں تو وہ طاقتور جانور بھی وہاں باقی نہیں رہ سکتا۔ گویا ہر جانور اپنی جگہ غذائی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔

پاکستان میں باہمی انحصار (Interdependence Within Pakistan)

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس کے طبعی خدوخال اور آب و ہوا وغیرہ میں جگہ جگہ بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے مختلف حصوں میں مختلف اقسام کے وسائل پائے جاتے ہیں۔ مثلاً، پنجاب اور سندھ صوبے زراعت کیلئے موزوں ہیں۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان صوبے معدنیات کی دولت سے مالا مال ہیں، جبکہ گلگت بلتستان میں گھنے جنگلات ہیں۔ وسائل کی یہ گوناگوں تقسیم ان علاقوں کے بیچ باہمی انحصار کے رشتے پیدا کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے اندر ان وسائل کے تعلق سے وسیع سطح پر بین الصوبائی تجارت ہوتی ہے۔ غذائی اجناس (گندم، چاول، مکئی وغیرہ) پنجاب اور سندھ سے حاصل کر کے ملک کے دیگر حصوں کو پہنچائی جاتی ہیں جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان سے معدنی اشیاء پنجاب اور سندھ کو فراہم کی جاتی ہیں۔ اسی طرح گلگت بلتستان سے جنگلاتی مواد پورے ملک میں فراہم کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں بین الصوبائی انحصار کی طرح بین الاضلاعی انحصار بھی موجود ہے۔ اس عمل میں ایک ہی صوبے کے مختلف اضلاع کے درمیان ایک دوسرے کی مقامی ضروریات سے زائد پیداوار کا تبادلہ ہوتا ہے۔ مثلاً صوبہ بلوچستان میں پشین، زیارت، مستونگ، قلات وغیرہ کے اضلاع پھلوں کی پیداوار کیلئے مشہور ہیں۔ یہ پیداوار ضلع کوئٹہ میں فراہم کی جاتی ہے

جس کی آبادی نسبتاً زیادہ ہے۔ بدلے میں ضلع کوئٹہ سے مختلف مصنوعات اور تجارتی سامان اِن اضلاع کو فراہم کیا جاتا ہے۔

تشریحِ اصطلاحات

- ☆ **بارانی کاشتکاری:** مصنوعی آبپاشی کی بجائے صرف بارشوں پر انحصار رکھنے والی کاشتکاری۔
- ☆ **افرادی قوت:** اہلکار۔ مزدور۔
- ☆ **الپائنی:** براعظم یورپ کے بلندترین پہاڑ ایلپس سے متعلق۔
- ☆ **برفانی تودہ:** انتہائی سرد علاقوں میں برف کے سینکڑوں مربع میل وسیع وعریض ڈھیر۔ گلیشیئر
- ☆ **بشری:** عربی زبان میں انسان کو بشر کہتے ہیں۔ بشری سے مُراد انسانی۔
- ☆ **بندرگاہ:** ساحل سمندر پر بحری جہازوں کے لنگر انداز، یعنی کھڑے ہونے کی جگہ۔
- ☆ **بین الاضلاعی:** دو یا دو سے زیادہ ضلعوں کے درمیان کوئی معاملہ۔
- ☆ **بین الصوبائی:** دو یا دو سے زیادہ صوبوں کے درمیان کوئی معاملہ۔
- ☆ **جُھگی:** معمولی خس یا کپڑے وغیرہ سے بنا گھر۔
- ☆ **جنگلاتی مواد:** جنگلات سے حاصل کی گئی لکڑی، جڑی بوٹیاں وغیرہ۔
- ☆ **خانہ بدوشی:** خیموں کی صورت میں کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ رہائش اختیار کرنا۔
- ☆ **خدوخال:** نقوش۔
- ☆ **ڈیری فارمنگ:** تجارتی بنیادوں پر دودھ وغیرہ کے حصول کیلئے جانور پالنا۔
- ☆ **راس:** سمندر کے اندر کچھ دور تک بڑھا ہوا خشکی کا ایک محدود ٹکڑا۔
- ☆ **ساحلی پٹی:** ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا خشکی کا تنگ، یعنی کم چوڑا علاقہ۔
- ☆ **سرزمین:** زمین کی سطح۔
- ☆ **سطح مرتفع:** سطح سمندر سے کافی بلند وسیع اور نیم ہموار علاقہ۔

☆ **سماجی تعلقات:** لوگوں کے درمیان تعاون اور اخلاق ومروت کے تعلقات۔

☆ **سیاحتی خدمات:** سیاحوں کو رہنمائی، رہائش، خوراک، وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کرنا

☆ **طبعی:** قدرتی۔ وہ چیز جس کی پیدائش اور ارتقاء میں کوئی انسانی عمل دخل نہ ہو۔ جیسے پہاڑ، دریا، جنگلی حیات وغیرہ۔

☆ **کلیدی:** عربی زبان میں تالا کھولنے والی چابی کو کلید کہتے ہیں۔ کلیدی سے مُراد بنیادی، یعنی انتہائی اہم اور ضروری۔

☆ **قدرتی نباتات:** جنگلی پودے۔ وہ پودے جو انسانی نگہداشت کے بغیر اُگتے اور پھلتے پھولتے ہوں۔

☆ **گلہ بانی:** ایک پیشے کے طور پر جانوروں کے ریوڑ پالنا۔

☆ **مرطوب:** وہ چیز جس میں رطوبت، یعنی پانی کی نمی موجود ہو۔ وہ آب وہوا یا علاقہ مرطوب کہلاتا ہے جہاں زیادہ بارشیں برستی ہوں۔

☆ **مشرقِ وسطیٰ:** بحیرۂ روم اور خلیج فارس کا درمیانی علاقہ۔ اس میں عراق، کویت، قطر، شام، اردن، سعودی عرب، مصر، وغیرہ ممالک شامل ہیں۔

☆ **معاشی سرگرمیاں:** انسان کے وہ تمام کام جو مال ودولت کمانے کیلئے ہوں۔

☆ **موسمِ برسات:** زیادہ بارشیں برسنے کا موسم۔

☆ **مون سون بارشیں:** پاکستان میں موسمِ گرما میں سمندر کی جانب سے آنے والی مرطوب ہوائیں، جو مون سون ہوائیں کہلاتی ہیں، تیز بارشیں برساتی ہیں۔ لہٰذا، موسمِ گرما کی بارشیں مون سون بارشیں ہیں۔

☆ **نیم مرطوب:** ایسی آب وہوا یا علاقہ جہاں نہ تو بہت زیادہ بارشیں ہوں اور نہ ہی زیادہ خشک سالی۔ بلکہ زرعی اور قدرتی نباتات کیلئے مناسب نمی بارشوں سے سال بھر حاصل ہوتی رہے۔

☆ **وادی:** پہاڑوں کے درمیان ہموار زمین کی طویل پٹی جسے کسی دریا نے تخلیق کیا ہو۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ زراعت میں یکسانیت رکھنے والا خطہ کہلاتا ہے:

(الف) قدرتی خطہ (ب) بشری خطہ

(ج) طبعی خطہ (د) یکساں خطہ

ii۔ سرزمینِ پاکستان کو کتنے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

(الف) آٹھ (ب) تین

(ج) پانچ (د) چھ

iii۔ پاکستان کے ساحل کی لمبائی ہے تقریباً:

(الف) 1050 کلومیٹر (ب) 700 کلومیٹر

(ج) 500 کلومیٹر (د) 900 کلومیٹر

iv۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے:

(الف) کوئٹہ (ب) لاہور

(ج) پشاور (د) کراچی

v۔ ایلپس کا پہاڑی سلسلہ کس برِّ اعظم میں واقع ہے؟

(الف) یورپ (ب) شمالی امریکہ

(ج) ایشیا (د) جنوبی امریکہ

سوال نمبر2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i۔ خطہ کسے کہتے ہیں؟ خطوں کی بڑی اقسام بتائیں۔

ii۔ پاکستان کے ساحلی خطے کی اہمیت بیان کریں۔

iii۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے میدانی خطے کی کونسی نمایاں خصوصیات ہیں؟

iv۔ پاکستان میں پائے جانے والے صحراؤں کے نام تحریر کریں۔

سوال نمبر3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i۔ پاکستان کے پہاڑی علاقوں اور دنیا کے دیگر پہاڑی علاقوں میں حالات زندگی کا موازنہ کریں۔

ii۔ باہمی انحصار سے کیا مُراد ہے اور ہم ایک دوسرے پر کس طرح انحصار کرتے ہیں؟

iii۔ پاکستان میں صوبوں کے باہمی انحصار کی مثالیں پیش کریں۔

سوال نمبر4۔ کالم الف کا کالم ب کیساتھ جوڑ ملائیں۔

الف	ب
وادئ پشاور	نیا
ریت کے ٹیلے	مون سون بارشیں
دریائے پورالی	صحرا
صوبہ بلوچستان	لسبیلہ میدان
کوہِ ہمالیہ	دریائے کابل

باب 3:

آب و ہوا

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

★ آب و ہوا کی تعریف کر سکیں۔
★ آب و ہوا میں فرق کی وجوہات کی وضاحت کر سکیں۔
★ موسم اور آب و ہوا میں فرق کر سکیں۔
★ دنیا کے نقشے پر آب و ہوا کے مختلف خطوں کی شناخت کر سکیں۔
★ آب و ہوا کے مختلف خطوں کا باہمی موازنہ کر سکیں۔
★ پاکستان کے مختلف طبعی خطوں کی آب و ہوا بیان کر سکیں۔
★ بتا سکیں کہ مختلف طبعی خطوں کی آب و ہوا وہاں کے باشندوں پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے۔
★ فراہم کردہ اعداد و شمار کی مدد سے مختلف مقامات کا اوسط درجۂ حرارت اور ماہانہ بارش کی مقدار معلوم کر سکیں۔
★ فراہم کردہ آب و ہوا کے اعداد و شمار سے ستونی گراف بنا سکیں۔
★ اُن مختلف انسانی سرگرمیوں کی وضاحت کر سکیں جو آب و ہوا کو متاثر کرتی ہیں۔
★ واضح کر سکیں کہ کس طرح انسانی سرگرمیاں سبز مکانی اثر کی ذمہ دار ہیں۔
★ ان انفرادی اور اجتماعی اقدامات کی نشاندہی کر سکیں جن کے ذریعے آب و ہوا پر انسانی سرگرمیوں کے بُرے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

موسم اور آب وہوا

زمین کی سطح کے اردگرد ایک خاص بلندی تک ہوا موجود ہے۔ چونکہ زمین ایک کرّہ ہے لہٰذا اسکے اردگرد ہوا بھی ایک کرّے کی شکل میں موجود ہے۔ اسے ہوائی کرّہ (Atmosphere) کہا جاتا ہے۔ اس کرّہ میں رونما ہونے والے حالات، مثلاً درجۂ حرارت، رطوبت، بارش، ہوائیں وغیرہ ہماری زندگی کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ حالات موسم اور آب وہوا کے عناصر کہلاتے ہیں۔ اِن عناصر کا ایسا مجموعی اثر جو مختصر علاقے پر مختصر وقت تک قائم رہے موسم (Weather) کہلاتا ہے۔ اِسکے برعکس اِن عناصر کا وہ اوسط مجموعی اثر جو کسی وسیع علاقے پر طویل عرصہ سے قائم چلا آرہا ہو آب وہوا (Climate) کہلاتا ہے۔

آب وہوا کے عوامل

دنیا کے مختلف حصوں میں آب وہوا مختلف ہے۔ یہ اختلاف مندرجہ ذیل عوامل میں فرق کی وجہ سے ہے:

1 ۔ خطِ استواء سے فاصلہ

خطِ استواء اور اِسکے آس پاس کے علاقوں پر سال بھر سورج کی شعائیں عمودی پڑتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دنیا کا گرم ترین خطہ ہے۔ اِسکے برعکس خطِ استواء سے دور والے علاقوں پر سورج کی شعائیں سال بھر ترچھی پڑتی ہیں جسکی وجہ سے ان علاقوں کی آب وہوا سرد ہے۔

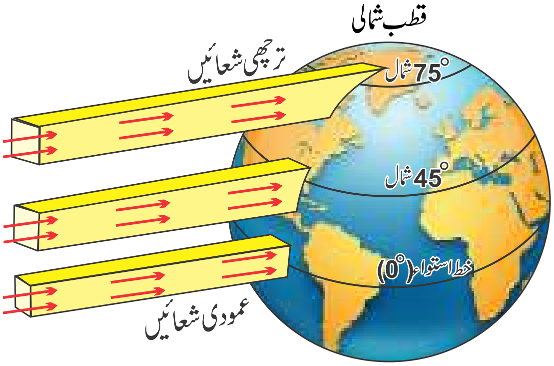

خطِ استواء سے دوری کے ساتھ سورج کی شعاؤں کے زاویوں میں تبدیلی

2۔ سمندر سے فاصلہ

پانی کی خاصیت ہے کہ وہ خشک زمین کی نسبت گرم یا ٹھنڈا ہونے میں زیادہ وقت لیتا ہے۔ جب موسمِ گرما میں دن کے وقت خشکی کا علاقہ گرمی کی لپیٹ میں ہوتا ہے اُس وقت سمندری علاقہ نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ چونکہ ٹھنڈے علاقے کی ہوا

بھاری اور زیادہ دباؤ ڈالنے والی ہوتی ہے لہٰذا سمندر کی جانب سے ٹھنڈی ہوائیں خشکی کی طرف آ کر وہاں درجۂ حرارت کم کر دیتی ہیں۔ یہ عمل سردیوں میں اس کے اُلٹ ہوتا ہے۔

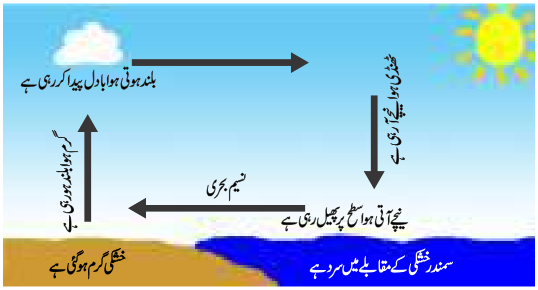

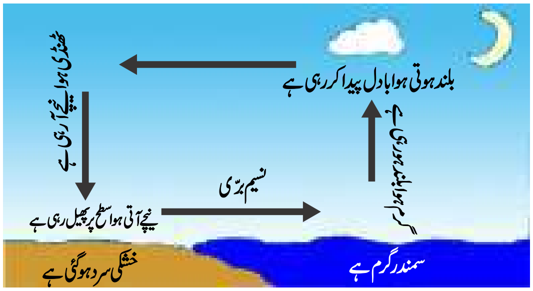

سمندر اور خشکی کی حرارت میں فرق کا ہواؤں کے رُخ پر اثر

3۔ سطح سمندر سے بلندی

جب ہوا بلندی کی طرف اُٹھتی ہے تو بتدریج پھیلتی ہے جس کی وجہ سے ہوا کا درجۂ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلند پہاڑی علاقوں میں درجہ حرارت نسبتاً کم ہوتا ہے۔

سطح سمندر سے بلندی کے ساتھ درجۂ حرارت میں کمی

4۔ دائمی ہوائیں

جو ہوائیں سال بھر ایک ہی رخ میں چلتی ہیں دائمی ہوائیں کہلاتی ہیں۔ اگر کسی جگہ یہ ہوائیں سمندر پر سے گزر کر آئیں تو نمی سے بھرپور ہونے کی وجہ سے بارش کا ذریعہ بنتی ہیں اور آب و ہوا کو مرطوب کر دیتی ہیں۔ اسی طرح وہ دائمی ہوائیں جن کا رخ سرد علاقوں سے گرم علاقوں کی طرف ہوتا ہے یہاں درجۂ حرارت میں کمی لاتی ہیں۔

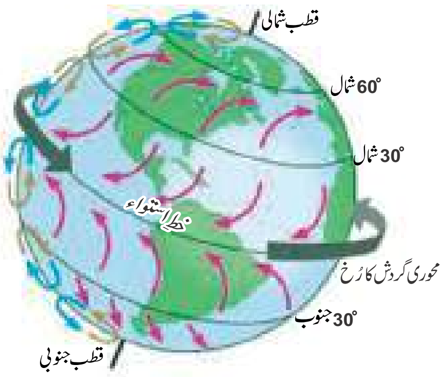

کرۂ ارض پر دائمی ہواؤں کا رُخ

5۔ پہاڑوں کا رخ

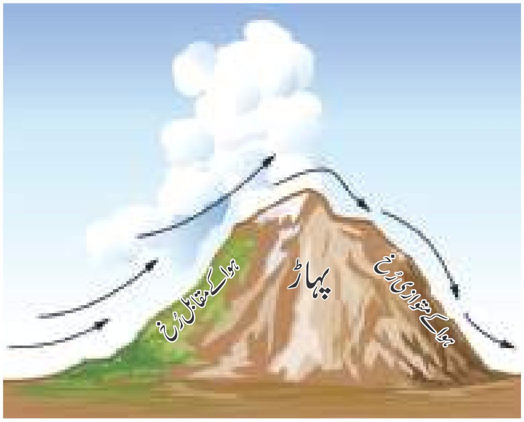

پہاڑوں کے رُخ کا آب و ہوا پر اثر

جب تک ہوائیں بلند ہو کر ٹھنڈی نہ ہو جائیں وہ بارش نہیں برساتیں۔ ہواؤں کی بلندی کا ایک اہم ذریعہ پہاڑ ہوتے ہیں جو راستہ روک کر انہیں بلند ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ مگر یہ بات پہاڑوں کے رخ پر منحصر ہے۔ اگر ان کا رخ ایسے ہو کہ آنے والی مرطوب ہواؤں کا راستہ روک سکیں تو ہوائیں بلند ہو کر بارش کا امکان پیدا کر سکتی ہیں، ورنہ مرطوب ہوائیں بھی بارش برسائے بغیر گزر جاتی ہیں۔

دنیا میں آب و ہوا کے بڑے خطے

خطِ استواء سے دُوری کی بنیاد پر دنیا کو آب و ہوا کے درجِ ذیل تین بڑے خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

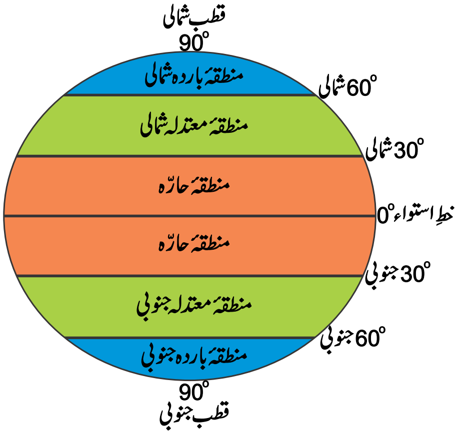

دُنیا میں آب و ہوا کے بڑے خطے

1۔ منطقۂ حارّہ (Torrid Zone)

یہ خطہ خطِ سرطان اور خطِ جدی کے درمیان واقع ہے۔ اگرچہ سطحِ سمندر سے بلندی وغیرہ جیسے عوامل میں فرق کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا ہر جگہ ایک جیسی نہیں، تاہم یہ خطہ عام طور پر انتہائی گرم ہے۔

2۔ منطقۂ معتدلہ (Temperate Zone)

یہ خطہ خطِ استواء سے $23\frac{1}{2}$ درجے سے لیکر $66\frac{1}{2}$ درجے عرض بلد تک شمالی اور جنوبی دونوں نصف کرّوں میں واقع ہے۔ منطقۂ معتدلہ کی آب و ہوا معتدل ہے، یعنی سالانہ اوسط کے لحاظ سے نہ زیادہ گرمی اور نہ ہی زیادہ سردی ہوتی ہے۔ اس خطے میں چاروں موسم، یعنی گرما، سرما، بہار اور خزاں پائے جاتے ہیں۔

3۔ منطقۂ باردہ (Frigid Zone)

یہ خطہ خطِ استواء سے $66\frac{1}{2}$ درجے سے لیکر 90 درجے عرض بلد تک شمالی اور جنوبی دونوں نصف کرّوں میں واقع ہے۔ یہاں سال بھر موسم سرما ہی برقرار رہتا ہے۔ اکثر یہاں درجۂ حرارت نقطۂ انجماد (0^oC) سے نیچے رہتا ہے جسکی وجہ سے اس خطے کا زیادہ تر حصہ برف سے ڈھکا ہوا ہے۔

پاکستان میں آب وہوا کے خطے (Climatic Regions of Pakistan)

پاکستان کی آب وہوا میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ طبعی خطوں کی بنیاد پر پاکستان کو آب وہوا کے درج ذیل خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1۔ نیم حاری برّی پہاڑی خطہ
(Sub-Tropical Continental Highlands Region)

اس خطے میں پاکستان کے شمالی و شمال مغربی پہاڑ اور سطح مرتفع بلوچستان کا شمالی و شمال مشرقی حصہ (زیارت، کوئٹہ، قلات، ژوب، لورالائی وغیرہ) شامل ہے۔ یہاں موسمِ سرما طویل ہوتا ہے۔ بعض اوقات درجۂ حرارت مسلسل نقطۂ انجماد سے نیچے رہتا ہے۔ شمالی پہاڑ زیادہ بلند ہونے کی وجہ سے نسبتاً زیادہ سرد ہیں اور یہاں کئی وسیع و عریض برفانی تودے (Glaciers) پائے جاتے ہیں۔ اس خطے کا سالانہ اوسط درجۂ حرارت 20 درجہ سینٹی گریڈ ہے۔

2۔ نیم حاری برّی مرتفع خطہ
(Sub-Tropical Continental Plateau Region)

یہ سطح مرتفع بلوچستان کا مغربی اور شمال مغربی علاقہ ہے جو صحرائے چاغی۔ خاران کہلاتا ہے۔ پاکستان کا خشک ترین مقام ''نوکنڈی'' اسی خطے میں واقع ہے جہاں سالانہ 5 سینٹی میٹر (2 انچ) سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔ شدید گرمی، خشکی اور گرد آلود ہوائیں اس خطے کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

3۔ نیم حاری برّی میدانی خطہ
(Sub-Tropical Continental Lowlands Region)

ڈیلٹا کے علاوہ دریائے سندھ کا سارا میدان اور سطح مرتفع پوٹھوہار کا علاقہ اس خطے میں شامل ہے۔ یہاں سالانہ مقدار

کے لحاظ سے بارش کم ہوتی ہے مگر جولائی تا ستمبر برسنے والی مون سون بارشیں ماحول کو کافی سرسبز اور خوشگوار بنا دیتی ہیں۔ یہاں موسمِ گرما اور موسمِ سرما کے درجۂ حرارت میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں گرمی اور سردی کے موسم میں سردی شدید ہوتی ہے۔ تھر۔ چولستان اور تھل صحرا اسی خطے میں واقع ہیں۔

4۔ حاری ساحلی خطہ (Tropical Coastal Region)

یہ خطہ اوسطاً 40 کلومیٹر چوڑی پٹی کی صورت میں بحیرۂ عرب کے کنارے جیونی سے لیکر سرکریک تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا نسیمِ بحری اور نسیمِ برّی کے چلنے کے باعث ہمیشہ معتدل رہتی ہے؛ یعنی گرمیوں میں زیادہ گرم نہ سردیوں میں زیادہ سرد۔ دن اور رات کے درجۂ حرارت میں بھی زیادہ فرق نہیں پایا جاتا۔ سالانہ اوسط درجۂ حرارت 32 درجہ سینٹی گریڈ کے لگ بھگ ہے۔ ہوا میں رطوبت کا تناسب کافی زیادہ رہتا ہے اور سالانہ بارش کی مقدار 18 سینٹی میٹر ہے۔

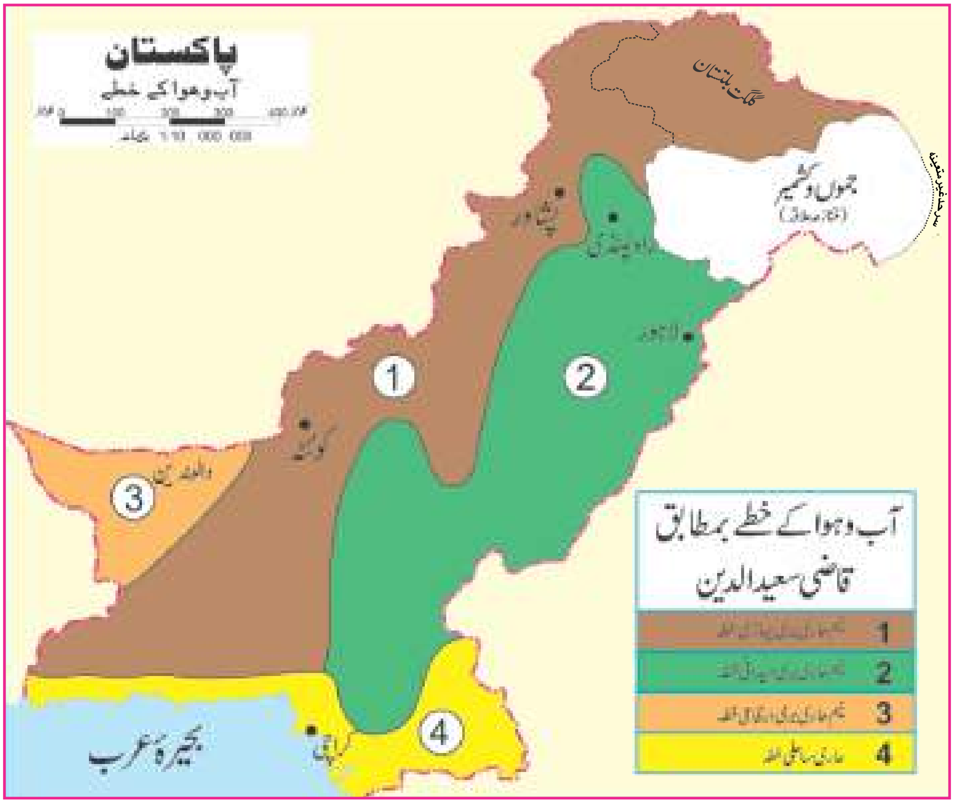

ماخذ: بنیادی نقشہ ماخوذ از ''سروے آف پاکستان''

سرگرمیاں:

1۔ اُستاد طلبہ کو کسی ایک مہینے کے یومیہ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجۂ حرارت کے اعداد و شمار فراہم کرے۔ طلبہ ان سے ماہانہ اوسط درجۂ حرارت کی مقدار معلوم کر لیں۔

2۔ مندرجہ ذیل جدول میں کوئٹہ کے ماہانہ بارش کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں۔ طلبہ انہیں بار گراف (Bar Graph) کی صورت میں دکھائیں اور مرطوب ترین اور خشک ترین مہینوں کی نشاندہی کریں۔ نیز، ان اعداد و شمار سے کُل سالانہ بارش کی مقدار بھی معلوم کریں۔

مہینے	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
بارش (ملی میٹر)	56.7	49	55.0	28.3	6.0	1.1	12.7	2.1	0.3	3.9	5.3	30.5

انسانی زندگی پر آب وہوا کے اثرات

انسانی زندگی کے مختلف شعبوں پر آب وہوا کے اثرات بہت گہرے اور نمایاں ہیں۔ مثلاً:

☆ برفانی پہاڑی علاقوں میں لوگوں کا پسندیدہ کھیل سکیئنگ (Skiing) ہے۔ معتدل اور گرم علاقوں کے لوگ والی بال، فٹبال، ہاکی، کرکٹ، کبڈی وغیرہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

☆ سرد موسم یا آب وہوا میں موٹے اور گرم کپڑے پہنے جاتے ہیں، جبکہ گرم علاقوں میں ہلکا لباس اختیار کیا جاتا ہے۔ اونی کپڑے سرد آب وہوا، سوتی کپڑے گرم آب وہوا میں آرام دہ ثابت ہوتے ہیں۔

☆ گرم علاقوں میں ایسے کھانے اور مشروبات استعمال کیے جاتے ہیں جو جسم کی گرمی کم کر کے فرحت کا احساس پیدا کریں۔ جیسے سبزیاں، دودھ، لسی، پھلوں کے ٹھنڈے رس، ٹھنڈے شربت، آئسکریم وغیرہ۔ سرد علاقوں میں ایسی خوراک لی جاتی ہے جو جسم میں زیادہ حرارت پیدا کرے۔ جیسے گوشت، دالیں، انڈے، خشک میوہ جات، چائے وغیرہ۔

☆ گرم علاقوں میں کشادہ اور ہوا دار مکانات تعمیر کیے جاتے ہیں، جبکہ ٹھنڈے علاقوں کے مکانات میں زیادہ

کھڑکیاں اور روشندان نہیں رکھے جاتے۔

☆ زراعت اور صنعت وحرفت وغیرہ جیسی انسانی سرگرمیوں کا آب وہوا سے گہرا تعلق ہے۔مثلاً کپاس، گنا، اور آم گرم علاقوں کی فصلیں ہیں، جبکہ سرد علاقوں میں مکئی، سیب، انار وغیرہ کاشت ہوتے ہیں۔اسی طرح لوگ آب وہوا کے مطابق لباس پہنیں گے اُسی طرح کے کپڑوں کی صنعت اور تجارت اُس علاقے یا قرب وجوار میں عام ہوگی۔

انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات

فضائی آلودگی

جس طرح آب وہوا انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کرتی ہے، اسی طرح انسان بھی اپنی مختلف سرگرمیوں کے نتیجے میں آب وہوا کو متاثر کرتا ہے۔مثلاً:

☆ سانس لینے کے عمل میں ہم کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتے ہیں۔لہٰذا جہاں انسانی آبادی گنجان ہوتی ہے وہاں اس گیس کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے۔جب فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھتی ہے تو اس کے سبز مکانی اثر کی وجہ سے کرّۂ ارض کا درجۂ حرارت بھی بڑھتا ہے۔

☆ درخت فضا میں آکسیجن کی مقدار بڑھاتے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار گھٹاتے ہیں۔جب انسان جنگلات تلف کرتا ہے تو فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی صفائی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

☆ صنعتوں وغیرہ میں توانائی کے حصول کیلئے لکڑی، کوئلہ، تیل وغیرہ جلانے سے حرارت کے ساتھ ساتھ کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسی خطرناک گیسوں کی بڑی مقدار پیدا ہوتی ہے۔

☆ جنگلات میں لگنے والی آگ بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ایسے واقعات کے پیچھے بھی اکثر

انسان کی بے احتیاطی کارفرما ہوتی ہے۔

سبز مکانی اثر (Greenhouse Effect)

سبز مکاں

شدید سرد آب وہوا والے علاقوں میں چھوٹے درختوں والے پھل اور سبزیاں شفاف شیشے یا پلاسٹک سے ڈھکے وسیع مکانات میں کاشت کیے جاتے ہیں۔ یہ مکان ''سبز مکان (Greenhouse)'' کہلاتے ہیں کیونکہ انکے اندر سبزہ ہوتا ہے۔ ایسے مکانوں میں پودوں کی ضرورت کے مطابق درجۂ حرارت برقرار رکھا جاسکتا ہے کیونکہ سورج کی شعائیں شیشے یا پلاسٹک میں سے گزر کر مکان کے اندرونی حصے کو گرم کردیتی ہیں مگر مکان کے اندر سے حرارت باہر نہیں نکل سکتی۔ ان مکانات کی یہ خاصیت سبز مکانی اثر (Greenhouse Effect) کہلاتا ہے۔

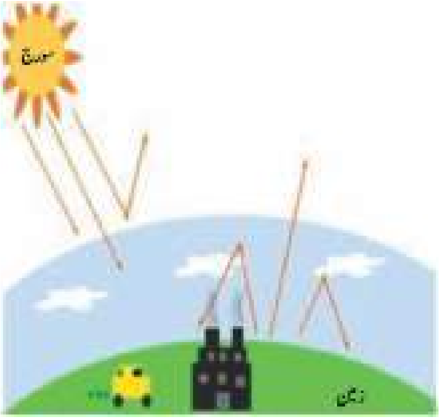

سبز مکانی اثر

ہوائی کرّہ میں بعض ایسی گیسیں پائی جاتی ہیں جو سبز مکانی اثر پیدا کرتی ہیں۔ یعنی یہ گیسیں سورج کی براہ راست شعاعوں کو تو سطح زمین تک پہنچنے سے نہیں روک سکتیں مگر جب رات کے وقت زمین سے حرارت کا اخراج ہوتا ہے تو اُسے اپنے اندر جذب کر کے بلند فضاؤں میں جانے سے روک دیتی ہیں۔ یہ گیسیں ''سبز مکانی گیسیں (Greenhouse Gases)'' کہلاتی ہیں۔ ان میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ، میتھین وغیرہ شامل ہیں۔

انسان اپنی بعض سرگرمیوں کے ذریعے بڑی مقدار میں سبز مکانی گیسیں پیدا کر کے فضا میں شامل کر رہا ہے۔ یہ گیسیں کرّۂ ارض کے سالانہ اوسط درجۂ حرارت میں اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔ ان گیسوں کی پیدائش کے انسانی

ذرائع درج ذیل ہیں:

1۔ گھروں، کارخانوں، گاڑیوں وغیرہ میں ہر طرح کے ایندھن کے استعمال سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ گیسیں پیدا ہوتی ہیں۔

2۔ آجکل سوئی گیس کا استعمال عام ہے۔ یہ دراصل میتھین گیس ہے۔ پائپوں میں سے اس گیس کے لیک ہونے کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے فضا میں میتھین کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ ہم جو غذائی مواد ناکارہ سمجھ کر تلف کرتے ہیں، اس کے گلنے سڑنے سے میتھین گیس پیدا ہوتی ہے۔

4۔ زرعی ادویات کے اسپرے، پرفیوم، ریفریجیریٹر، ائر کنڈیشنر وغیرہ بھی سبز مکانی گیسوں میں اضافے کا ذریعہ ہیں۔

ماحول کا تحفظ

ماحول سے مُراد ان تمام جاندار اور بے جان اشیاء کا مجموعہ ہے جو ہمارے ارد گرد موجود ہے اور کسی نہ کسی طور سے ہماری زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ اپنے ماحول کا تحفظ ہماری بقا اور فلاح کیلئے بہت ضروری ہے۔ ماحول کے تحفظ سے مُراد یہ ہے کہ ہم ایسی سرگرمیوں سے اجتناب کریں جو اسے آلودگی، شدید گرمی، بے رونقی، وسائل کے ضیاع اور کمی وغیرہ کی صورت میں نقصان پہنچائیں۔ ذیل میں ماحول کے تحفظ کیلئے چند عملی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں:

1۔ انفرادی اقدامات

i۔ ہمیں جنگلات کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اگر کسی جگہ شدید مجبوری کے تحت ایک درخت کاٹا جائے تو ساتھ ہی دو تین درخت اُگا لیے جائیں۔

ii۔ لکڑی، کوئلے، تیل اور گیس جیسے آلودگی پیدا کرنے والے ذرائع کی بجائے ہمیں توانائی کے صاف اور ماحول دوست ذرائع، جیسے پن بجلی، شمسی توانائی، ہوائی توانائی وغیرہ کو فروغ دینا چاہیے۔

iii۔ جہاں کہیں کوئلے، تیل وغیرہ کے استعمال کے بغیر چارہ نہ ہو، وہاں ہمیں ان ذرائع سے توانائی حاصل کرنے کیلئے ایسی اعلیٰ مشینری استعمال کرنی چاہیے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ جیسی زہریلی گیسیں

کم سے کم پیدا کریں۔

iv۔ ہمیں چاہیے کہ مکانات کی تعمیر ایسے مواد اور طرز کے ساتھ کریں جو مقامی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہوں تاکہ ہمیں روشنی اور حرارت کے مصنوعی ذرائع کی زیادہ ضرورت نہ رہے۔

v۔ مارکیٹ میں ایسے ریفریجریٹر، ائر کنڈیشنر، خوشبودار اسپرے وغیرہ دستیاب ہیں جن میں سی ایف سی (CFC) گیسیں استعمال نہیں کی جاتیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسی ہی ٹیکنالوجی کے استعمال کو ترجیح دیں تاکہ ان گیسوں کے منفی اثرات سے اوزون کی تہہ محفوظ رہ سکے۔

ماحولیاتی تحفظ کے مناظر

کیا آپ جانتے ہیں!

اوزون آکسیجن گیس کی ایک بہروپی شکل (Allotropic Form) ہے۔ آکسیجن کا ایک مالیکیول دو ایٹموں (O_2) سے بنا ہوتا ہے مگر اوزون کا مالیکیول تین ایٹموں (O_3) سے بنتا ہے۔ آکسیجن کا انسانی جسم میں داخل ہونا مفید جبکہ اوزون کا نقصاندہ ہے۔

2۔ اجتماعی اقدامات

اجتماعی اقدامات سے مراد وہ اقدامات ہیں جو تنظیمی یا ریاستی سطح پر ہوں اور جن کے اثرات وسیع علاقے تک

پھیلے ہوں۔اس ضمن میں درج ذیل عملی اقدامات ممکن ہیں:

i۔ ریاستی اداروں اور سماجی تنظیموں کو چاہیے کہ جنگلات میں اضافے کی خاطر ہر سال باقاعدگی کے ساتھ شجر کاری مہمات کا اجراء کریں۔

ii۔ جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے خلاف حکومت سخت قوانین بنائے اور ان پر حقیقی عمل درآمد کرائے۔

iii۔ عوام میں درختوں کے فوائد سے متعلق شعور وآگہی پیدا کرنے کیلئے حکومت اور سماجی تنظیمیں گاہے بگاہے تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کا انعقاد کریں۔

iv۔ حکومت کو چاہیے کہ پن بجلی اور شمسی توانائی جیسے وسائل عام کرے تاکہ لوگ مختلف مقاصد کیلئے توانائی کے حصول کی خاطر لکڑی،کوئلہ وغیرہ کے استعمال پر مجبور نہ ہوں۔

v۔ ماحول کی آلودگی میں ایک بڑا حصہ گاڑیوں کا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ انفرادی گاڑیوں کی بجائے عوامی ٹرانسپورٹ کو فروغ حاصل ہو۔اس سے سڑکوں پر ٹریفک کی تعداد میں تو کمی ہوگی مگر عوام کی سہولت برقرار رہے گی اور ماحول بھی آلودگی سے کافی محفوظ ہوگا۔

vi۔ گھریلو فضلے کے کھلی فضا میں گلنے سڑنے سے میتھین گیس پیدا ہوتی ہے جو ماحول کیلئے نقصان دہ ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گھریلو کوڑا کرکٹ اُن کیلئے مخصوص کچرادانوں میں جمع کریں اور پھر آبادیوں سے دور لے جاکر مناسب طریقے سے تلف کریں۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ انفرادی اقدامات: کسی مقصد کے حصول کیلئے ہر شخص کی اپنی الگ الگ کوشش۔

☆ پن بجلی: پانی کے بہاؤ کی طاقت کے ذریعے پیدا کی جانے والی بجلی۔یہ عمل عام طور پر ڈیموں کے ذریعے ہوتا ہے۔

☆ ساحلی پٹی: ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ خشکی کی کم چوڑی پٹی جسکی آب وہوا معتدل ہو۔

☆ **سالانہ اوسط درجۂ حرارت:** سال کے بارہ مہینوں کے درجۂ حرارت کا اوسط۔

☆ **سکیئنگ:** برفانی علاقوں میں خاص طریقے سے برف پر پھسلنے کا کھیل۔

☆ **سماجی تنظیم:** ایسی تنظیم جسے لوگوں نے معاشرے کے فائدے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت قائم کیا ہو۔ سماجی تنظیم کہلاتی ہے۔

☆ **سی ایف سی گیسیں:** کلورین، فلورین اور وہ گیسیں جن میں کاربن کے اجزاء شامل ہوں۔ یہ گیسیں بالائی فضا میں پہنچ کر اوزون گیس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

☆ **شجر تراشی:** درخت کاٹنا۔ جنگلات کی کٹائی۔

☆ **شجر کاری:** درخت لگانا، جنگلات اُگانا۔

☆ **شفاف شیشہ:** ایسا شیشہ جس کے آر پار اچھی طرح سے روشنی گزر سکتی ہو اور واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہو۔

☆ **شمسی توانائی:** سورج کی شعاعوں سے حاصل کی جانے والی توانائی۔

☆ **صنعت و حرفت:** صنعت کا معنیٰ ہے کچھ بنانا، جبکہ حرَفت کا معنیٰ ہے ہنر، پیشہ۔

☆ **عمودی شعاعیں:** وہ شعاعیں جو زمین پر سیدھی، یعنی عین اوپر سے پڑتی ہیں؛ یعنی جو زمین کی کسی ہموار سطح پر تقریباً 90 درجے کا زاویہ بناتے ہوئے پڑتی ہیں۔

☆ **مرطوب ہوا:** ایسی ہوا جو پانی کے بخارات سے بھرپور ہو۔

☆ **منطقہ:** خطہ۔ علاقہ۔

☆ **موسمیات کا مرکز:** وہ جگہ جہاں آلات کی مدد سے موسمی عناصر (درجۂ حرارت، ہوائی رطوبت، بارش کی مقدار وغیرہ) کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

☆ **نسیمِ بحری:** ہلکی ہوا کو نسیم کہتے ہیں۔ نسیمِ بحری وہ ہلکی اور ٹھنڈی ہوا ہے جو دن کے وقت سمندر کی جانب سے خشکی کی طرف چلتی ہے۔

☆ **نسیمِ برّی:** رات کے وقت خشکی سے سمندر کی جانب چلنے والی ہلکی ہوا۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ دنیا کا گرم ترین خطہ ہے:

(الف) قطبی (ب) اِستوائی (ج) معتدلہ (د) باردہ

ii۔ جب ہوا بلندی کی طرف سفر کرتی ہے تو:

(الف) خشک ہوتی ہے (ب) سکڑتی ہے (ج) پھیلتی ہے (د) گرم ہوتی ہے

iii۔ جو ہوائیں سال بھر ایک ہی رخ میں چلتی ہیں وہ کہلاتی ہیں:

(الف) دائمی ہوائیں (ب) موسمی ہوائیں (ج) مقامی ہوائیں (د) برّی ہوائیں

iv۔ خطِ سرطان اور خطِ جدی کے درمیان واقع خطہ کہلاتا ہے:

(الف) منطقۂ باردہ (ب) منطقۂ معتدلہ (ج) منطقۂ خشک (د) منطقۂ حارّہ

v۔ پاکستان کا خشک ترین مقام ہے:

(الف) جیکب آباد (ب) نوکنڈی (ج) سبی (د) ملتان

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i۔ موسم اور آب و ہوا میں کیا فرق ہے؟

ii۔ آب و ہوا کے عوامل سے کیا مُراد ہے؟ ان عوامل کے نام بتائیں۔

iii۔ انسانی لباس کے معاملے میں آب و ہوا کے اثرات بیان کریں۔

iv۔ معاشی سرگرمیوں سے کیا مُراد ہے؟ مثالیں دیں۔

v۔ سبز مکانی اثر سے کیا مُراد ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i۔ ماحول کے تحفظ کیلئے انفرادی اور اجتماعی اقدامات بیان کریں۔

ii۔ دنیا میں آب وہوا کے دو بڑے خطوں کا آپس میں موازنہ کریں۔

iii۔ پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے کون کونسے خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

iv۔ انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر کیا اثرات ہو سکتے ہیں؟ مضمون لکھیں۔

4۔ کالم الف کا کالم ب کیساتھ جوڑ ملائیں۔

الف	ب
لمحہ بہ لمحہ تبدیلی	کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس
خطِ استواء	سی ایف سی گیسیں
سبز مکانی اثر	پن بجلی
صاف توانائی	موسم
ریفریجریٹر	عمودی شمسی شعاعیں

سرگرمیاں:

i۔ اُستاد کی مدد سے طلبہ ایک تجربے کا اہتمام کریں۔ دو یکساں حجم کے برتن لیے جائیں، ایک کو پانی اور دوسرے کو خشک مٹی سے بھر دیں۔ تھرمامیٹر کی مدد سے دونوں چیزوں کا درجۂ حرارت معلوم کر لیں اور پھر انہیں نصف گھنٹے تک دھوپ میں رکھنے کے بعد دوبارہ درجۂ حرارت معلوم کر لیں۔ برتن سائے میں لانے کے دس منٹ بعد تیسری بار درجۂ حرارت معلوم کر لیں۔ تینوں حالتوں کا درجۂ حرارت ایک جدول میں درج کریں۔ یہ تجربہ ثابت کر دے گا کہ پانی خشکی کے مقابلے میں دیر سے گرم اور دیر سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔

ii۔ اُستاد کلاس میں طلبہ کے درمیان ماحول کی حفاظت اور جنگلات کے فوائد پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کرائے۔

باب 4: تاریخ

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

★ شمسی اور قمری کیلنڈر میں فرق معلوم کر سکیں۔

★ وقت کی اکائیوں (دن، ہفتہ، مہینہ، سال) میں فرق معلوم کرنے کے لیے شمسی اور قمری کیلنڈر کا استعمال کر سکیں۔

★ عشرہ، صدی اور الفہ (ہزاریہ) میں فرق کر سکیں۔

★ عشرہ بہ عشرہ وقفوں کو استعمال کرتے ہوئے زمانہ وار اہم واقعات کو ترتیب دے سکیں۔

★ قیامِ پاکستان کا باعث بننے والے اہم تاریخی واقعات کو بیان کر سکیں۔

★ پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک کے اہم واقعات کی زمانہ وار ترتیب بنا سکیں۔

★ پاکستان اور دنیا کے اہم واقعات بیان کر سکیں۔

★ مؤرخین کے مختلف نظریات کو بیان کر سکیں۔

★ نشاندہی کر سکیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں رونما ہونے والے واقعات ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔

★ پاکستان کے ابتدائی سالوں میں زندگی کا موجودہ دور کی زندگی سے موازنہ کر سکیں۔

★ انٹرنیٹ، اخبارات اور رسائل کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے موجودہ اہم واقعات کو بیان کر سکیں۔

★ دنیا اور پاکستان کی اہم شخصیات کے اعلیٰ کردار سے مثالیں پیش کر سکیں۔

★ ادب، اخبارات اور رسائل کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان اور دنیا کے اہم تاریخی واقعات کو بیان کر سکیں۔

★ ماضی کے مسائل اور اُن کے حل کی نشاندہی کر سکیں اور اُن کے مختصر اور طویل المعیاد اثرات کو سمجھ سکیں۔

- ★ ماضی کے ان مسائل کی نشاندہی کرسکیں جو ابھی تک موجود ہیں۔
- ★ ماضی کے مسائل کا متبادل حل تلاش کرسکیں اور ان کے ممکنہ نتائج کا ادراک کرسکیں۔
- ★ وضاحت کرسکیں کہ مخصوص افراد کے خیالات، واقعات اور فیصلوں نے تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔
- ★ پیش گوئی کرسکیں کہ اگر مخصوص افراد یا گروہ اپنا طرزِ عمل تبدیل کرلیں تو حالات کیا رخ اختیار کرسکتے ہیں۔
- ★ دریافتوں کی وجوہات کی وضاحت کرسکیں۔
- ★ ماضی کی اہم دریافتوں اور سیاحوں (مارکو پولو، ابن بطوطہ، نیل آرم سٹرانگ، واسکوڈے گاما وغیرہ) سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ★ ماضی کی دریافتوں کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ دنیا کے نقشے پر کسی مشہور بحری سیاح کا راستہ تلاش کرسکیں۔
- ★ ان عوامل کا جائزہ لے سکیں جنھوں نے ماضی کے سیاحوں کو سیاحت پر راغب کیا۔
- ★ کسی تیسرے شخص کی روداد کے انداز میں کسی سیاح کے تجربات بیان کرسکیں۔
- ★ اپنے پسندیدہ سیاح کی کامیابیاں اور مشکلات بیان کرسکیں۔
- ★ مستقبل کی سیاحت کے علاقوں اور ایسی دریافتوں سے ممکنہ تبدیلیوں کی پیش گوئی کرسکیں۔

وقت کا شمار (Counting the Time)

سورج کا طلوع وغروب اور چاند کا مختلف حالتوں میں تبدیل ہونا وقت شمار کرنے کے ذرائع ہیں۔کسی ایک دن کے دوران تو ہم وقت کو منٹ اور گھنٹوں کے حساب سے بیان کرتے ہیں مگر ایک طویل زمانے کے لحاظ سے دنوں، ہفتوں، مہینوں اور سالوں کا شمار کیا جاتا ہے۔وہ جدول جس میں کسی سال کے دنوں، ہفتوں اور مہینوں کا حساب منظّم انداز سے درج ہوتا ہے''کیلنڈر'' کہلاتا ہے۔

چاند یا سورج کے ساتھ تعلق کی بنیاد پر کیلنڈر کی دو اقسام ہیں:

1۔شمسی کیلنڈر 2۔قمری کیلنڈر

1۔شمسی کیلنڈر (Solar Calendar)

اسے عیسوی، گریگورین، اور انگریزی کیلنڈر جیسے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔اس کیلنڈر کی بنیاد سورج کے گرد زمین کی گردش پر ہے۔اسی وجہ سے اسے شمسی کیلنڈر کہا جاتا ہے۔زمین جتنے عرصے میں سورج کے گرد ایک چکر مکمل کرتی ہے، اُسے شمسی سال کہتے ہیں۔شمسی سال میں 12 مہینے ہوتے ہیں۔شمسی مہینے 30 یا 31 دن کے ہوتے ہیں سوائے فروری کے جس کے 28 یا 29 دن ہوتے ہیں۔عام طور پر ایک شمسی سال 365 دن کا ہوتا ہے۔لیکن لیپ کے سال میں 366 دن ہوتے ہیں کیونکہ ایسے سال میں فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔

جنوری 2016ء

ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
2	3	4	5	6	7	1
9	10	11	12	13	14	8
16	17	18	19	20	21	15
23	24	25	26	27	28	22
30	31					29

ماہ جنوری، 2016ء کا شمسی کیلنڈر

کیا آپ جانتے ہیں!

جس سال کا عدد 4 کے ہندسے پر پورا پورا تقسیم ہو جائے، یعنی حاصلِ تقسیم میں عشاریہ نہ آئے، وہ لیپ کا سال (Leap Year) کہلاتا ہے۔مثلاً 2012ء اور 2016ء لیپ کے سال تھے۔اسی طرح 2020ء اور 2024ء لیپ کے سال ہوں گے۔

درج ذیل جدول میں شمسی مہینوں کے دنوں کی تعداد کی تفصیل دی گئی ہے:

نمبر شمار	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
مہینے کا نام	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
دنوں کی تعداد	31	28 یا 29	31	30	31	30	31	31	30	31	30	31

اہم معلومات:

شمسی کیلنڈر کو عیسوی کیلنڈر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے مطابق وقت کا شمار حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے زمانے سے شروع کیا گیا ہے۔ مثلاً 2020 ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام 2020 سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ کیلنڈر ایک عیسائی پادری گریگوری نے مرتب کیا تھا۔ لہٰذا اسے گریگورین کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے۔ اسے انگریزی کیلنڈر اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ انگریز قوم ہی اسکی اصل وارث ہے۔

2۔ قمری کیلنڈر (Lunar Calendar)

اسے اسلامی یا ہجری کیلنڈر بھی کہتے ہیں۔ اسکی بنیاد زمین کے گرد چاند کی گردش پر ہے جس کے نتیجے میں وہ مختلف شکلوں میں نظر آتا ہے۔ چاند زمین کے گرد ایک چکر جتنے دن میں پورا کرتا ہے، اسے قمری مہینہ کہتے ہیں۔ شمسی مہینوں کی طرح قمری مہینوں کی تعداد بھی بارہ ہے۔ البتہ قمری مہینے 29 یا 30 دن کے ہوتے ہیں۔ نیز، کوئی ایک ہی قمری مہینہ، مثلاً رمضان، کسی سال 29 دن کا اور کسی اور سال 30 دن کا ہوسکتا ہے۔ قمری سال شمسی سال سے دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے، یعنی اُس میں دنوں کی تعداد 354 یا 355 ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر شمسی کیلنڈر کے مطابق کسی شخص کی عمر 70 سال ہو تو قمری کیلنڈر کے مطابق اُس کی عمر تقریباً 72 سال ہوگی۔ قمری مہینوں کی ترتیب اور نام درجِ ذیل ہیں:

نمبر شمار	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
مہینے کا نام	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعد	ذی الحج

کیا آپ جانتے ہیں!

قمری کیلنڈر کو اسلامی کیلنڈر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی عبادات، جیسے روزہ، زکوۃ اور حج کی ادائیگی قمری مہینوں یا سال کے حساب سے کی جاتی ہے۔ اسے ہجری کیلنڈر اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اِسکے مطابق وقت کا شمار ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے زمانے سے شروع کیا گیا ہے۔ مثلاً 1440 ہجری کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے تقریباً 1440 سال پہلے اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تھی۔

سرگرمی:

طلبہ صفحہ نمبر 50 پر دیے گئے کیلنڈر کو بغور دیکھیں۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ مہینے کی کوئی تاریخ (مثلاً 14 جنوری) ہفتے کے کس دن کو پڑے گی تو مطلوبہ تاریخ پر انگلی رکھ کر اوپر لکھے ہوئے ہفتے کے دن پر لے جائیں اور اس کا نام پڑھ لیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ہفتے کا کوئی دن (مثلاً آئندہ جمعہ) اس مہینے کی کس تاریخ کو پڑے گا۔

عشرہ، صدی اور الفہ

10 سال کے عرصے کو عشرہ (Decade)، 100 سال کے عرصے کو صدی (Century) اور 1000 سال کے عرصے کو الفہ یا ہزاریہ (Millenium) کہتے ہیں۔

ہماری روزمرّہ زبان میں عشرے کا لفظ دس دن کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔ آج ہم شمسی کیلنڈر کے اکیسویں اور قمری کیلنڈر کے پندرھویں صدی میں ہیں۔ نیز، اس وقت شمسی کیلنڈر کا تیسرا اور قمری کیلنڈر کا دوسرا الفہ چل رہا ہے۔

دنیا اور پاکستان کے اہم تاریخی واقعات کی ترتیب بلحاظِ زمانہ

مندرجہ ذیل جدول میں اہم تاریخی واقعات کو بلحاظِ زمانہ مرتب کیا گیا ہے:

اہم تاریخی واقعات	زمانہ
حضرت محمد صلّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلہٖ وَسلّم کی ولادت مبارک	571ء

پہلی عالمی جنگ کا آغاز	1914ء
قراردادِ پاکستان	1940ء
اقوامِ متحدہ کا قیام	1945ء
قیامِ پاکستان	1947ء
پاکستان کا پہلا آئین منظور ہوا	1956ء
پاکستان کے دوسرے آئین کا نفاذ	1962ء
پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہوئی	1965ء
مشہور خلا باز نیل آرم سٹرانگ نے چاند کی سطح پر قدم رکھا	1969ء
ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیرِاعظم بنے	1973ء
پاکستان کا تیسرا آئین نافذ ہوا	1973ء
سوویت یونین کا افغانستان پر حملہ	1979ء
سوویت یونین کے ٹوٹنے کا سال	1991ء
پاکستان نے ایک روزہ کرکٹ مقابلوں کا عالمی کپ جیتا	1992ء
پاکستان نے تجرباتی ایٹمی دھماکے کیے	1998ء
امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر (9/11) کا واقعہ پیش آیا	2001ء
امریکہ کا افغانستان پر حملہ	2001ء
پاکستان اور آزاد کشمیر میں بڑا زلزلہ آیا	2005ء
پاکستان میں بہت بڑا سیلاب آیا	2010ء

برطانیہ کے شہر لندن میں اولمپک کھیلوں کا انعقاد ہوا	2012ء
میاں محمد نواز شریف تیسری بار ملک کے وزیر اعظم بنے	2013ء

تحریکِ پاکستان کے اہم واقعات

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمان رہنما اس فکر میں تھے کہ مسلمانوں کو انگریزوں کے غیض وغضب سے کیسے بچایا جائے۔ اس سلسلے میں سرسید احمد خان، مولانا محمد علی جوہر، قائداعظم محمد علی جناحؒ اور علامہ محمد اقبالؒ جیسے رہنماؤں نے مسلمانوں کے حقوق کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ انہی رہنماؤں کی کوششوں سے آخر کار برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کا مطالبہ کیا گیا۔ تحریک پاکستان کے آغاز سے قیام پاکستان تک کے سفر میں پیش آنے والے چند بڑے واقعات درج ذیل ہیں:

1۔ سرسید احمد خان اور تحریک علی گڑھ

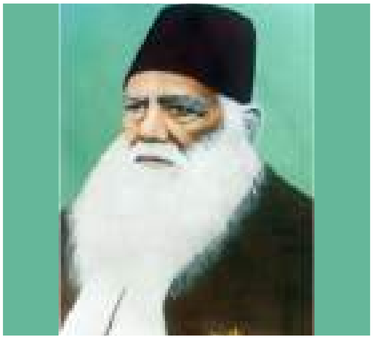

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان نے پوری زندگی مسلمانوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لانے کیلئے وقف کردی۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے کئی تعلیمی ادارے کھولے جن میں علی گڑھ کالج کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس کالج کے طلبہ اور یہاں سے فارغ التحصیل رہنماؤں نے ہمیشہ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

2۔ تقسیم بنگال اور کانگریس کی مخالفت

1905ء میں انگریزوں نے انتظامی سہولت کیلئے صوبہ بنگال کو مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی لہٰذا وہ خوش تھے کیونکہ اس تقسیم کے نتیجے میں اُن کیلئے ترقی اور خوشحالی کے مواقع پیدا ہوگئے تھے۔ مگر یہ صورت حال کانگریس کو پسند نہ آئی لہٰذا اُس نے تقسیم بنگال کی مخالفت شروع کردی۔ انگریز سرکار کانگریس کی مخالفت کے آگے بے بس ہوگئی اور 1911ء میں بنگال کو دوبارہ ایک صوبے کے طور پر بحال کردیا۔

3۔ مسلم لیگ کا قیام

دسمبر 1906ء میں ڈھاکہ کے مقام پر مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے اہم مقاصد میں مسلمانوں کے سیاسی

حقوق کی حفاظت، مسلمانوں اور برطانوی حکومت کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا، اور برصغیر کی دوسری اقوام سے اچھے تعلقات استوار کرنا وغیرہ شامل تھے۔

4- منٹو مارلے اصلاحات

وائسرائے ہند لارڈ منٹو نے ہند کے سیکریٹری آف اسٹیٹ لارڈ مارلے سے مل کر برصغیر کے لوگوں کو حکومت میں حصہ دار بنانے کیلئے 1909ء میں نئی سیاسی اصلاحات کا اعلان کیا۔ ان اصلاحات کو ''منٹو مارلے اصلاحات'' کہا جاتا ہے۔ ان اصلاحات کے تحت اکثر صوبوں میں مسلمانوں کو جداگانہ طریقِ انتخاب کا حق دے دیا گیا۔

5- میثاق لکھنؤ

1916ء میں لکھنؤ کے مقام پر مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے میثاقِ لکھنؤ کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے میں پہلی بار کانگریس نے مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کرتے ہوئے اُنکے جداگانہ انتخابات کے حق کو تسلیم کیا گیا۔ میثاقِ لکھنؤ کے نتیجے میں قائداعظمؒ کو ہندو۔ مسلم اتحاد کا علمبردار قرار دیا جانے لگا۔

6- تحریک خلافت

1919ء میں برصغیر کے مسلمانوں نے وسیع پیمانے پر ایک تحریک کا آغاز کیا جو تحریک خلافت کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریک میں مولانا محمد علی جوہرؒ اور ان کے بھائی مولانا شوکت علیؒ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ اس تحریک کے مقاصد درج ذیل تھے:

- ☆ خلافتِ عثمانیہ کو ختم نہ کیا جائے۔
- ☆ مسلمانوں کے مقدس مقامات (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) بدستور ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔
- ☆ ترکی کی سرحدیں جنگ سے پہلے والی حالت پر برقرار رکھی جائیں۔

7- تجاویز دہلی

1927ء میں دہلی میں مسلمان رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں کے مسائل پر

غور کرنے کے بعد چند تجاویز مرتب کی گئیں جنہیں تجاویز دہلی کہا جاتا ہے۔ان تجاویز کے چیدہ چیدہ نکات درجِ ذیل تھے:

☆ سندھ کو بمبئی (موجودہ ممبئی) سے الگ کر کے صوبے کا درجہ دیا جائے۔

☆ شمال مغربی سرحدی صوبے (موجودہ خیبر پختونخوا) اور بلوچستان میں ہندوستان کے دیگر علاقوں کے طرز پر اصلاحات کا نفاذ کیا جائے۔

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی میں مسلمانوں کیلئے ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) نشستیں مخصوص کی جائیں۔

8- نہرو رپورٹ

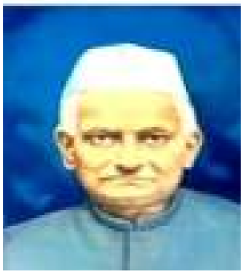

موتی لال نہرو

1928ء میں ہندو رہنما پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی جو ''نہرو رپورٹ'' کہلاتی ہے۔اس رپورٹ میں تجویز کیا گیا تھا کہ:

☆ مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات کا اصول ختم کیا جائے۔

☆ اسمبلیوں میں مسلمانوں کے لیے نشستیں مخصوص نہ کی جائیں۔

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی میں مسلمانوں کو ایک تہائی کی بجائے ایک چوتھائی نشستیں دی جائیں۔

اس رپورٹ کے منظرِ عام پر آنے کے بعد قائداعظمؒ نے فرمایا کہ اب کانگریس کی بدنیتی بالکل واضح ہوگئی ہے اور اب اُسکے اور مسلمانوں کے راستے الگ الگ ہیں۔

9- قائداعظمؒ کے چودہ نکات اور علامہ اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد

علامہ اقبالؒ

نہرو رپورٹ کے جواب میں 1929ء میں قائداعظمؒ نے اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔یہ نکات بہت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان کے ذریعے پاکستان کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔1930ء میں الٰہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت علامہ اقبالؒ نے کی۔اس موقع پر علامہ اقبالؒ کا خطبہ برصغیر کی سیاسی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اپنے خطبے میں علامہؒ نے ثابت کیا کہ مسلمان برصغیر پاک و ہند میں ایک الگ قوم ہیں اور ایک خودمختار ریاست بنانے کا حق رکھتے ہیں۔

10- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور کانگریسی وزارتیں

1935ء میں برطانوی حکومت نے برصغیر میں ایک نیا دستور نافذ کیا جسے "گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء" کہا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت 1937ء میں تمام صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جس میں کانگریس کو زیادہ اور مسلم لیگ کو کم نشستیں ملیں۔ اسکے نتیجے میں کانگریس نے گیارہ میں سے سات صوبوں میں اپنی وزارتیں قائم کیں۔ کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں کے ساتھ نہایت متعصّبانہ رویہ رکھا جس سے مسلمان مزید بددل ہوگئے۔

11- قراردادِ لاہور (قراردادِ پاکستان)

مینارِ پاکستان

22 تا 24 مارچ 1940ء کو منٹو پارک، لاہور میں مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر قائداعظمؒ نے فرمایا کہ برصغیر میں اسلام اور ہندومت دو مختلف مذاہب ہیں اور مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ 23 مارچ 1940ء کو شیرِ بنگال مولوی فضل الحق نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کے مطالبے پر مشتمل قرارداد پیش کی۔ اس قرارداد کے منظور ہونے کے بعد مسلمانوں کی سیاسی تحریک ایک نئے دور میں داخل ہوگئی۔

کیا آپ جانتے ہیں!

منٹو پارک، لاہور کو اب اقبال پارک کہا جاتا ہے۔ اس پارک میں مینارِ پاکستان کی مشہور یادگار عین اس جگہ قائم کی گئی ہے جہاں مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس کیلئے چبوترہ (Stage) تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی جگہ وہ تاریخی قرارداد پیش کی گئی جسے قراردادِ لاہور یا قراردادِ پاکستان کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔

12- جناح- گاندھی مذاکرات

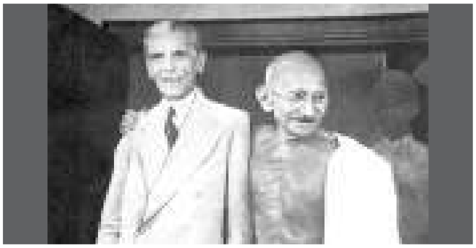

قائداعظمؒ (بائیں)، مہاتما گاندھی (دائیں)

1944ء میں قائداعظمؒ اور مہاتما گاندھی کے درمیان ممبئی میں قائداعظمؒ کی رہائش گاہ پر کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ اِن ملاقاتوں کو "جناح۔گاندھی مذاکرات" کا نام دیا گیا۔ مذاکرات میں گاندھی

نے مسلم لیگ کے دوقومی نظریے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ مذاکرات ناکام ہوگئے کیونکہ قائداعظمؒ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔

13- شملہ کانفرنس

مولانا ابوالکلام آزاد

1945ء میں انگریز حکومت نے شملہ کے مقام پر ہندوستان کی تمام اہم سیاسی جماعتوں کی کانفرنس بلائی۔ کانگریس نے مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنے نمائندے کے طور پر بھیجا تاکہ یہ بات ثابت کی جاسکے کہ کانگریس مسلمانوں کی بھی نمائندگی کرتی ہے۔ مسلم لیگ کی نمائندگی قائداعظمؒ نے کی۔ گورنر جنرل لارڈ ویول کی خواہش تھی کہ نئی مرکزی حکومت میں پانچ مسلمان وزیر اور پانچ ہندو وزیر ہوں جبکہ تین وزیر دیگر اقوام سے لیے جائیں۔ مسلم لیگ کا مطالبہ تھا کہ پانچوں مسلمان وزیر وہی نامزد کرے گی۔ مگر کانگریس مسلم لیگ کو یہ حق دینے کے لیے تیار نہ ہوئی۔ اس کا مطالبہ تھا کہ ایک مسلمان وزیر کا نام وہ پیش کرے گی۔ لارڈ ویول بھی کانگریس کے موقف کا حامی تھا مگر قائداعظمؒ نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اس طرح یہ کانفرنس ناکام ہوگئی۔

14- 1945-46ء کے انتخابات

1945-46ء میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ انتخابات کے نتائج سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور وہ پاکستان کا قیام چاہتے ہیں۔

15- 3 جون کا منصوبہ

انگریز حکومت کی طرف سے 3 جون 1947ء کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے برطانوی پارلیمنٹ نے 16 جولائی 1947ء کو "قانون آزادیٔ ہند" منظور کیا۔ اس قانون کے تحت 14 اگست 1947ء کو پاکستان دنیا کے نقشے پر اُبھرا۔

کیا آپ جانتے ہیں!

1940ء کی قراردادِ لاہور میں برصغیر کے مسلمانوں کیلئے الگ وطن کے قیام کا مطالبہ تو تھا مگر اس وطن کو پاکستان کے نام سے نہیں پکارا گیا تھا۔ یہ نام چوہدری رحمت علیؒ نے تجویز کیا۔

پاکستان کے اہم واقعات

1- قراردادِ مقاصد کی منظوری

12 مارچ، 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی کوششوں سے آئین ساز اسمبلی نے قراردادِ مقاصد منظور کی۔ اس قرارداد میں وضاحت کی گئی کہ ساری کائنات کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ پاکستان کا آئین قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کیا جائے گا۔ پاکستان میں اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے گا۔ مسلمانوں کو اپنی زندگیاں قرآن وسنت کی روشنی میں بسر کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ تمام شہریوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں گے۔

2- آئین 1956ء کا نفاذ

23 مارچ، 1956ء کو پاکستان کا پہلا آئین نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی رو سے پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھا گیا۔ پاکستان کو وفاقی ریاست قرار دیا گیا۔ صدرِ مملکت اور وزیراعظم کے عہدے کیلئے مسلمان ہونا شرط قرار دیا گیا۔ آئین میں شہریوں کو تمام حقوق کی فراہمی لازمی قرار دی گئی۔

3- 1962ء کا آئین

1962ء کا آئین صدر جنرل محمد ایوب خان کے دورِ اقتدار میں نافذ کیا گیا۔ اس آئین کے تحت پاکستان دو صوبوں، مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل وفاق تھا۔ قومی اسمبلی میں دونوں صوبوں کو مساوی نمائندگی دی گئی۔ ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' بحال رکھا گیا۔ صدرِ مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ وضاحت کی گئی کہ پاکستان میں قرآن وسنت کی تعلیمات سے متصادم کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔ اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانوں کی حیثیت دی گئی۔

4- پاک۔بھارت جنگ،1965ء

ستمبر1965ء میں بھارت نے رات کی تاریکی میں پاکستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کی جذبۂ جہاد سے سرشار مسلح افواج نے دشمن کو ذلت آمیز شکست دی۔ یہ جنگ سترہ روز تک جاری رہی۔

5- مشرقی پاکستان کی علیحدگی

پاکستان کے دشمنوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو مغربی پاکستان کے خلاف ورغلایا جس سے رفتہ رفتہ وہاں کی آبادی بدظن ہوگئی۔1971ء کے عام انتخابات کے بعد اقتدار کی منتقلی پر بھٹو۔مجیب اختلافات نے علیحدگی پسندی کے مسئلے کو مزید ہوا دی۔ان دونوں کے اختلافات کو ختم کروانے کے لیے مذاکرات کا اہتمام کیا گیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔آخر کار بھارت کی فوجی مداخلت کے نتیجے میں ملک دولخت ہوا اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

6- آئین1973ء کا نفاذ

14اگست،1973ء کو ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں ملک کا نیا آئین نافذ کیا گیا جو ابھی تک رائج ہے۔ اس آئین کے تحت پاکستان کو وفاقی جمہوریہ قرار دیا گیا ہے۔اردو کو ملک کی قومی زبان، اور اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔صدر اور وزیرِاعظم کے لیے مسلمان ہونا لازمی ہے۔ پاکستان کا مکمل نام''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ 1973ء کے آئین میں آزاد عدلیہ کی ضمانت دی گئی ہے۔قومی اسمبلی کی مدت پانچ سال مقرر کی گئی ہے۔ ملک میں پارلیمانی نظام رائج کیا گیا ہے۔آئین میں شہریوں کو تمام بنیادی حقوق حاصل ہیں۔

7- پاکستان ایٹمی طاقت بنا

میاں محمد نواز شریف 1997ء میں دوسری بار پاکستان کے وزیرِاعظم بنے۔آپ کے اس دورِ حکومت میں پاکستان نے28 مئی،1998ء کو چاغی (بلوچستان) کے پہاڑوں میں تجرباتی ایٹمی دھماکے کیے۔ یہ دھماکے بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں کیے گئے اور ان کے نتیجے میں پاکستان اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت بن گیا۔

سرگرمیاں:

-1 طلبہ انٹرنیٹ، میگزین اور رسائل وغیرہ استعمال کر کے پاکستان کے موجودہ چند اہم واقعات کو مختصر طور پر لکھیں۔

-2 طلبہ استاد کی مدد سے کتب، اخبارات اور رسائل کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان اور دنیا کے اہم تاریخی واقعات اور ان کے باہمی اثرات پر ایک مباحثے کا انعقاد کریں۔

دنیا کی اہم شخصیات کے حالاتِ زندگی

1۔ حضرت محمد صلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلّم

حضرت محمد صلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلّم کی ولادت مبارک 20 اپریل 571ء کو مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ یہ پیر کا دن اور ماہِ ربیع الاول کی 12 تاریخ تھی۔ آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ ﷺ بچپن سے ہی نیک دل اور پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ کی مقدس ہستی اور سیرت تمام لوگوں کیلئے ہدایت اور رہنمائی کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے گمراہ انسانوں کو سیدھی راہ دکھائی، انہیں ظالم طبقات کی غلامی سے نجات دلائی اور ان کے درمیان مساوات قائم فرمائی۔ آپ ﷺ پوری دنیا کیلئے رحمت بن کر آئے۔ جو لوگ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتے آپ ﷺ ان کو ہدایت پانے کی دعا دیتے۔ آپ ﷺ بچوں پر شفقت فرماتے، بیماروں کی عیادت اور حاجت مندوں کی مدد فرماتے۔ آپ ﷺ مہمان نوازی اور صفائی کو پسند فرماتے، سادہ غذا کھاتے اور اپنے روزمرّہ کے کام کاج خود انجام دیتے۔ آنحضور ﷺ نے علم حاصل کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زندگی کو تمام انسانوں کیلئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

2۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ

قائداعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ آپکی رہنمائی میں برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی آزادی و خودمختاری کیلئے جدوجہد کی اور بالآخر پاکستان کی صورت میں یہ منزل پانے میں کامیاب ہوگئے۔ قائداعظمؒ طلبہ کو قوم کا قیمتی سرمایہ سمجھتے تھے۔ آپ کی شخصیت ایک اعلیٰ اور مثالی کردار کی حامل تھی۔ انہوں نے مذہب کے جمہوری اور انصاف پر مبنی اصولوں کو اپنا کر ہر خاص و عام میں عزت حاصل کی۔ وکالت اور

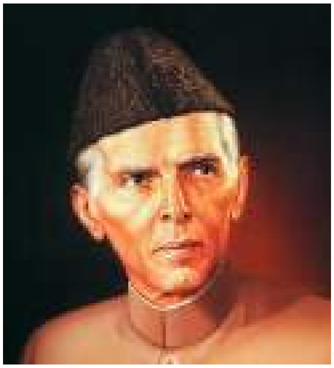

قائداعظم محمد علی جناحؒ

سیاست میں رہ کر اپنے دامن کو غلط روش سے پاک رکھا۔اس طرح آپ مسلمانوں کی اخلاقی تعمیر میں روشنی کا مینار بنے رہے اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کیا۔آپ انتہائی دیانتدار، بااصول اور محنتی انسان تھے۔مسلسل کام اور محنت سے قائداعظمؒ کی صحت خراب ہوگئی۔تاہم بیماری کی حالت میں بھی آپ مملکت کا کام نہایت محنت سے سرانجام دیتے رہے۔آپ نے 11 ستمبر 1948ء کو وفات پائی۔آپ کا مقبرہ کراچی میں ہے۔

ڈاکٹر رُوتھ فاؤ

ڈاکٹر رُوتھ فاؤ

ڈاکٹر رُوتھ فاؤ 9 ستمبر 1929ء کو جرمنی میں پیدا ہوئیں۔1960ء میں 31 سال کی عمر میں وہ پاکستان آئیں اور یہاں انہوں نے اپنی زندگی کے 55 سال جذام جیسی مہلک بیماری کی روک تھام کیلئے وقف کیے۔پاکستان میں اپنے مشن کا آغاز کراچی سے کیا۔1979ء میں حکومت پاکستان نے انہیں وزارتِ صحت وسماجی بہبود میں مشیر مقرر کیا۔ڈاکٹر رُوتھ فاؤ نے جرمنی سے عطیات جمع کر کے پاکستان کے دور دراز علاقوں میں جذام کی روک تھام اور مریضوں کے علاج کیلئے ادارے قائم کیے۔1988ء میں اُن کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے اُنہیں پاکستان کی شہریت عطا کی۔23 مارچ 1988ء کو اُنہیں ''ہلالِ پاکستان'' کے اعزاز سے نوازا گیا۔اُن کی انتھک کوششوں کی وجہ سے 1996ء میں عالمی ادارہ صحت نے پاکستان کو جذام پر قابو پانے والے ممالک میں شامل کیا۔ 2010ء میں ڈاکٹر رُوتھ فاؤ کو پاکستان کی مدر ٹریسا قرار دیا گیا اور حکومت نے اُنہیں ''نشانِ قائداعظم'' کے اعزاز سے نوازا۔ڈاکٹر رُوتھ فاؤ کا انتقال 10 اگست 2017ء کو کراچی میں ہوا اور اُن کی آخری رسومات فوجی اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں۔

ہمارا ماضی اور حال

ماضی کے مسائل

پاکستان کو اپنے قیام کے ابتدائی برسوں میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔بھارت سے آنے والے مسلمان مہاجرین کو آباد کرنے کا مسئلہ، سرکاری دفاتر، تعلیمی اداروں، بینکوں اور صنعتوں کی کمی، سرکاری ملازمین کو تنخواہ دینے کا مسئلہ،

ریلوے، سڑکوں، پانی اور بجلی کے نظام کی خراب حالت اور مسئلہ کشمیر وغیرہ شدید نوعیت کے مسائل تھے۔ قائداعظمؒ کی وفات اور لیاقت علی خانؒ کی شہادت بھی پاکستان کے لیے بڑے نقصانات تھے۔

ہمارا حال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج پاکستان کافی حد تک مشکلات سے نکل چکا ہے۔ مثلاً پاکستان میں صنعت نے کافی ترقی کی ہے، تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتیں موجود ہیں، ذرائع نقل و حمل کی حالت کافی بہتر ہوئی ہے وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہماری برآمدات مقدار اور معیار دونوں لحاظ سے عالمی منڈی میں اپنا مقام رکھتی ہیں۔ نیز اب پاکستان کی افرادی قوت میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد کی کثرت ہے۔ ان کامیابیوں کے باوجود ملک کو اب بھی چند سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ مثلاً ناخواندگی، توانائی کے وسائل کی کمی، بیروزگاری اور غربت جیسے مسائل نے پاکستان کو گھیر رکھا ہے۔

سرگرمیاں:

1۔ اپنے اساتذہ، والدین اور دیگر بزرگوں کی مدد سے طلبہ ماضی سے حل طلب کسی دو مسائل کی نشاندہی کریں اور ان کے حل کیلئے تجاویز پیش کریں۔

2- اگر کچھ افراد یا گروہ اپنا مؤقف یا طرزِ عمل تبدیل کرلیں تو کیا موجودہ حالات میں تبدیلی آسکتی ہے؟ طلبہ اس بارے میں اپنے خیالات کاپی میں لکھیں۔

3۔ موجودہ حالات میں تبدیلی لانے کیلئے طلبہ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟ اس موضوع پر اُستاد مباحثے کا اہتمام کرے۔

سیاحت و دریافت کا زمانہ

کسی نئی چیز کا پتہ لگانے کے لیے کسی مقام یا ملک کا سفر کرنا سیاحت کہلاتا ہے۔ ایک قول مشہور ہے کہ ”سفر وسیلۂ ظفر“۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ سفر، یعنی سیاحت کے نتیجے میں ہی انسان کو کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ سیاحت اور دریافت کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ مثلاً کسی علاقے یا قوم کے حالات جاننا، تجارتی غرض سے کسی جگہ رسائی کیلئے موزوں ترین برّی یا بحری راستے کی تلاش، نئے معاشی وسائل کو دریافت کرنا، وغیرہ۔ گیارھویں سے پندرھویں صدی تک کے زمانے میں لوگوں کا رجحان علاقوں اور اقوام کے حالات جاننے کی خاطر سیاحت کی طرف ہوا۔ اس وجہ سے اس

زمانے کو سیاحت و دریافت کا زمانہ کہا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں سیاح اور مہم جو افراد نے نئے علاقے دریافت کیے اور پھر اُنکی تحریروں کے ذریعے انسان زمین کے بیشتر حصے کے حالات سے واقف ہو گیا۔مسلمان سیاحوں نے بھی اس میدان میں خوب دلچسپی لی اور دنیا کو بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔ذیل میں چند مشہور سیاحوں اور ان کی دریافتوں کا حال پیش ہے:

1۔مارکوپولو(1254-1324ء)

مارکوپولو

مارکو پولو 1254ء میں اٹلی کے شہر ''وینس'' میں پیدا ہوا۔اُنکے والد اور چچا تجارت کی غرض سے دوسرے ممالک میں اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔سترہ سال کی عمر میں مارکو پولو بھی اپنے باپ اور چچا کے ساتھ چین کے سفر پر روانہ ہوا۔وہ سترہ سال تک چین میں رہے۔وطن لوٹ کر مارکو پولو نے لوگوں کو چین کے بارے میں بہت حیرت انگیز واقعات سنائے۔اسکے بعد بھی مارکو پولو کئی بار تجارتی سامان کے ساتھ چین آتے جاتے رہے۔اس دوران مختلف مواقع پر اُن کا گزر مشرق وسطیٰ، ایران، افغانستان، بخارا، صحرائے گوبی وغیرہ جیسے علاقوں سے ہوا۔ 1298ء میں وینس اور جنیوا کے درمیان جنگ میں مارکو پولو کو جنگی قیدی کی حیثیت سے جیل جانا پڑا۔قید کے دوران اس نے زندگی بھر کے اپنے سفر کی روداد لکھی۔مارکو پولو کی داستان سے متاثر ہو کر ہی کرسٹوفر کولمبس میں بھی سیاحت و دریافت کا شوق پیدا ہوا اور اُس نے امریکہ کی صورت میں ایک نئی دنیا دریافت کر ڈالی۔

2۔ابنِ بطوطہ(1304-1377ء)

محمد ابن عبداللہ ابن بطوطہ 1304ء میں مراکش کے شہر تنجیر میں پیدا ہوئے۔وہ بربر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ دنیا کے چند عظیم ترین سیاحوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔1325ء میں اکیس سال کی عمر میں وہ حج کے سفر پر روانہ ہوئے اور شمالی افریقی ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے الجیر، تیونس، اور پھر 1326ء میں مصر پہنچے۔یہاں سے وہ شام گئے جہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد ایک کاروان میں شامل ہو کر مدینہ منورہ کی زیارت کی۔بالآخر مکہ مکرمہ پہنچے اور حج ادا کیا۔ابن بطوطہ نے حاجیوں سے مختلف ممالک کے دلچسپ حالات کے بارے میں سنا تو انہیں دیکھنے کا شوق بڑھا۔

ابنِ بطوطہ

ابن بطوطہ پچیس سال سے زائد عرصہ سیر و سیاحت میں مشغول رہے اور اس دوران مسلم دنیا کے اکثر علاقوں کے علاوہ کئی غیر مسلم ممالک بھی دیکھے۔ افریقہ کے علاوہ ان کے دیکھے ہوئے علاقوں میں اسپین، پرتگال، مشرقِ وسطیٰ، بخارا، سمرقند، ازبکستان، چین وغیرہ شامل ہیں۔ وہ برصغیرِ پاک و ہند بھی آئے۔ چونکہ اسلامی فقہ کے ماہر تھے، لہٰذا دہلی میں مسلمان بادشاہ محمد تغلق نے انہیں قاضی کے عہدے پر مقرر کیا۔ ایک مہم میں سلطان محمد تغلق نے انہیں اپنا سفیر بنا کر چین بھیجا۔ وہ جزائر مالدیپ بھی گئے جہاں کچھ عرصہ سیاحت و دریافت میں گزارا۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفر کے تمام علاقوں اور دریافتوں کو ایک رسالہ "الرحلۃ" میں لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔

3۔ واسکوڈے گاما (1469-1524ء)

واسکوڈے گاما

واسکوڈے گاما 1469ء میں پرتگال کے شہر "سائین" میں پیدا ہوئے۔ اُنھیں اپنے زمانے کا سب سے کامیاب سیاح سمجھا جاتا ہے۔ وہ پرتگال کی بحری فوج میں ملازم ہوا اور پہلا شخص تھا جس نے یورپ کا مشرقی دنیا سے بحری رابطہ قائم کیا۔ پرتگال کے بادشاہ کے حکم پر 1497ء میں واسکوڈے گاما ہندوستان (برصغیر پاک و ہند) پہنچنے کے لیے روانہ ہوا اور افریقہ کے مقام رأس امید (Cape of Good Hope) تک پہنچا۔ راستے میں سمندری طوفان کی وجہ سے اسے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر کار واسکوڈے گاما مئی، 1498ء میں ایک عرب تاجر کی مدد سے ہندوستان کی مشہور بندرگاہ کالی کٹ پہنچ گیا۔ یہاں کے ہندو راجا نے اسے تجارت کی اجازت دے دی۔ 1499ء میں واسکوڈے گاما گرم مصالحے، جواہرات وغیرہ لے کر واپس پرتگال پہنچا۔ اس طرح پرتگال اور برصغیر کے درمیان بحری راستہ دریافت کرنے کا اعزاز واسکوڈے گاما کو حاصل ہے۔ ہندوستان کے پہلے سفر کے بعد واسکوڈے گاما مزید دو بار یہاں آیا۔ 1524ء میں وہ ہندوستان میں پرتگال کے وائسرائے کے طور پر آئے۔

واسکوڈے گاما کی اس دریافت کی بدولت پرتگال اور ہندوستان کے درمیان بڑے پیمانے پر تجارت شروع ہو

گئی۔ ہندوستانی سامانِ تجارت کی بدولت پرتگال کا دارالحکومت یورپ کا اہم ترین تجارتی مرکز بن گیا۔ واسکوڈے گاما کی اس دریافت نے دیگر یورپی اقوام میں بھی برصغیر کیلئے دلچسپی پیدا کی جو آخر کار یہاں انگریزوں کی آمد اور طویل قبضے کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

4۔نیل آرم اسٹرانگ (1930-2012ء)

نیل آرم اسٹرانگ

مشہور خلاباز نیل آرم اسٹرانگ دنیا کا پہلا انسان ہے جس نے چاند کی سطح پر قدم رکھا۔ وہ 1930ء میں امریکی ریاست اوہایو میں پیدا ہوئے اور 15 سال کی عمر میں ہوابازی کی تربیت لینا شروع کی۔ خلاباز بننے سے قبل وہ امریکی نیوی میں ایک افسر تھے اور کوریا کے ساتھ جنگ میں بھی حصہ لیا۔ اُس نے اپنی پہلی خلائی پرواز 1966ء میں جیمنی ہشتم (Gemini 8) کے پائلٹ کے طور پر کی۔ آرم اسٹرانگ نے چاند پر بھیجے گئے مشن اپالو II کی کمان کی۔ اسی مشن میں اس نے 20 جولائی 1969ء کو چاند کی سطح پر قدم رکھا جسے دنیا بھر میں ٹیلی ویژن پر براہ راست دیکھا گیا۔ وہ چاند کی سطح پر تقریباً اڑھائی گھنٹے چہل قدمی کرتے رہے اور اسکی چٹانوں کا مطالعہ کیا۔ چاند سے واپسی پر امریکی حکومت نے اسے کئی اعزازات سے نوازا۔ 2012ء میں 82 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

سرگرمیاں:

1- استاد دنیا کے نقشے پر طلبہ سے کسی سیاح کے بحری سفر کے راستے کی نشاندہی کروائے۔

2- طلبہ سیاحوں کی کامیابیوں میں کارآمد عوامل اور ان کو درپیش مسائل کی فہرست بنائیں۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ آئین: دستور۔ ریاست کا بنیادی اور اعلیٰ ترین قانون جس کے مطابق ریاست کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔

☆ اُفقی: اُفق اُس حدِ نظر کو کہتے ہیں جہاں زمین اور آسمان آپس میں ملتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ہموار زمینی سطح کے متوازی۔

☆ اصلاحات: کسی قانون، طرزِ عمل، کارروائی وغیرہ میں پہلے سے بہتر باتیں پیدا کرنا۔

☆ ایکٹ: قانون۔ کسی حکمران، مجلس یا جماعت وغیرہ کا کسی مسئلے پر غور وخوض کے بعد فیصلہ جو تمام ضروری اداروں سے منظور ہونے کے بعد قانون کی حیثیت اختیار کر چکا ہو۔ مثلاً کسی یونیورسٹی وغیرہ کا ایکٹ۔

☆ برصغیر: خشکی کا چھوٹا ٹکڑا۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش پر مشتمل علاقہ۔

☆ پارلیمانی نظام: ایسا جمہوری نظام جس میں انتظامیہ (Executive) اپنے وجود کا جواز اور اختیارات مقننہ (Legislature)، یعنی پارلیمنٹ سے اخذ کرتی ہے اور اُس کو جوابدہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں پارلیمنٹ قومی اسمبلی اور سینٹ پر مشتمل ہے۔

☆ عموداً: بالکل سیدھا اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر کی جانب۔

☆ فارغ التحصیل: کسی طالبِ علم کا مکمل طور پر یا کسی تعلیمی ادارے کی حد تک تحصیلِ علم سے فارغ ہو جانا، یعنی اپنی تعلیم مکمل کر لینا۔

☆ مارشل لاء: ہنگامی حالات میں کسی علاقے پر فوجی قوانین اور اختیارات کا نفاذ۔

☆ میثاق: معاہدہ۔ قول وقرار۔ باہمی رضامندی

مشقی سوالات

سوال نمبرا: ہرسوال کے چار جواب دیے گئے ہیں؛ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے:

(الف) خواجہ ناظم الدین
(ب) محمد علی بوگرہ
(ج) فیروز خاں نون
(د) لیاقت علی خان

ii- واسکوڈے گاما ہندوستان کی کس مشہور بندرگاہ پر پہنچا؟

(الف) کراچی
(ب) کالی کٹ
(ج) کولکتہ
(د) گوادر

iii- قرار داد مقاصد منظور ہوئی:

(الف) 1949ء
(ب) 1960ء
(ج) 1965ء
(د) 1970ء

iv- پاکستان نے کس کے دورِ حکومت میں ایٹمی دھماکے کیے؟

(الف) یوسف رضا گیلانی
(ب) ذوالفقار علی بھٹو
(ج) محمد نواز شریف
(د) بینظیر بھٹو

v- مسلمان سیاح تھے:

(الف) واسکوڈے گاما
(ب) ابنِ بطوطہ
(ج) مارکو پولو
(د) کولمبس

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i- 3 جون، 1947ء کے منصوبے سے کیا مُراد ہے؟

ii- سیاحت کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟

iii- پاکستان کو ماضی میں کونسے مسائل درپیش تھے؟

iv- تحریک خلافت کے کیا مقاصد تھے؟

v- قرار دادِ لاہور میں کیا مطالبہ پیش کیا گیا؟

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i- حضرت محمد صلّی اللہُ علَیہِ وَ آلہٖ وَسَلّم کی زندگی کے چند واقعات بیان کریں۔

ii- ابن بطوطہ اور واسکوڈے گاما میں سے کسی ایک کی سیاحت کا احوال بیان کریں۔

iii- تحریکِ پاکستان کے چند اہم واقعات پر نوٹ لکھیں۔

iv- قیامِ پاکستان میں تحریکِ علی گڑھ کی کیا اہمیت ہے؟

v- قمری کیلنڈر اور شمسی کیلنڈر کا فرق بتائیں۔

سوال نمبر 4: خالی جگہیں پُر کریں:

i- ابن بطوطہ کا تعلق .... سے تھا۔

ii- وہ جدول جو کسی سال کے مہینوں، تاریخوں اور دنوں کا حساب پیش کرتا ہے .... کہلاتا ہے۔

iii- لیپ کے سال میں ...... دن ہوتے ہیں۔

iv- نیل آرم اسٹرانگ نے 20 جولائی، .... کو چاند کی سطح پر قدم رکھا۔

v- چاند زمین کے گرد ایک .... میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

سرگرمیاں

i- استاد کلاس میں نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ پر ایک کوئز پروگرام منعقد کروائے۔

ii- استاد طلبہ سے تاریخ پاکستان کے اہم رہنماؤں، قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ، کے اہم کارناموں پر مشتمل چارٹ بنوائے۔

باب 5: حکومت: رہنما، معاشرہ، شہری

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- وفاقی طرزِ حکومت کی ضرورت کی وجوہات بیان کر سکیں۔
- صوبائی اور وفاقی حکومتوں کی تشکیل کا موازنہ کر سکیں۔
- حکومت کے تینوں شعبوں (مقنّنہ، انتظامیہ، عدلیہ) کے کام کی وضاحت کر سکیں۔
- ایک جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے باہمی تعلقات کو بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں قانون سازی کے مختلف مراحل کی شناخت کر سکیں۔
- پاکستان کی مختلف عدالتوں کے درمیان تعلق کا ایک چارٹ تیار کر سکیں۔
- عدالتِ عالیہ پر عدالتِ عظمٰی کی اہمیت اور برتری کے بارے میں بیان کر سکیں۔
- کسی ایک بڑے مسئلے کی نشاندہی کر کے تحقیق کر سکیں کہ قانون اس کے حل میں کیسے مدد کر سکتا ہے۔
- آئین کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- پاکستان کے آئین میں دیے گئے بعض اہم شہری حقوق کی وضاحت کر سکیں۔
- ان رویوں کی نشاندہی کر سکیں جو قانون کی پاسداری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔
- کسی قومی مسئلے کو حل کرنے کے مختلف طریقے تجویز کر سکیں۔
- مقامی آبادی کے فائدے کیلئے بنائے گئے منصوبوں میں شامل ہو سکیں۔
- ایک قومی یا موجودہ جاری مسئلے کے حوالے سے معلوم کر سکیں کہ حکومت اسکے حل کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔
  نیز، ایسے مسئلے کے حل کیلئے متبادل اقدامات تجویز کر سکیں۔

وفاقی طرزِ حکومت

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے۔اسلامی سے مُراد یہ کہ اس کا آئین قرآن وسنت سے رہنمائی لیکر مرتب کیا گیا ہے؛ جمہوری سے مُراد یہ کہ جمہور،یعنی سب عوام اس کے برابر کے مالک ہیں اور باہمی مشاورت سے ریاستی امور انجام دیے جاتے ہیں۔عوام ریاستِ پاکستان کا نظام چلانے کیلیئے مخصوص مدت کے لیے حکمران منتخب کرتی ہے۔ پاکستان میں ریاست کا نظام چلانے کیلیئے دو سطح کی حکومتیں ہیں۔اعلیٰ سطح پر وفاقی یا مرکزی حکومت ہے،جبکہ اُس سے نچلی سطح پر صوبائی حکومتیں ہیں۔ایسی حکومت جس میں اختیارات آئین کی رُو سے مرکز اور صوبوں کے درمیان تقسیم ہوں وفاقی طرزِ حکومت کہلاتی ہے۔

پاکستان کا نظامِ حکومت وفاقی طرز کا ہے۔وفاقِ پاکستان مندرجہ ذیل انتظامی اکائیوں پر مشتمل ہے:

i۔ چار صوبے:بلوچستان،پنجاب،خیبر پختونخوا،سندھ۔

ii۔ وفاقی دار الحکومت اسلام آباد۔

وفاقی حکومت کی ضرورت

آئینِ پاکستان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی واضح تقسیم کرتا ہے۔صوبائی حکومتوں کی نسبت وفاقی حکومت کے اختیارات زیادہ ہیں۔بالخصوص ایسے امور جنکے اثرات بین الاقوامی سطح کے ہوں،جیسے بین الاقوامی تعلقات،ملک کے دفاعی امور،اور ملک کے سکّے (روپے) کی قدر و قیمت،مکمل طور سے وفاقی حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔وفاقی حکومت تمام وفاقی اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی قائم رکھتی ہے۔اگر صوبائی حکومتیں درست کام نہ کر رہی ہوں تو وفاقی حکومت اُنکی اصلاح کیلیئے مداخلت بھی کرسکتی ہے۔صوبائی گورنر صوبوں میں وفاق کے نمائندے ہوتے ہیں۔

وفاقی حکومت کے شعبے

وفاقی حکومت کے درج ذیل تین بنیادی شعبے ہیں:

1۔ مقنّنہ

مقنّنہ قانون سازی کا کام کرتی ہے۔ پاکستان میں پارلیمنٹ (قومی اسمبلی، سینٹ) مقنّنہ ہے۔

2۔ انتظامیہ

انتظامیہ مقنّنہ کے بنائے ہوئے قوانین کا نفاذ کرتی ہے۔ وفاقی کابینہ انتظامیہ ہے۔ وزیرِاعظم ملک کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

3۔ عدلیہ

عدلیہ مقنّنہ کے بنائے ہوئے قوانین کی تشریح کرتی ہے اور انہی کی روشنی میں عوام کے درمیان انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ عدلیہ آئین کی پاسدار ہے۔

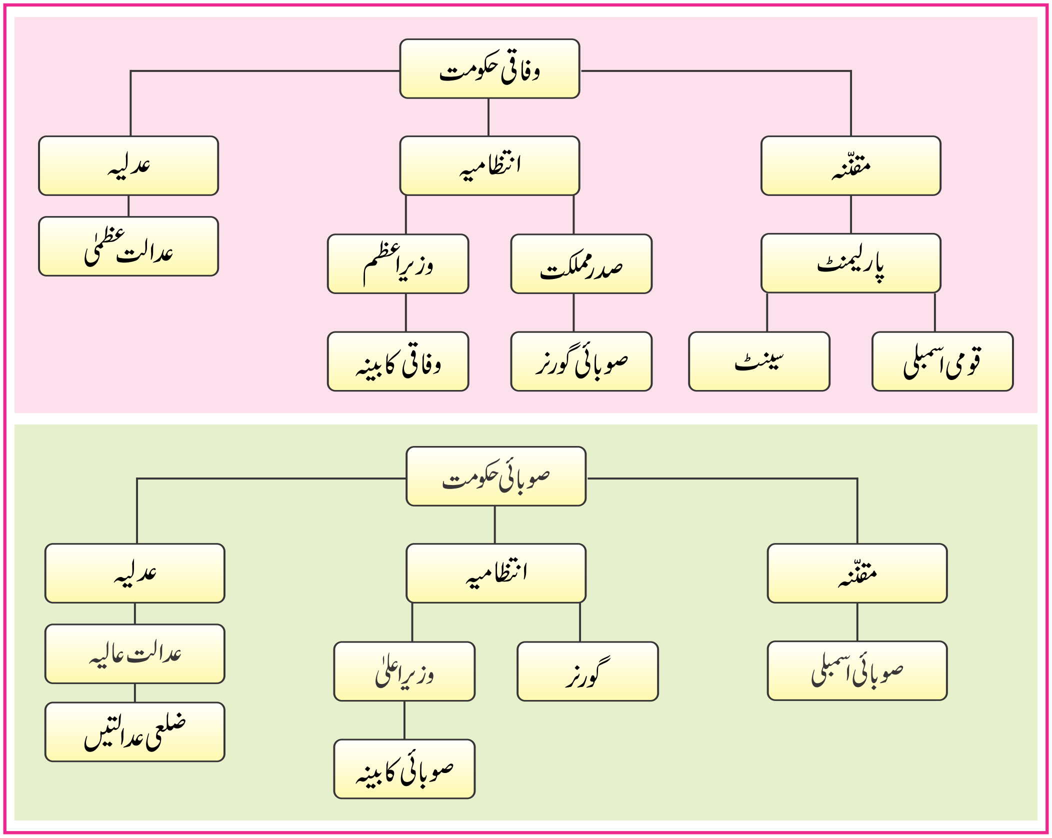

پارلیمنٹ کی ساخت

پارلیمنٹ مجلس شوریٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ دو ایوانوں، قومی اسمبلی اور سینٹ، پر مشتمل ہے:

1۔ قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کو ایوانِ زیریں بھی کہا جاتا ہے۔ اسکے ارکان کی کل تعداد 342 ہے۔ یہ ارکان ملک کے چاروں صوبوں اور اسلام آباد دارالحکومتی علاقے سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ مختلف علاقوں سے قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد آبادی کے تناسب پر ہے۔ قومی اسمبلی کے رکن کیلیئے عمر کی کم از کم حد 25 سال ہے۔ اسمبلی کے ارکان کا انتخاب 5 سال کے لیے ہوتا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس، اسلام آباد

پارلیمنٹ ہاؤس کا اندرونی منظر

2 ۔ سینٹ

سینٹ پارلیمنٹ کا ایوانِ بالا ہے۔ اس میں چاروں صوبوں کے ارکان کی تعداد برابر ہوتی ہے۔ سینٹ کے ارکان کی کل تعداد 104 ہے اور یہ براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب نہیں ہوتے، بلکہ قومی اسمبلی، چاروں صوبائی اسمبلیوں، اور اسلام آباد دارالحکومتی علاقے کے ارکانِ قومی اسمبلی اِنہیں منتخب کرتے ہیں۔ سینٹ کے ارکان 6 سال کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔ ہر 3 سال بعد آدھے ارکان سبکدوش ہو جاتے ہیں اور اُنکی جگہ نئے چُن لیے جاتے ہیں۔ گویا ہر 3 سال بعد سینٹ کے انتخابات ہوتے ہیں۔ سینٹ کا رکن بننے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 30 سال ہونا ضروری ہے۔

سینٹ ہال کا اندرونی منظر

سینٹ قومی اسمبلی کے منظور کردہ قوانین یا بجٹ کی چھان بین کرتی ہے اور پھر اُنہیں درست پائے تو منظور، ورنہ مسترد کر دیتی ہے۔

سرگرمی:

اُستاد طلبہ کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی تشکیل کے مختلف مراحل ترتیب وار بتائے۔ طلبہ یہ مراحل ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

پارلیمنٹ کے اختیارات

- ☆ پارلیمنٹ ریاست کیلئے نئے قوانین بناتی ہے یا موجودہ قوانین میں ترامیم کرتی ہے۔
- ☆ قومی اسمبلی وزیراعظم کا انتخاب کرتی ہے۔
- ☆ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اور صوبائی اسمبلیاں ملکر صدر مملکت کا انتخاب کرتے ہیں۔
- ☆ پارلیمنٹ کی رضامندی کے بغیر ملک کے عدالتی نظام میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی۔
- ☆ پارلیمنٹ ملک کے سالانہ مالیاتی بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔

پاکستان میں قانون سازی کے مراحل

1۔ بل کو غور و خوض کے بعد تیار کیا جاتا ہے۔	2۔ بل کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔	3۔ قانون و قواعد کی کمیٹی بل پر غور کرتی ہے۔
4۔ اسٹینڈنگ کمیٹی بل کا جائزہ لیتی ہے۔	5۔ قومی اسمبلی میں بل پر بحث ہوتی ہے۔	6۔ بل پر رائے شماری کرائی جاتی ہے۔
7۔ قومی اسمبلی میں منظور شدہ بل کو سینٹ میں پیش کیا جاتا ہے۔	8۔ سینٹ کی اسٹینڈنگ کمیٹی بل کا جائزہ لیتی ہے۔	9۔ سینٹ میں بل پر بحث ہوتی ہے۔
10۔ بل پر رائے شماری کرائی جاتی ہے۔	11۔ سینٹ سے منظور شدہ بل حتمی منظوری کے لیے صدر پاکستان کو پیش کیا جاتا ہے۔	12۔ صدر کے دستخط کے بعد بل ملک کا قانون بن جاتا ہے۔

صدرِ مملکت

ایوانِ صدر، اسلام آباد

ریاستِ پاکستان کا سربراہ صدر کہلاتا ہے۔ یہ پاکستان کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے۔ آئین کے رو سے صدرِ پاکستان کے عہدے کیلئے امیدوار کا مسلمان ہونا لازمی ہے اور اُسکی عمر کم از کم 45 سال ہونی چاہیے۔ صدر کے عہدے کی مدت 5 سال ہوتی ہے۔ صدرِ مملکت پارلیمنٹ کے تمام فیصلوں کی حتمی منظوری دیتا ہے۔

وزیرِاعظم

پاکستان میں عام انتخابات کے ذریعے قومی اسمبلی کے ارکان منتخب ہوتے ہیں۔ یہ ارکان اپنے میں سے کسی ایک کو وزیرِاعظم منتخب کرتے ہیں۔ وزیرِاعظم اپنے عہدے کا حلف لینے کے بعد کئی وزراء پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دیتا ہے جسے ''کابینہ'' کہا جاتا ہے۔ وزیرِاعظم اپنی کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ ریاست کے ہر محکمے کا الگ وزیر ہوتا ہے جو اپنے محکمے کی کارگزاری سے وزیرِاعظم کو آگاہ کرتا رہتا ہے اور اُن سے رہنمائی لیتا ہے۔ وزیرِاعظم قومی اسمبلی میں قائدِ ایوان کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سینٹ کو بھی جوابدہ ہوتا ہے۔ وزیرِاعظم کے عہدے کیلئے مسلمان اور 25 سال سے زائد عمر کا ہونا شرط ہے۔ چونکہ قومی اسمبلی کی مدت 5 سال ہے، لہٰذا وزیرِاعظم 5 سال تک اس عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا تعلق

پاکستان میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا اپنا اپنا دائرہ کار ہے۔ آئین کے تحت وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی نوعیت اس طرح کی ہے: ایک وہ شعبے ہیں جن میں کلی اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہوتے ہیں اور پارلیمنٹ ہی اُن کے بارے میں قانون سازی کی مجاز ہے۔ دوسری قسم ان شعبوں کی ہے جن میں صوبوں کو مکمل خودمختاری حاصل ہے۔ وفاقی بجٹ کی طرح ہر صوبائی حکومت کا اپنا بجٹ اور ترقیاتی پروگرام ہوتا ہے۔

پاکستان کے 1973ء کے آئین میں اٹھارویں ترمیم کرکے صوبوں کو مزید اختیارات اور داخلی خودمختاری دی گئی ہے۔صوبوں کے درمیان تعلقات اُستوار رکھنے کیلئے صوبائی رابطہ کمیشن بنایا گیا ہے۔مالیاتی کمیشن میں صوبوں کے درمیان مالیاتی تقسیم کے معاملات لائے جاتے ہیں۔

سیاسی جماعتوں کا کردار

سیاسی جماعتیں لوگوں کے منظّم گروہ ہوتے ہیں جو ریاست کا نظام بہتر طور سے چلانے کیلئے اپنے پروگرام رکھتی ہیں۔ ہر جماعت کی کوشش ہوتی ہے کہ عوام کی اکثریت کو اپنا ہمنوا بنا کر انتخابی عمل کے ذریعے اقتدار حاصل کرے اور ریاست کی ترقی کیلئے اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنائے۔ سیاسی جماعتیں جمہوریت کی روح ہوتی ہیں۔ ملک میں جمہوریت کی بقا اور کامیابی کیلئے مضبوط سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر ہے۔سیاسی جماعتیں عوام کی تربیت گاہیں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے مسائل کا شعور پاتی ہیں اور انہیں حل کرنے کیلئے منظّم جدوجہد کے قابل ہوتی ہیں۔

پاکستان کا عدالتی نظام

جمہوری نظام میں عدلیہ کا کردار نہایت اہم ہے۔شہریوں کے حقوق کی حفاظت عدلیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ ملک کے آئین کی تشریح کرنا، اداروں کے قواعد وضوابط کو پرکھنا اور لوگوں کے درمیان تنازعات کی صورت میں قانون کے مطابق فیصلے کرنا عدلیہ کے فرائض میں شامل ہے۔

پاکستان کا عدالتی ڈھانچہ مندرجہ ذیل تین سطح کی عدالتوں پر مشتمل ہے:

1۔ ضلعی عدالتیں

یہ عدالتیں ہر ضلع کی سطح پر ہوتی ہیں۔ اگر کوئی تنازعہ واقع ہو جائے تو سب سے پہلے ضلع عدالت میں مقدمہ کی سماعت کی جاتی ہے۔کسی ضلع عدالت کے فیصلے کے خلاف نظر ثانی کی اپیل متعلقہ صوبے کی ہائی کورٹ میں دائر کی جاسکتی ہے۔

2۔ ہائی کورٹس

ہائی کورٹس صوبائی سطح پر کام کر رہی ہیں۔ پاکستان کے چاروں صوبوں اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں ایک ایک ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) قائم ہے۔ یہ عدالتیں متعلقہ صوبوں کی دارالحکومتوں میں قائم ہیں۔ مثلاً صوبہ بلوچستان کی ہائی کورٹ اس صوبے کے صدر مقام ''کوئٹہ'' میں قائم ہے۔ ہائی کورٹ کا سربراہ چیف جسٹس کہلاتا ہے۔

بلوچستان ہائی کورٹ

3۔ سپریم کورٹ

پورے ملک میں ایک سپریم کورٹ ہے۔ اسے ملک کی تمام عدالتوں پر برتری حاصل ہے۔ اسکا فیصلہ آخری ہوتا ہے، یعنی اسکے فیصلے کے خلاف کسی اور عدالت میں اپیل نہیں جا سکتی۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر اسلام آباد میں واقع ہے۔ تاہم عوام کی سہولت کی خاطر اسکے ذیلی بینچ وقتاً فوقتاً ملک کے دیگر بڑے شہروں میں بھی عارضی طور پر قائم کیے جاتے ہیں۔ سپریم کورٹ کا سربراہ ''چیف جسٹس آف پاکستان'' کہلاتا ہے۔

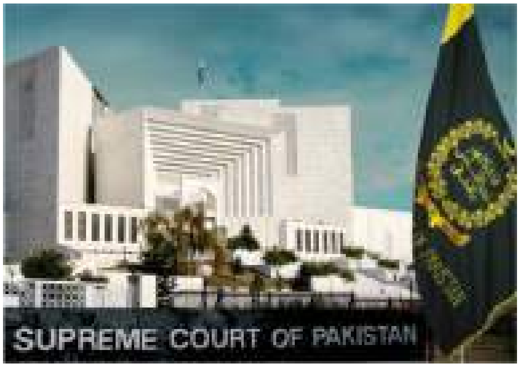

سپریم کورٹ آف پاکستان

سرگرمی:

طلبہ اپنے اساتذہ، والدین یا علاقے کے دوسرے لوگوں کی مدد سے اپنے علاقے میں کسی بڑے مسئلے کی نشاندہی کریں اور دیکھیں کہ قانون اُسے حل کرنے میں کس طرح مدد کر سکتا ہے۔

آئین

کسی ریاست کا آئین اُن بنیادی اُصولوں کا مجموعہ ہوتا ہے جن کے مطابق اُس ریاست کا نظم و نسق چلایا جاتا

ہے۔ آئین کے بغیر ریاست کا تصور ممکن نہیں۔ آئین کے مطابق طرزِ عمل اختیار کرنا ریاست کے ہر فرد اور ہر ادارے پر لازم ہے۔کوئی فرد یا ادارہ آئین سے بالاتر نہیں ہوتا۔ریاست کے تمام قوانین اور پالیسیاں ملکی آئین کی روشنی میں تیار ہوتی ہیں۔ آئین ریاست کے اندر انتشار اور گروہ بندی سے بچاتا ہے۔ آئین حکومت کے تین اہم اداروں مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے اختیارات وفرائض کا تعین کرتا ہے۔ آئین افراد کے شہری حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ آئین کی خلاف ورزی سنگین جرم ہے۔ ہر حکومت پر آئین سے وفاداری اور اُس کی پاسداری لازمی ہوتی ہے۔

شہری حقوق

بہتر زندگی گزارنے کے لیے عوام کو ریاست کی طرف سے جو سہولتیں درکار ہوتی ہیں اُنہیں ''شہری حقوق'' کہا جاتا ہے۔ ریاست ایسی سہولتیں مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور قانون کے ذریعے ان کا تحفظ کرتی ہے۔اس وقت ملک میں 1973ء کا آئین رائج ہے۔ آئین کی رو سے پاکستانی شہریوں کے چند اہم حقوق درج ذیل ہیں:

- ☆ بلا امتیاز تمام شہریوں کی جان و مال اور عزت وآبرو کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔
- ☆ ہر شہری کو مہذب انداز سے تحریر وتقریر کی آزادی ہے۔
- ☆ ہر شہری کو ملک بھر میں آمدورفت اور جائیداد خریدنے کا حق حاصل ہے۔
- ☆ ہر شہری اپنے مذہب وثقافت کی پیروی میں آزاد ہے۔
- ☆ تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور اُن پر قانون کا احترام لازم ہے۔
- ☆ ہر شہری کو جائز کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

سرگرمیاں:

-1 اُستاد طلبہ کو ایسے انسانی رویوں کی پہچان کرائے جو قانون کے احترام کا ذریعہ بنتے ہیں۔

-2 طلبہ اپنے اُستاد کی مدد سے دیہی آبادی کی مدد کے لیے کوئی منصوبہ (آبادی، ناخواندگی اور صفائی وغیرہ کے متعلق) تیار کریں۔

قومی مسائل حل کرنے کے طریقے

انسانی معاشرے میں لوگوں کے درمیان تھوڑی بہت کشمکش پیدا ہوتی رہتی ہے۔ایسے اختلافات معاشرے کی سماجی حالت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ افراد کے درمیان اختلافات کی طرح دو صوبوں، صوبوں اور وفاق، حتّٰی کہ دو ممالک

کے درمیان بھی اختلافات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اگر ملک کے اندر دو صوبوں، دو سیاسی جماعتوں یا اس طرح کے دیگر گروہوں کے بیچ کوئی ایسا مسئلہ جس سے پورے ملک کو سماجی، معاشی یا سیاسی طور پر نقصان پہنچ رہا ہو تو اسے قومی مسئلہ سمجھا جائے گا۔ ایسے مسائل حل کرنے کے درج ذیل طریقے زیادہ کامیاب ہیں:

1۔ باہمی بات چیت کا راستہ اپنا کر مسائل کا حل تلاش کرلینا چاہیے۔

2۔ مسائل حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متنازعہ فریقین میں باہمی خیرخواہی اور تعاون کا جذبہ پایا جاتا ہو۔

3۔ مسائل حل کرنے کا ایک طریقہ ''ثالثی کا طریقہ'' بھی ہے۔ اس عمل میں متنازعہ فریق کوئی ثالث مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ جو بھی فیصلہ کرے اسے دونوں فریق ماننے کے پابند ہوتے ہیں۔

4۔ اگر مندرجہ بالا حکمت عملیاں کارگر ثابت نہ ہوں تو عدالتوں سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے۔

ناخواندگی: ہمارا قومی مسئلہ

تعلیم انسان کا زیور ہے۔ جیسے زیور سے انسان خوبصورت دکھائی دیتا ہے، ایسے ہی تعلیم یافتہ شخص کو اپنے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے معاشرے میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عالم، یعنی تعلیم یافتہ کا ذکر فخر کے ساتھ ان الفاظ میں کیا ہے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ فاطر:۲۸)۔ ترجمہ: ''بے شک اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اُس سے زیادہ ڈرتے ہیں''۔ تعلیم کی اہمیت پر ہمارے پیارے نبی ﷺ کی مبارک احادیث بھی کثرت سے ہیں۔ ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔

پاکستان میں تعلیم کی کمی کا مسئلہ بہت گھمبیر ہے۔ یہ مسئلہ پاکستان کے ہر خطے میں ہے، اس لیے یہ ہمارا قومی مسئلہ ہے۔ اگرچہ ہر دور میں حکومت ملک میں خواندگی کی شرح بڑھانے کیلئے کوشاں رہی ہے تاہم حکومتوں کی یہ کوششیں ہمیشہ ناکافی ثابت ہوئی ہیں۔ ناخواندگی دور کرنے میں حکومت کے ساتھ ساتھ معاشرہ اور افراد بھی مفید کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اگر ہر پڑھا لکھا شخص اپنے پاس پڑوس میں چند ناخواندہ افراد کو رضاکارانہ طور پر پڑھنا لکھنا سکھا دے تو ملک سے ناخواندگی کی لعنت دور کرنے میں کامیابی یقینی ہے۔ اسی طرح سماجی تنظیموں کو چاہیے کہ تعلیمی اداروں کے قیام کیلئے معاشرے کو بیدار کریں۔ اگر مخیّر لوگ غریب والدین کو اُنکے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں مدد فراہم کریں تو یہ عمل ناخواندگی کے مسئلے کو حل کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ اکائی: وہ چیز جو اپنے تمام افعال ایک ہی انتظام کے تحت ایک مکمل جسم کے طور پر انجام دے۔

☆ پالیسی: منصوبہ۔ پروگرام۔ لائحہ عمل

☆ ثالث: وہ تیسرا شخص یا گروہ جو ایسے دو افراد یا گروہوں کے درمیان صلح کرائے جن کے بیچ کوئی جھگڑا چل رہا ہو۔

☆ رضا کار: بغیر کسی معاوضے یا تنخواہ کے کوئی خدمت فراہم کرنے والا شخص۔

☆ مخیّر لوگ: وہ لوگ جو مالدار ہوں اور خیر کے کاموں میں اپنا مال خرچ کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔

☆ قواعد وضوابط: قوانین

☆ نظرِ ثانی: کسی فیصلے پر دوبارہ غور وفکر۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- پاکستان کی قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ہے:

(الف) 224 (ب) 342

(ج) 442 (د) 495

ii- صوبے کی اعلیٰ عدالت ہے:

(الف) سپریم کورٹ (ب) ضلع عدالت

(ج) ہائی کورٹ (د) شرعی عدالت

iii- سینٹ کا رکن بننے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر ہونی چاہیے:

(الف) 30 سال (ب) 35 سال

(ج) 40 سال (د) 50 سال

iv- پاکستان کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے:

(الف) وزیر اعظم (ب) صدر

(ج) وزیر اعلیٰ (د) گورنر

v- سینٹ کے ارکان کتنے سال کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں؟

(الف) چار (ب) پانچ

(ج) چھے (د) سات

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i- آئین کیوں اہم ہوتا ہے؟

ii- سینٹ کے ارکان کا انتخاب کون کرتا ہے؟

iii- صدرِ پاکستان کے اہم اختیارات کیا ہیں؟

iv- پاکستان کی سب سے اعلیٰ عدالت کا نام بتائیں۔ نیز، اس کا سربراہ کیا کہلاتا ہے؟

v- ناخواندگی کو ختم کرنے کے لئے کوئی طریقہ تجویز کریں۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i- وزیراعظم کے انتخاب کا طریقِ کار اور اختیارات بیان کریں۔

ii- پارلیمنٹ کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

iii- جمہوری عمل میں سیاسی جماعتوں کا کردار بیان کریں۔

iv- اہم شہری حقوق کی ایک فہرست بنائیں۔

v- پاکستان کے کسی اہم قومی مسئلے پر مضمون لکھیں۔

سوال نمبر 4۔ خالی جگہیں دیئے گئے الفاظ میں سے پُر کریں۔

(تین، حلف، حقوق، نظام، آئین)

i- جمہوری نظام کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے سیاسی..................کا وجود ناگزیر ہے۔

ii- آج کے جدید دور میں ہر ریاست شہریوں کے بنیادی..................کو اپنے آئین میں شامل کرتی ہے۔

iii- کسی ریاست کا..........ان بنیادی اُصولوں کا مجموعہ ہوتا ہے جن کے مطابق اُس کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔

iv- سینٹ کے آدھے ارکان ہر.................. سال بعد سبکدوش ہوجاتے ہیں۔

v- وزیراعظم پاکستان اپنے عہدے کا..................لینے کے بعد اپنی کابینہ تشکیل دیتا ہے۔

سرگرمی:

i- اُستاد پاکستان کی پارلیمنٹ میں منتخب نمائندوں کے فرائض پر ایک مباحثے کا اہتمام کرائے۔

باب 6: ذرائع اطلاعات

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

★ مختلف ذرائع اطلاعات کی نشاندہی کر سکیں۔

★ عوامی اور غیر عوامی میڈیا میں فرق کر سکیں۔

★ مختلف ذرائع اطلاعات کے فوائد اور نقصانات کی نشاندہی کر سکیں۔

★ سیاسی عمل میں میڈیا کے کردار کی نشاندہی کر سکیں۔

★ متعلقہ اور غیر متعلقہ معلومات میں فرق کر سکیں۔

★ کسی اخبار یا نیوز رپورٹ کے کسی مضمون میں پیش کی گئیں مختلف آراء کے درمیان فرق کر سکیں۔

★ اشتہارات اور نیوز رپورٹس میں جانبداری کی نشاندہی کر سکیں۔

★ اخبار، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ سے حاصل کردہ معلومات کی وضاحت کر سکیں۔

★ اپنی جماعت کی سطح پر ایک اخبار تیار کر سکیں جو چند معلوماتی مضامین، اشتہارات، ایڈیٹوریلز، خبریں، موسمیاتی رپورٹ، کارٹون اور مزاحیہ خاکوں پر مشتمل ہو۔

★ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبار یا انٹرنیٹ کیلئے کسی موجودہ سماجی یا ماحولیاتی مسئلے کے حوالے سے کوئی عوامی پیغام مرتب کر سکیں۔

★ طلبہ ملکر اپنے سکول میں مقبول اور غیر مقبول ٹیلی ویژن پروگرام کے بارے میں معلومات لے سکیں اور پھر انہیں جدول، گراف اور چارٹ کی صورت میں منظّم کر کے دوسروں تک پہنچا سکیں۔

★ موجودہ دور میں اہم ترین ذریعہ اطلاعات کے حق میں دلائل دے سکیں۔

ذرائع اطلاعات کی اقسام

وہ ذرائع جن کے ذریعے لوگوں کے درمیان علم، ہنر، خبروں، پیغامات وغیرہ کا تبادلہ ہوتا ہے ذرائع اطلاعات (Means of Information) کہلاتے ہیں۔ ایسے ذرائع ہماری زندگی کے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور تفریحی شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ذرائع اطلاعات کو مجموعی طور پر میڈیا کہا جاتا ہے۔ طاقتور میڈیا ایک فلاحی ریاست کی بہتر کارکردگی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ میڈیا کی رہنمائی کی بدولت عوام میں سیاسی شعور اور قومی بیداری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

میڈیا کی دو بنیادی قسمیں ہیں: عوامی میڈیا اور غیر عوامی میڈیا

1۔ عوامی میڈیا (Mass Media)

وہ تمام ذرائع اطلاعات جن کے ذریعے شائع یا نشر ہونے والا مواد ہر شخص کے پڑھنے، دیکھنے اور سننے کیلئے ہو "عوامی میڈیا" کہلاتے ہیں۔ عوامی میڈیا کی مزید دو قسمیں ہیں:

i۔ چھاپ میڈیا (Print Media)

یہ وہ ذرائع اطلاعات ہیں جو ہمیں کاغذوں پر چھپے ہوئے ملتے ہیں اور انہیں پڑھ کر معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ مثلاً، کتابیں، اخبار، میگزین، رسالے وغیرہ۔

ii۔ برقی میڈیا (Electronic Media)

یہ ذرائع مخصوص برقی آلات کی صورت میں ہمیں اطلاعات فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ پر دستیاب عام معلومات وغیرہ۔

2۔ غیر عوامی یا شخصی میڈیا (Non-Mass or Personal Media)

ایسے ذرائع اطلاعات جو شخصی سطح پر پیغامات کے تبادلے کیلئے استعمال ہوتے ہیں "غیر عوامی میڈیا" کہلاتے ہیں۔ مثلاً ذاتی خطوط، ٹیلیفون، موبائل فون، انٹرنیٹ پر ای میل، وغیرہ۔ مطلب یہ کہ جن ذرائع سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے شخص کو اطلاعات فراہم کرے وہ غیر عوامی میڈیا ہے۔

غیر عوامی میڈیا کی بھی تحریری اور برقی دونوں صورتیں ہیں؛ خطوط تحریری میڈیا کی، جبکہ ٹیلیفون، موبائل فون اور

انٹرنیٹ برقی میڈیا کی مثالیں ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں!

جدید دور میں سوشل میڈیا کا چرچا ہے۔ یہ دراصل انٹرنیٹ کے مخصوص ویب سائٹس ہیں (مثلاً فیس بک، ٹوئٹر وغیرہ) جن کے ذریعے ہم خیال لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہو کر اپنے خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے سوشل میڈیا کا شمار غیر عوامی میڈیا میں کیا جاسکتا ہے۔

مختلف ذرائع اطلاعات کی خوبیاں اور خامیاں

1۔ کتب، اخبارات اور رسالے

اطلاعات کے یہ ذرائع انسانی تاریخ میں بہت طویل زمانے سے استعمال ہوتے آرہے ہیں۔ کتابیں حصول علم کا ایک عام ذریعہ ہیں جو شہروں اور دیہات دونوں میں تقریباً یکساں طور پر دستیاب ہوتا ہے۔ اخبارات بھی اطلاعات کا ایک ہردلعزیز اور نسبتاً سستا ذریعہ ہیں جو زیادہ تر روزانہ بنیادوں پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ملکی اور عالمی سیاسی اور معاشی حالات سے آگاہی، صنعت، کھیل، صحت اور زندگی کے دیگر معاملات میں عوام میں بیداری پیدا کرنے کیلئے اخبارات بہت کارآمد ہیں۔ اخبارات میں بچوں کی دلچسپی کیلئے خاص مضامین، لطیفے، شعروشاعری وغیرہ شامل کیے جاتے ہیں۔ اخبارات اور رسالوں میں مختلف قسم کے اشتہارات بھی چھاپے جاتے ہیں جو سماجی اور تجارتی سرگرمیوں کیلئے ضروری ہیں۔ پاکستان کے اخبارات میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت، مشرق، ڈان، ایکسپریس وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

اخبارات اور رسالے تازہ حالات و واقعات سے متعلق آگاہی دیتے ہیں، لہٰذا بعض خبریں پوری طرح درست بھی نہیں ہوتیں۔ ایسی خبروں سے عوام میں غلط فہمی اور بے چینی پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

کُتب

رسالہ

اخبارات

2۔ ریڈیو

ریڈیو

ایک اطالوی سائنسدان گگلیلمو مارکونی نے 1895ء میں ریڈیو ایجاد کیا۔ یہ ایک ایسا ذریعۂ اطلاعات ہے جو کسی تار وغیرہ کا محتاج نہیں، لہٰذا شہر و دیہات، گھر، دفتر، گاڑی، حتّٰی کہ ہر جگہ اور ہر حال میں آسانی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ریڈیو کے ذریعے ہم دنیا بھر کی خبروں، کھیلوں کے حال، تعلیمی مباحثوں اور دیگر نت نئ معلومات سے ہر وقت آگاہ رہ سکتے ہیں۔ ریڈیو سے قومی زبان ''اردو'' کے علاوہ علاقائی زبانوں میں بھی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ریڈیو نہ صرف ہمارے قومی مفادات کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر اُجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے بلکہ یہ تعلیم وتفریح کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ پاکستان میں ریڈیو کی نشریات کو ''پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن'' نامی ادارہ کنٹرول کرتا ہے۔

ریڈیو کے بہت سارے فوائد کے ساتھ ساتھ اسکی کچھ خامیاں بھی ہیں۔ مثلاً اخبارات ورسائل وغیرہ کے برعکس عوام کے پاس ریڈیو کی نشریات کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہوتا۔ ریڈیو کے ذریعے گمراہ کُن پراپیگنڈہ کر کے کسی معاشرے میں انتشار پیدا کرنا بھی بآسانی ممکن ہے کیونکہ اِسکے سامعین میں معاشرے کا ناخواندہ اور کم سیاسی شعور رکھنے والا طبقہ کثرت سے ہوتا ہے۔ خراب موسمی حالات بھی ریڈیو کی نشریات سننے میں خلل پیدا کرسکتی ہیں۔

3۔ ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن کو عام طور پر ٹی وی کہتے ہیں۔ یہ جدید دور کی ایک اہم ایجاد ہے۔ یہ نہ صرف تعلیم وتفریح کا دلچسپ ذریعہ ہے بلکہ یہ دنیا بھر میں لمحہ بہ لمحہ رونما ہونے والے واقعات اُنکی تصاویر سمیت دکھاتا ہے۔ ٹی وی حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسکی اطلاعات بہت جلدی لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ ٹی وی عوام کو ملکی اور بین الاقوامی سیاسی حالات اور معاشی میدان میں ہونے

والی ترقی کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔

پاکستان میں ٹیلی ویژن نشریات کا آغاز 26 نومبر، 1964ء کو لاہور سے کیا گیا۔ اب ملک میں کئی سرکاری چینلز کے ساتھ ساتھ بہت سارے نجی چینلز بھی کام کر رہے ہیں۔ سرکاری ٹی وی کا انتظام کرنے والا ادارہ "پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن (PTV)" کہلاتا ہے۔

ٹی وی کے استعمال کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ مثلاً کثرت سے ٹی وی دیکھنا، بالخصوص چھوٹی عمر میں، بینائی اور دماغی صحت کیلئے نقصان دہ ہے۔ اگر طلبہ زیادہ وقت ٹی وی دیکھیں گے تو اس سے اُنکی نصابی سرگرمیوں میں کمی آئے گی جو امتحانات میں نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ اپنا فارغ وقت زیادہ تر ٹی وی دیکھتے رہنے کی بجائے ہمیں سیر و تفریح اور ورزش میں گزارنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں!

ایک امریکی سائنسدان فیلو فارنزورتھ (Philo Farnsworth) نے 7 ستمبر 1927ء کو دنیا کے سامنے ٹیلی ویژن سیٹ مکمل صورت میں پیش کیا۔

4۔ کمپیوٹر و انٹرنیٹ

طلبہ کمپیوٹر استعمال کرتے ہوئے

کمپیوٹر بیسویں صدی کی اہم ترین ایجاد ہے۔ اسکی مدد سے بے شمار کام کم وقت میں کر لیے جاتے ہیں۔ اس کا استعمال انٹرنیٹ کی صورت میں بھی ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک دوسرے سے مربوط کمپیوٹرز پر مشتمل وسیع نظام کو انٹرنیٹ کہتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ہم گھر بیٹھے دنیا بھر میں لوگوں سے رابطے میں رہ سکتے ہیں اور پیغامات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی یہ سہولت "ای میل (E.mail)" کہلاتی ہے۔ آج کل انٹرنیٹ پر ویڈیو کانفرنس کے ذریعے مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے لوگ آپس میں کسی مسئلے پر بات چیت بھی کر سکتے ہیں۔ اس دوران نہ صرف وہ ایک دوسرے کی آواز سن سکتے ہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ نے جہاں اطلاعات کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے، وہاں اِسکے استعمال میں کچھ خطرات بھی ہیں۔ مثلاً انٹرنیٹ پر بے مقصد دوستیاں بنانے اور گپ شپ (Chatting) سے بالخصوص طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ جب کسی شخص یا ادارے کا کمپیوٹر انٹرنیٹ سے منسلک ہوتا ہے تو اُس میں موجود معلومات کو چوری ہونے سے محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔

5۔ٹیلیفون/موبائل فون

موبائل فون

ٹیلی فون

ایک برطانوی سائنسدان الیگزینڈر گراہم بیل نے 1875ء میں ٹیلیفون ایجاد کیا۔ ایک شخصی ذریعۂ اطلاعات کے طور پر یہ آلہ سب سے زیادہ مقبول ہے۔ ٹیلیفون نے گویا لوگوں کے درمیان فاصلے مٹا دیے ہیں۔ ہم اِسکے ذریعے دنیا کے ہر ملک میں لوگوں سے فوری رابطہ کر سکتے ہیں۔ ٹیلیفون کی جدید صورت موبائل فون ہے جسکے فوائد ٹیلیفون سے بھی زیادہ ہیں۔ اسے چونکہ تار سے جوڑا نہیں جاتا لہٰذا لوگ چلتے پھرتے ہر جگہ اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ موبائل فون ہنگامی حالات میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف ریڈیو کی نشریات سنی جا سکتی ہیں بلکہ انٹرنیٹ بھی بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ٹیلیفون یا موبائل فون کا استعمال بھی مسائل سے خالی نہیں۔ اگر گاڑی چلاتے وقت ڈرائیور موبائل فون کے استعمال سے اجتناب نہ کرے تو خطرناک حادثات بھی واقع ہو سکتے ہیں۔ ماہرینِ طب نے تحقیق کی ہے کہ موبائل فون کا زیادہ سننا یا جسم کے حساس اعضاء کے قریب رکھنا مختلف بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے۔

سرگرمی:

استاد کلاس کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے موبائل فون کے فوائد و نقصانات پر مباحثہ کروائے۔

سیاسی عمل میں میڈیا کا کردار

سیاسی عمل میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہے۔ اخبارات سے لیکر ٹی وی اور انٹرنیٹ تک میڈیا کا ہر شعبہ دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں کو روزمرہ کے حالات و واقعات سے لمحہ بہ لمحہ آگاہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ میڈیا پر خبروں کے علاوہ مختلف

شعبوں کے ماہرین کے بیانات اور تبصرے شائع اور نشر ہوتے ہیں جو عوام میں گردوپیش کے حالات کے بارے میں شعور کی بیداری کا ذریعہ ہیں۔ کسی سیاسی عمل کی سب سے بڑی علامت انتخابات ہیں۔ اس میدان میں میڈیا ہی عوام اور انتخابی امیدواروں یا حکمرانوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں بھی میڈیا کے تمام ذرائع ملک کے سیاسی عمل پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ میڈیا عوام کے مفادات کی محافظ ہے۔ اس ضمن میں پاکستانی میڈیا لوگوں کی خوشحالی اور امن وامان کیلئے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

سرگرمی:

طلبہ استاد کی مدد سے ایک سوالنامہ تیار کر کے اپنے سکول میں پاکستان ٹیلی وژن کی طرف سے موجودہ جاری مقبول ترین اور غیر مقبول ترین پروگرام کے بارے میں سروے کریں۔ اور پھر اِس سروے سے حاصل شدہ اعداد و شمار کا جدول اور موزوں گراف تیار کریں۔

متعلقہ اور غیر متعلقہ معلومات

معلومات کا حصول ایک اچھی بات ہے۔ تاہم یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جو معلومات حاصل کی جارہی ہیں وہ کسی مخصوص شخص کیلئے کار آمد بھی ہیں یا نہیں۔ اس لحاظ سے معلومات کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: متعلقہ اور غیر متعلقہ معلومات۔

1۔ متعلقہ معلومات

ایسی معلومات جو کسی مسئلے کو سمجھنے یا حل کرنے کی جانب رہنمائی کر سکتی ہوں متعلقہ معلومات کہلاتی ہیں۔ مثلاً سکول کے سطح کے ایک طالبِ علم کیلئے مختلف ذرائع اطلاعات سے ایسی معلومات حاصل کرنی چاہئیں جو اُس کیلئے اپنے نصابی مضامین کو سمجھنے میں مددگار رہوں تاکہ وہ امتحانات میں اچھے نمبر لیکر عملی زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکے۔

2۔ غیر متعلقہ معلومات

ایسی معلومات جو کسی مسئلے کو سمجھنے یا حل کرنے کی جانب رہنمائی نہیں کرتیں غیر متعلقہ معلومات کہلاتی ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مسئلے پر گفتگو یا تحریر کے دوران اصل موضوع سے ہٹ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرے تو یہ بھی غیر متعلقہ معلومات ہوں گی۔ مثلاً بعض اوقات طلبہ پرچہ حل کرتے ہوئے موضوع کے مطابق جامع جواب دینے کی بجائے غیر متعلقہ باتوں سے جواب کو خواہ مخواہ طول دیتے ہیں۔ اس سے نہ صرف وہ سارے سوالات حل کرنے سے قاصر رہتے ہیں بلکہ نمبر بھی کم حاصل کرتے ہیں۔

اخباری مضمون اور رپورٹ میں فرق

ایک اخبار میں روزمرّہ کی خبروں سے ہٹ کر کسی تازہ اُبھرتی ہوئی کہانی پر تفصیلی تبصرہ اخباری مضمون (News Article) کہلاتا ہے۔ایک اخباری مضمون زیرِ بحث کہانی کے کرداروں،چشم دید گواہوں،متاثرین کے بیانات اورتصاویر وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اِسمیں لکھنے والے کی اپنی سمجھ بوجھ اور رائے بھی شامل ہوسکتی ہے۔اخباری مضامین میں حالات وواقعات کوزمانہ وارترتیب پر بیان کرنا بھی ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ لکھنے والا مختلف لوگوں کی رائے اور اپنی معلومات کو اس طور سے ترتیب دیتا ہے کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بھی قائم رہے اور وہ ساری بحث سے کوئی مفہوم بھی اخذ کر سکے۔

اخباری رپورٹ (News Report) میں کسی واقعے، حادثے یا صورت حال کو زمینی حقائق کے مطابق ہو بہو پیش کیا جاتا ہے۔رپورٹ لکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی طرف سے اسمیں کچھ بھی شامل نہ کرے،یعنی کوئی ذاتی رائے نہ دے۔اخباری رپورٹ زیرِ بحث واقعے کو اُسکے آغاز سے انجام تک زمانہ وارترتیب سے بیان کرے گا اور کسی بھی اہم کڑی کو نظرانداز نہیں کرے گا۔البتہ اخباری رپورٹ میں بھی متاثرین کے مشاہدات اور جذبات کو پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں ممکن ہو،زمینی حالات کی تصاویر بھی فراہم کی جاتی ہیں۔اسکی مثالیں زلزلوں یا سیلاب وغیرہ پر اخباری رپورٹیں ہیں۔

سرگرمی:

استاد کی نگرانی میں طلبہ ایسی کسی اہم تازہ خبر پر تبصرہ کریں جو اخبارات، ریڈیو،ٹی وی یا انٹرنیٹ کے ذریعے منظر عام پر آئی ہو۔

اشتہارات اور اخباری رپورٹ میں جانبداری کی پہچان

اشتہار سے مُراد عوامی میڈیا کے ذریعے کسی شئے، خدمت، روزگار، منصوبے وغیرہ کا اعلان ہے تاکہ لوگوں کی توجہ اِنکی جانب کی جاسکے۔اشتہارات کا فائدہ عوام کیلئے یہ ہے کہ اُنہیں اپنی ضرورت کی چیزوں کے حصول کے ذرائع معلوم ہو جاتے ہیں۔اسی طرح اشتہارات کے ذریعے حکومت عوام کو شجرکاری مہموں، حفاظتی قطروں، ٹیکوں وغیرہ کی جانب راغب کرتی ہے۔یہ سب باتیں معاشرے کیلئے بہت مفید ہیں۔البتہ اشتہارات میں غلط بیانی اور جانبداری بھی ہوسکتی ہے۔مثلاً بعض مصنوعات حقیقت میں اتنی مفید نہیں ہوتیں جتنا اشتہارات میں اُنہیں بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

اخباری رپورٹوں میں بھی جانبداری برتی جاسکتی ہے۔ مثلاً جب کسی جگہ کوئی آفت آتی ہے تو حکومت متاثرین کی مدد کیلئے اقدامات کرتی ہے۔ ان اقدامات سے متاثرین کی ایک بڑی تعداد مستفید ہوجاتی ہے، تاہم کچھ علاقے ایسے بھی ہوتے ہیں جہاں ابھی تک خاطرخواہ حکومتی امداد نہیں پہنچی ہوتی۔ ایسے مواقع پر اخباری رپورٹر اس طرح سے جانبداری کرتے ہیں کہ وہ اُن لوگوں کے جذبات تو ریکارڈ نہیں کرتے جو حکومتی امداد سے مطمئن ہوتے ہیں مگر امداد نہ ملنے والوں کی آہ و پکار بہت اُچھالتے ہیں۔

سرگرمی:

طلبہ اُستاد کی مدد سے اپنی کلاس کی سطح پر ایک چھوٹا اخبار مرتب کریں اور اسمیں انفرادی یا اجتماعی طور سے اخبار کے بعض بنیادی اجزاء، جیسے معلوماتی مضامین، اشتہارات، اداریے (ایڈیٹوریل) خبریں، موسمی رپورٹ، کارٹون، مزاحیہ خاکے وغیرہ شامل کریں۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ **فلاحی ریاست:** ایسی ریاست جو شہریوں کو انکے بنیادی حقوق، جیسے تعلیم، حفاظت، انصاف، روزگار وغیرہ کی فراہمی کا انتظام کرتی ہو۔

☆ **برقی آلات:** بجلی کی توانائی سے چلنے والی مشینیں۔

☆ **اطالوی:** اٹلی کو اہلِ عرب اطالیہ کہتے ہیں اور یہی لفظ اردو میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اٹلی کا باشندہ۔

☆ **صدر دفتر:** کسی ادارے کا وہ دفتر جہاں اُس کا سربراہ، یعنی سب سے اعلیٰ افسر بیٹھتا ہے۔

☆ **نصابی سرگرمیاں:** کسی طالبعلم کا اپنے سکول کا کام کرنا۔ اپنے نصاب کے مطابق امتحان کی تیاری کرنا۔

☆ **نجکاری:** حکومت کا کسی ایسے ادارے کو جو سرکاری انتظام کے تحت چل رہا ہو نجی، یعنی پرائیویٹ لوگوں کو چند شرائط کے تحت بیچ دینا۔

☆ **وڈیو کانفرنس:** جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دُور بیٹھے کئی افراد کے درمیان کسی مسئلے پر ایسی گفتگو جس میں وہ سب ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہرسوال کے چار جواب دیے گئے ہیں ، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک دوسرے سے مربوط کمپیوٹرز پر مشتمل وسیع نظام کہلاتا ہے:

(الف) انٹرنیٹ　　(ب) موبائل فون

(ج) فیکس مشین　　(د) ریڈیو

ii- ریڈیو کے موجد کا نام ہے:

(الف) نیوٹن　　(ب) گگلیمو مارکونی

(ج) اینڈرسن　　(د) الیگزینڈر فلیمنگ

iii- 26 نومبر 1964ء کو لاہور سے کس چیز کا آغاز ہوا؟

(الف) پاکستان ریلوے　　(ب) پاکستان ٹیلی ویژن

(ج) ریڈیو پاکستان　　(د) ٹیلیفون سروس

iv- وہ معلومات جو کسی مسئلے کو سمجھنے یا حل کرنے کی جانب رہنمائی کر سکتی ہوں کیا کہلاتی ہیں؟

(الف) خبریں　　(ب) اخباری مضمون

(ج) متعلقہ معلومات　　(د) عوامی میڈیا

v- کسی اخبار میں کسی تازہ اُبھرتی ہوئی کہانی پر تفصیلی تبصرہ کہلاتا ہے:

(الف) اخباری مضمون　　(ب) اخباری رپورٹ

(ج) میڈیا　　(د) عوامی رائے

سوال نمبر2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i- غیر متعلقہ معلومات سے کیا مُراد ہے؟

ii- انٹرنیٹ کسے کہتے ہیں؟

iii- پاکستان ٹیلی وژن کا آغاز کب اور کہاں سے ہوا؟

iv- طلبہ کیلئے متعلقہ معلومات کیا ہو سکتی ہیں؟

v- موبائل فون کے استعمال میں کیا نقصانات ممکن ہیں؟

سوال نمبر3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i- میڈیا سے کیا مُراد ہے؟ نیز، اسکی اقسام بتائیں۔

ii- سیاسی عمل میں میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

iii- کوئی سے دو ذرائع اطلاعات کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کریں۔

iv- اشتہارات اور اخباری رپورٹ میں جانبداری کس طرح سے ممکن ہے؟

v- اخباری رپورٹ اور اخباری مضمون میں فرق بتائیں۔

سرگرمی:

طلبہ ملک میں بجلی چوری کے خلاف اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن یا انٹرنیٹ کے ذریعے تشہیر کے لیے ایک عوامی پیغام مرتب کریں۔

باب 7: ثقافت

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

★ پاکستان میں بسنے والے مختلف ثقافتی گروہوں کی نشاندہی کرسکیں۔
★ مختلف ثقافتوں میں موجود مشترک خصوصیات کی پہچان کرسکیں۔
★ پاکستان کے ثقافتی تنوع (دستکاریاں، زبانیں، تہوار، لباس، خوراک اور اہم واقعات) کو بیان کرسکیں۔
★ مخلوط ثقافتی معاشرے کے فوائد جان سکیں۔
★ پاکستان کی ثقافت کا کسی اور ملک کی ثقافت سے موازنہ (مماثلت و فرق) کرسکیں۔
★ بچوں کو مہذب شہری بنانے کے اہم اداروں (مذہبی ادارے، خاندان، سکول وغیرہ) کی شناخت کرسکیں۔
★ ان طریقوں کی فہرست بتاسکیں جنکے ذریعے خاندان اپنے بچوں کو اپنی ثقافت سے روشناس کراتے ہیں۔
★ مثالوں سے واضح کرسکیں کہ نئے نظریات قبول کرنے سے ثقافت کیسے تبدیل ہوتی ہے۔
★ سمجھ سکیں کہ لوگوں کے اقدار میں فرق پایا جاتا ہے۔
★ اقدار کو متاثر کرنے والے عوامل (ثقافت، تعلیم، مذہب وغیرہ) کی نشاندہی کرسکیں۔
★ اپنی ذاتی اقدار بیان کرسکیں اور بتاسکیں کہ یہ اقدار انہیں کیسے حاصل ہوئیں۔
★ موجودہ حالات سے اقدار کی نشاندہی کرسکیں۔
★ اُن بنیادی اقدار کو جان سکیں جو اُنکے تمام رویوں کو تشکیل دیتی ہیں۔
★ سمجھ سکیں کہ اقدار کے فرق کی وجہ سے کسی ایک جیسی صورت حال میں مختلف لوگ مختلف ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔

ثقافت کی تعریف

ثقافت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے ''تہذیب، طرزِ زندگی''۔ ماہرین ثقافت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''کسی انسانی معاشرے کے ہر قسم کے رسم و رواج، علوم و فنون، عقائد و نظریات، پیشے اور زیرِ استعمال چیزیں جو اُس میں نسل در نسل چلی آ رہی ہوں اُس کی ثقافت کہلاتی ہے۔''

پاکستان میں بڑے ثقافتی گروہ

مجموعی طور پر پاکستانی قوم کی ثقافت میں زیادہ فرق نہیں۔ تاہم آب و ہوا اور زمینی خدوخال وغیرہ کے فرق کی وجہ سے کچھ ثقافتی تنوع پایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ملک میں چھ بڑے ثقافتی گروہ ہیں: بلوچ، پشتون، سندھی، پنجابی، بلتی اور کشمیری۔ یہ تمام ثقافتیں ملک بھر میں تقریباً ہر جگہ مخلوط طور پر پائی جاتی ہیں، البتہ ہر ایک کا اپنا مرکزی علاقہ بھی ہے۔ خانہ بدوش طرزِ زندگی کے ساتھ گلہ بانی بلوچوں کی روایت رہی ہے۔ ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا ہے جسکا بہت احترام کیا جاتا ہے۔ پشتون لوگ تجارت، زراعت اور گلہ بانی کے علاوہ ملک کے دفاعی اداروں میں بھی کثرت کے ساتھ خدمات انجام دیتے ہیں۔ زراعت اور صنعت و حرفت سندھی ثقافت کے نمایاں خدوخال ہیں۔ پنجاب کا علاقہ زراعت اور صنعتوں کیلئے پورے پاکستان میں نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب کے لوگ زیادہ تر زراعت پیشہ اور صنعت کار ہیں۔ بلتی ثقافت کا مرکز گلگت بلتستان اور چترال کے علاقہ جات ہیں، جبکہ کشمیری ثقافت کا رنگ آزاد جموں و کشمیر کے علاوہ پاکستان کے ہزارہ ڈویژن اور سطح مرتفع پوٹھوہار کے بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ دونوں ثقافتی گروہ زیادہ تر سیاحتی خدمات اور جنگلات سے متعلق پیشوں سے وابستہ ہیں۔

پاکستانی ثقافتوں میں مشترک خصوصیات

کسی معاشرے کے رہن سہن کے طریقے ثقافت کے زمرے میں آتے ہیں۔ چونکہ پاکستان کی زیادہ تر آبادی مسلمان ہے، لہٰذا یہاں کے تمام علاقوں کی ثقافت میں بہت سی خصوصیات مشترک ہیں۔ مثلاً:

i۔ ملک بھر میں لوگوں کے رسم و رواج سادہ ہیں اور اُن میں اسلامی اقدار کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ii۔ ملک بھر میں خاندانی نظام مضبوط ہے۔ بزرگوں کا احترام کیا جاتا ہے۔

iii۔ مہمان نوازی کو ہر جگہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

iv۔ دوستوں اور رشتہ داروں کا ملنا جلنا اور باہمی ضرورتوں کو پورا کرنا پاکستانی ثقافت کی ایک اہم مشترک خصوصیت ہے۔

v۔ لباس میں شلوار قمیض کا استعمال عام ہے۔ خواتین سر پر دوپٹہ بھی اوڑھتی ہیں۔

vi۔ اناج میں گندم کی چپاتی اور چاول کا استعمال زیادہ ہے۔

مختلف ثقافتیں جب طویل عرصے تک ساتھ ساتھ رہیں تو ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں بسنے والے لوگوں کے اکثر طور طریقے ایک جیسے ہوتے ہیں۔

پاکستان میں ثقافتی تنوع

1۔ دستکاریاں

پاکستان کے مختلف علاقوں میں دستکاری سے بہترین اشیاء تیار کی جا رہی ہیں جو اپنے ملک کے علاوہ بین الاقوامی منڈی میں بھی بہت مقبول ہیں۔ اِن اشیاء میں بلوچی کڑھائی، سندھی اجرک اور ٹوپیاں، حیدرآبادی چوڑیاں، پشاوری قالین اور جوتے، اونٹ کی کھال سے بنے ملتانی لیمپ، مٹی سے بنے گجراتی ظروف، کھیلوں کا سیالکوٹی سامان، کمالیہ کا کھدر، چترالی پٹی سے بنی ٹوپیاں اور واسکٹ، کشمیری شال، لکڑی، بید، اور پیتل سے بنی اشیاء وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

بلوچی کڑھائی

سندھی اجرک

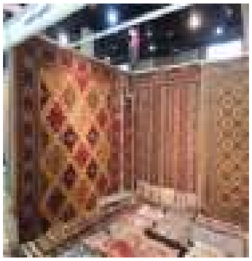
پشاوری قالین

ملتانی لیمپ

2۔ زبانیں

زبانیں قومی رابطے اور ہم آہنگی کا بنیادی ذریعہ ہوتی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں کئی زبانیں بولی جا رہی ہیں جو ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔ انگریزی پاکستان کی سرکاری اور اردو قومی زبان ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب زبانیں علاقائی زبانیں کہلاتی ہیں۔ علاقائی زبانوں میں بلوچی، براہوی، پشتو، سندھی، پنجابی، سرائیکی، ہندکو وغیرہ زیادہ اہم ہیں۔

3۔ تہوار

خوشی یا عقیدت کے وہ دن جنہیں ہر سال منایا جاتا ہے"تہوار" کہلاتے ہیں۔ تہوار دو طرح کے ہوتے ہیں: مذہبی تہوار اور قومی تہوار۔ پاکستان میں مسلمانوں کے مذہبی تہوار عید الفطر اور عید الاضحیٰ وغیرہ ہیں، جبکہ غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کرسمس، بیساکھی اور دیوالی وغیرہ ہیں۔ ہمارے قومی تہواروں میں یومِ پاکستان، جشنِ آزادی، یومِ تکبیر وغیرہ شامل ہیں۔

عید الفطر کا ایک منظر

کرسمس کا ایک منظر

جشنِ آزادئ پاکستان

4۔ لباس

پاکستان کا قومی لباس

پاکستان بھر میں شلوار قمیض پر مشتمل لباس کا عام رواج ہے۔ تاہم ملک کی آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے لباس کی ساخت میں کچھ فرق بھی ہے۔ صوبہ بلوچستان میں بلوچ قبائل کے مرد قمیض کے ساتھ زیادہ گھیر دار شلوار استعمال کرتے ہیں؛ خواتین شیشے کی کڑھائی والی قمیض اور دوپٹہ استعمال کرتی ہیں۔ یہاں پشتون قبائل کے مرد عام طور پر شلوار قمیض پہنتے ہیں۔ اس کے علاوہ لمبی قمیض والا لباس بھی پہنتے ہیں جسے "پوشتین" کہتے ہیں؛ خواتین کڑھائی دار فراک والی قمیض اور بڑا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں۔ خیبر پختونخوا میں شلوار قمیض، واسکٹ، پگڑی اور چادر استعمال کی جاتی ہے۔ پنجاب کے لوگ شلوار قمیض اور دھوتی کُرتہ استعمال کرتے ہیں۔ سندھ میں مرد شلوار قمیض، سندھی ٹوپی اور اجرک کا استعمال کرتے ہیں جبکہ خواتین عام طور پر سندھی کڑھائی کی بنی ہوئی شلوار قمیض استعمال کرتی ہیں۔ گلگت بلتستان کے لوگوں کا امتیازی لباس واسکٹ اور چترالی ٹوپی ہے۔

یاد رکھئے!

پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیض، قومی کھیل ہاکی، قومی پھول چنبیلی، قومی پرندہ چکور اور قومی جانور مارخور ہے۔

5۔ خوراک

قدرتی ماحول کے مطابق پاکستان کے مختلف علاقوں کی خوراک میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ پاکستانیوں کی عام خوراک گندم کی روٹی ہے۔ چاول اور چائے کا استعمال بھی عام ہے۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لوگ گوشت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ بلوچستان کی سجی اور خیبر پختونخوا کا نمکین روسٹ اور چپلی کباب بہت مشہور ہیں۔ ان دونوں صوبوں میں سبزیوں، دال، خشک میوہ جات اور تازہ پھلوں کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ اور پنجاب کے لوگ دودھ، لسی، گنے کا رس، دہی بھلے، فروٹ چاٹ، سبزیاں، دال، مچھلی اور برگر شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ سندھ کی بریانی اور پنجاب کی نہاری اور حلیم مشہور ہیں۔ گلگت بلتستان میں تازہ پھل اور مکئی کی روٹی بہت پسند کی جاتی ہے۔

بلوچستان کی سجی

سندھی بریانی

پشاوری چپلی کباب

لاہوری چرغہ

مخلوط ثقافت کے فائدے

جب کسی علاقے میں کئی مختلف ثقافتی گروہ مل جل کر رہتے ہوں تو اِسے ''مخلوط ثقافت'' کہتے ہیں۔ مخلوط ثقافت کے کئی فائدے ہیں۔ یہ کسی علاقے میں لوگوں کے رہن سہن میں سہولت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس جو علوم اور ٹیکنالوجی ہے یہ بھی مختلف ثقافتوں کے اثرات سے گزر کر اس مقام تک پہنچی ہے۔ مخلوط ثقافت میں رہنے والے لوگ نہ صرف ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں بلکہ ان میں تحمل اور برداشت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس سے لوگوں میں ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے جو معاشرے کی ترقی کیلئے بہت ضروری اور مفید ہے۔

پاکستانی ثقافت کا کسی دوسرے ملک کی ثقافت سے موازنہ

اگر ہم اپنے ملک کی ثقافت کا موازنہ کسی دوسرے ملک کی ثقافت سے کریں تو ان میں فرق اور مماثلت دونوں نظر آئیں گے۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ اقوام کی ثقافت کی تشکیل میں مذہب، تاریخ اور ماحول (آب و ہوا، سطح زمین کے خدوخال، پیداوار، ٹیکنالوجی وغیرہ) کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ ذیل میں پاکستان اور بھارت کی ثقافتوں کا موازنہ پیش کیا گیا ہے:

پاکستان اور بھارت کی ثقافتوں کا موازنہ

☆ پاکستانی لوگوں کے رسم و رواج اسلامی احکام کے تحت تشکیل پائے ہیں اور مساوات پر مبنی ہیں جبکہ بھارتی لوگوں میں ذات پات کا رواج ہے۔

☆ پاکستان میں مرد و خواتین دونوں میں شلوار قمیض پہننے کا رواج زیادہ ہے جبکہ بھارت میں زیادہ تر مرد دھوتی کرتہ پہننا پسند کرتے ہیں اور خواتین ساڑھی استعمال کرتی ہیں۔

☆ دونوں ممالک میں گندم، چاول اور دودھ لسی وغیرہ مرغوب غذائیں ہیں۔ البتہ پاکستان میں گوشت کا استعمال زیادہ ہوتا ہے جبکہ بھارت کے لوگ زیادہ تر سبزی کا استعمال کرتے ہیں۔

☆ دونوں ممالک میں زبانوں کا فرق بھی کافی ہے۔ پاکستان میں اردو قومی زبان ہے جبکہ بھارت میں بنیادی زبان ہندی ہے۔ اگرچہ وہاں بعض علاقوں میں اردو زبان بھی بولی جاتی ہے مگر اُسکا رسم الخط پاکستانی اردو سے مختلف ہے۔

☆ پاکستان اور بھارت میں بعض سماجی اقدار ایک جیسی ہیں۔ مثلاً دونوں جگہ مشترک خاندان کا رواج ہے۔ دونوں جگہ تنازعات حل کرنے کا بنیادی ادارہ پنچائت ہے۔ پنچائت کے طریقے کو پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے، جیسے جرگہ، مرکہ، میڑھ وغیرہ۔ اس طریقے میں متنازعہ فریق اپنا مسئلہ اپنے خاندان یا علاقے کے معتبرین کے سامنے رکھتے ہیں اور پھر اُنکا فیصلہ قبول کرتے ہیں۔

بچوں کی سماجی تربیت کے ادارے

سماج سے مُراد لوگوں کے درمیان ایسا تعلق ہے جسکے تحت وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کاموں سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔ سماج کو معاشرہ بھی کہتے ہیں۔ بچوں کی سماجی تربیت کا مطلب یہ ہے کہ

اُنہیں وہ تمام اقدار، عادات، عقائد اور ایسے طور طریقے سکھائے جائیں جو اُس معاشرے کی ثقافت کا حصہ ہوں۔ سماجی تربیت سے بچوں کو ایک مہذب اور مفید شہری بنایا جاتا ہے۔

درج ذیل ادارے بچوں کی سماجی تربیت میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں:

1۔ مذہبی ادارے

ہم جانتے ہیں کہ کسی قوم کی ثقافت پر اُسکے مذہب کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام مذاہب لوگوں کے ساتھ ہر لحاظ سے اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک معاشرے میں ہمارے مذہبی ادارے بچوں کی سماجی تربیت میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً جب بچہ اپنے والد یا بڑے بھائیوں کے ساتھ مسجد، مندر یا چرچ وغیرہ جاتا ہے تو وہاں وہ نہ صرف مذہبی تعلیمات سیکھتا ہے بلکہ اُسے مذہبی اداروں کی تعظیم اور بڑوں کا احترام بھی سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح ان اداروں میں وہ احکامات بھی سکھائے جاتے ہیں جو سچ بولنے، صاف ستھرا رہنے، مہمانوں کی خدمت، کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال نہ کرنے، کسی کی غیبت اور چغلی نہ کرنے وغیرہ سے متعلق ہیں۔

2۔ خاندان

بچے کے خاندان سے مُراد اُسکے والدین، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ ہیں۔ یہ سب لوگ بچوں کی سماجی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ کہاوت ہے کہ بچوں کی تربیت ماں کی گود سے شروع ہوتی ہے۔ والدین اور بڑے بہن بھائی بچے کو بسم اللہ اور کلمہ طیبہ سکھاتے ہیں۔ بچے کو دائیں ہاتھ سے کھانا، کھانے سے پہلے اور اُسکے بعد ہاتھ منہ دھونا اور مسواک کرنا، بڑوں کو سلام کرنا، رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی اُٹھنا وغیرہ جیسے طور طریقے سکھاتے ہیں۔ دادا دادی یا نانا نانی بچوں کو دلچسپ انداز سے ایسی کہانیاں سناتے ہیں جن میں اُنکے لیے کسی اچھے سماجی رویے کا سبق ہو۔ اسی طرح خاندان کے سب لوگ بچے کو ہمدردی، احترام اور تعاون کے جذبات سکھاتے ہیں اور یہیں سے بچہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا سیکھ جاتا ہے۔

3۔ سکول

سکول میں کئی خاندانوں، حتیٰ کہ مختلف ثقافتوں کے بچے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس طرح انہیں ایک دوسرے کو سمجھنے اور

ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ سکول میں اساتذہ کرام بچوں کو علم اور کتابوں سے محبت کرنے، اپنے مذہب و تاریخ سے آگاہی اور اپنے قومی ہیروز کے کارناموں سے روشناس کراتے ہیں۔ وہ انہیں صبر و برداشت، مذہبی رواداری، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت، زندگی کے ہر شعبے میں نظم و ضبط وغیرہ جیسے اعلیٰ سماجی اقدار اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ گویا تعلیمی اداروں کا ماحول اور وہاں پڑھائے جانے والے مضامین اور موضوعات بچوں کی سماجی تربیت کے ذرائع ہیں۔

ذرا سوچئے!

مسلمان گھرانوں میں پیدائش کے فوراً بعد بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس دُنیا میں بندے اور رب کے درمیان رشتہ جوڑنے والا سب سے ضروری عمل نماز ہے۔

ثقافت میں تبدیلی

کسی قوم کی ثقافت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ ثقافت کی تشکیل میں کئی قدرتی اور انسانی عوامل کا کردار ہوتا ہے۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ جب اِن عوامل میں تبدیلی آتی ہے تو ثقافت میں بھی تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج جو ہماری ثقافت ہے وہ ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے آباءواجداد کو جو قدرتی ماحول، علوم، ٹیکنالوجی اور پیداوار حاصل تھی وہ ہرگز آج جیسی نہ تھی۔ نئے نظریات قبول کرنے سے ثقافت میں تبدیلی کی ایک بہترین مثال زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب کی ثقافت ہے۔ اُس دور میں یہ لوگ طرح طرح کی سماجی برائیوں میں مبتلا تھے۔ شراب نوشی، ناچ گانا، چوری ڈاکہ اور لڑائی جھگڑا جیسی عادتیں اُنکی ثقافت میں رچی بسی تھیں۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ذریعے اُنہیں اسلام جیسا دین عطا کیا۔ اسلامی عقائد و نظریات قبول کرنے سے اُن لوگوں کی ثقافت میں بہت بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ پہلے وہ لوگ باہمی اتحاد سے محروم تھے مگر جونہی اُنکی ثقافت میں اسلامی نظریات نے جگہ پائی وہ متحد قوم بن گئے۔ اسلامی نظریات نے نہ صرف اہلِ عرب کی ثقافت تبدیل کی بلکہ دُنیا میں جہاں جہاں بھی یہ نظریات پھیلے وہاں ترقی کا دور دورہ ہوا۔ یہی عمل برصغیر پاک و ہند میں بھی رونما ہوا ہے۔ یہاں کا معاشرہ ذات پات میں بٹا ہوا تھا مگر دینِ اسلام نے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا۔

اقدار (Values)

اقدار سے مُراد وہ انسانی رویے ہیں جو کسی معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ مثلاً

سخاوت، مہمان نوازی، بزرگوں اور خواتین کا احترام، ضرورت مندوں کی مدد اور وعدے کی پابندی وغیرہ وہ اقدار ہیں جن پر ہمارا معاشرہ فخر کرتا ہے۔ اسی طرح ملک وملت سے وفاداری، حق بات کہنا اور حق کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہونا، مسائل کو مل جل کر اور صلاح مشورے سے حل کرنا وغیرہ ہماری اہم معاشرتی قدریں ہیں۔

سرگرمی:

استاد طلبہ سے اپنے علاقوں میں پائی جانے والی اقدار کی فہرست مرتب کروائے۔

اقدار پر اثر انداز ہونے والے عوامل

ہر شخص اور معاشرہ نیکی کو پسند اور بدی کو ناپسند کرتا ہے۔ گویا ہر معاشرے میں اچھی اقدار ضرور پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جھوٹ، بے انصافی وغیرہ کو کوئی بھی معاشرہ پسند نہیں کرتا۔ اسکے برعکس سچائی اور انصاف کو ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے جو اعلیٰ اقدار ہیں۔

اقدار پر درج ذیل عوامل اثر انداز ہوتے ہیں:

1۔ ثقافت

بچے اپنے بڑوں سے سیکھتے ہیں۔ اگر بڑوں کے عادات و اطوار اچھے ہوں گے تو اُنکی نئی نسل میں بھی وہی طور طریقے پائے جائیں گے۔ مثلاً اگر خاندان کے بزرگ اپنے بچوں کے سامنے ایسے طور طریقے پیش کریں جس میں سچائی، انصاف اور ایک دوسرے سے تعاون ہو تو بچے بھی انہی اقدار کو اپنائیں گے۔

2۔ تعلیم

تعلیم انسان کا زیور ہے۔ تعلیم انسان کو ایسے طور طریقوں کا شعور دیتی ہے جو ایک مہذب معاشرے کی علامت ہوتے ہیں۔ اگر کسی معاشرے کی ثقافت میں پہلے سے کوئی نامناسب طور طریقے چلے آرہے ہوں تو تعلیم یافتہ افراد اُنہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً پہلے ہمارے دیہاتوں میں زیادہ تر لوگ بیماری کی صورت میں مستند معالجوں سے علاج کے بجائے محض تعویز گنڈوں پر اکتفا کرتے جس سے قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی تھیں۔ تعلیم عام ہونے کی وجہ سے اب یہ روش کافی کم ہوئی ہے۔

3۔ مذہب

کسی معاشرے کے اقدار پر سب سے زیادہ اثر اُسکے مذہب کا ہوتا ہے۔ مثلاً پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ لہٰذا

یہاں رواداری، باہمی احترام، والدین کی اطاعت، مہمان نوازی، وغیرہ ہماری وہ بنیادی قدریں ہیں جنہیں ہم قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ معیشت، میڈیا، قدرتی ماحول، پیشے وغیرہ جیسے عوامل بھی کسی فرد یا معاشرے کے اقدار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ **پنچائت:** وہ مجلس جس میں معاشرے کے معتبرین لوگوں کے درمیان کسی تنازعے کا تصفیہ کرنے بیٹھے ہوں۔

☆ **اقامت:** نماز کی جماعت کھڑے ہونے کے وقت تقریباً اذان جیسے الفاظ پر مشتمل پکار۔

☆ **تاریخی ورثہ:** کسی قوم کے پاس اُسی کے آباؤاجداد کی بنائی ہوئی، یا استعمال کی ہوئی چیزیں۔

☆ **توحید:** یہ عقیدہ کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور مالک اللہ تعالیٰ ہے جو بالکل یکتا ہے، اور اُسکا کوئی شریک نہیں۔

☆ **ٹیکنالوجی:** اشیاء۔کوئی قوم عام برتنوں سے لیکر ہوائی جہازوں، خلائی سیاروں تک جو بھی چیزیں تیار اور استعمال کر رہی ہو وہ اُسکی ٹیکنالوجی کہلاتی ہے۔

☆ **خاندانی نظام:** خاندانی نظام سے مُراد یہ ہے کہ ایک خاندان کے تمام افراد، یعنی میاں، بیوی اور بچے ایک اکائی کے طور پر زندگی بسر کر رہے ہوں۔

☆ **دستکاری:** فارسی زبان میں ہاتھ کو" دست" کہتے ہیں۔ دستکاری سے مُراد ہاتھ کا کام، یعنی وہ مصنوعات جن کی تیاری میں زیادہ کردار مشینوں کی بجائے انسانی ہاتھوں کا ہو۔

☆ **رسم الخط:** لکھنے کا طریقہ۔کسی زبان کے حروف تہجی کی اشکال اور ترکیب۔

☆ **زمانۂ جاہلیت:** ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دینِ اسلام کی آمد سے پہلے کا زمانہ۔

☆ **طبعی ماحول:** ہمارے اردگرد پائی جانے والی تمام قدرتی چیزیں۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں؛ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- ثقافت کس زبان کا لفظ ہے؟

(الف) ہندی (ب) فارسی

(ج) عربی (د) انگریزی

ii- پاکستان میں بڑے ثقافتی گروہوں کی تعداد ہے:

(الف) چار (ب) چھ

(ج) آٹھ (د) بارہ

iii- ثقافت پر سب سے زیادہ اثر کس چیز کا ہوتا ہے؟

(الف) مذہب (ب) تاریخ

(ج) آب وہوا (د) میڈیا

iv- پاکستان کا قومی لباس ہے:

(الف) پینٹ شرٹ (ب) ساڑھی

(ج) کوٹ پتلون (د) شلوار قمیض

v- دستکاری سے مُراد ہے:

(الف) صنعت (ب) ہاتھوں سے اشیاء بنانا

(ج) مشینوں کا استعمال (د) کپڑوں پر کڑھائی

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i- ثقافت سے کیا مُراد ہے؟

ii- بچے کی سماجی تربیت کس طرح کی جاتی ہے؟

iii- مخلوط ثقافت کے فوائد بتائیں۔

iv- اقدار کسے کہتے ہیں؟

v- اپنے ملک کی ثقافت میں تبدیلی کی کوئی مثال پیش کریں۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i- بچے کی سماجی تربیت کے اہم ادارے کون کونسے ہیں؟

ii- پاکستان کے چاروں صوبوں کے ثقافتی لباس پر نوٹ لکھیں۔

iii- پاکستانی ثقافت کا کسی دوسرے ملک کی ثقافت سے موازنہ کریں۔

iv- اقدار پر کون کونسے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں؟

سوال نمبر 4۔ کالم الف اور کالم ب کے الفاظ کا جوڑ ملائیں۔

الف	ب
رسم و رواج	یومِ آزادی
قومی لباس	رسم الخط
قومی تہوار	خواتین
حروفِ تہجی	ثقافت
دوپٹہ	شلوار قمیض

سرگرمی:

استاد طلبہ کو ایک ایسے حادثے کا واقعہ سنائے جہاں لوگوں نے ایک دوسرے کی مدد کی ہو۔ پھر طلبہ سے باری باری پوچھے کہ اگر اُس مقام پر وہ خود موجود ہوتے تو کیسا ردِ عمل ظاہر کرتے۔ طلبہ جو جوابات دیں اُنکی فہرست بنائے۔

باب 8: معاشیات

اس باب کے مطالعہ سے طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

☆ سرکاری اشیاء اور خدمات، برآمدات اور درآمدات کی تعریف کر سکیں۔
☆ سرکاری اور نجی اشیاء اور خدمات میں فرق کر سکیں۔
☆ بعض سرکاری اور نجی اشیاء اور خدمات کی نشاندہی کر سکیں۔
☆ اُن ذرائع کی نشاندہی کر سکیں جن سے حکومت عوام کو اشیاء و خدمات مہیا کرتی ہے (محصولات، قرضے)۔
☆ پاکستان کی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کی اہمیت بیان کر سکیں۔
☆ ایک بار گراف کی مدد سے پاکستان کی تین اہم برآمدات اور تین اہم درآمدات کی نشاندہی کر سکیں۔
☆ بتا سکیں کہ پاکستان کی عام درآمدات کے پیداواری ممالک کونسے ہیں اور یہ ملک میں کس طرح لائی جاتی ہیں۔
☆ مثالوں کی مدد سے زر کے ارتقاء کی وضاحت کر سکیں۔
☆ جان سکیں کہ مختلف ممالک میں مختلف سکے رائج ہیں۔
☆ لوگوں کی زندگی میں زر کا کردار بیان کر سکیں۔
☆ اُجرتوں اور پیشوں کے ایک گراف کی مدد سے دونوں کے درمیان تعلق جان سکیں۔
☆ آمدنی بڑھانے کے ذرائع کی فہرست، اور کاروبار چلانے کے طریقے بتا سکیں۔
☆ افراد کی زندگی اور کاروبار میں بینک کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کردار کے بارے میں جان سکیں۔
☆ پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار سمجھ سکیں۔
☆ پاکستان کے معاشی نظام کو بیان کر سکیں۔

علمِ معاشیات

علم معاشیات وہ علم ہے جس میں وسائل کی پیداوار، اُسکی تقسیم اورخرچ کے مواقع کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔علم معاشیات کو علم اقتصادیات بھی کہتے ہیں۔علم معاشیات کی رو سے وسائل کی مندرجہ ذیل دوصورتیں ہیں:

1۔اشیاء

اشیاء سے مُراد مادی چیزیں ہیں۔یعنی وہ چیزیں جو وجود رکھتی ہیں،جنہیں تولا جا سکتا ہے،جنہیں آنکھوں سے دیکھااور ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں۔آٹا،پھل، کپڑا،گاڑی، پنکھا،دوائی، کتاب وغیرہ اشیاء کی مثالیں ہیں۔

2۔خدمات

خدمت سے مُراد کسی شخص یا ادارے کا کسی دوسرے شخص یا ادارے کوکوئی سہولت فراہم کرنا ہے۔خدمات کا کوئی مادی وجودنہیں ہوتا،یعنی نہ اُنہیں تولا جاسکتا ہے، نہ دیکھا یا چھوا جاسکتا ہے۔تعلیم دینا،قانونی مشورہ دینا،دوا تجویز کرنا، مزدوری، کپڑے سینا،چوکیداری وغیرہ خدمات کی مثالیں ہیں۔

اشیاءاورخدمات کی ملکیت

روزمرّہ استعمال میں آنے والی اشیاءاورخدمات کی ملکیت کے لحاظ سے دواقسام ہیں:

1۔سرکاری اشیاءاورخدمات

سرکاری اشیاءاورخدمات وہ ہیں جو ریاست کی ملکیت ہیں اور اُسی کے انتظام کے تحت عوام کوفراہم ہورہی ہیں۔ اس قسم کی اشیاءاورخدمات سے فائدہ اُٹھانے کا حق ریاست کے ہرشہری کو حاصل ہے۔سڑکیں،سرکاری ہسپتال،سرکاری سکول،عدالتیں،سرکاری وکیل، پبلک پارک، پبلک لائبریری وغیرہ سرکاری اشیاءاورخدمات کی مثالیں ہیں۔

بی ایم سی ہسپتال،کوئٹہ

لائبریری

عسکری پارک،کوئٹہ

2۔نجی اشیاءاور خدمات

نجی اشیاءاور خدمات وہ ہیں جو کسی خاص شخص یا اشخاص کی ملکیت ہوں۔ان اشیاءاور خدمات کی فراہمی میں اِنکے مالکوں کو اختیار ہوتا ہے کہ جب اور جسے چاہیں مفت یا قیمت لیکر فراہم کریں۔نجی جائیداد، سامانِ تجارت، نجی ہسپتال، نجی سکول، نجی بینک، بسیں، ٹرک وغیرہ نجی اشیاء وخدمات کی مثالیں ہیں۔

اشیاءاور خدمات کی فراہمی کیلئے حکومتی وسائل

اشیاءاور خدمات کی فراہمی پر سرمایہ صرف ہوتا ہے۔حکومت یہ سرمایہ اپنے عوام ہی سے محصولات کی صورت میں وصول کرتی ہے۔ اگر کسی ملک میں عوامی محصولات سے مطلوبہ سرمایہ حاصل نہ ہو تو حکومت بیرونی ممالک اور اداروں، یا اپنے ملکی بینکوں سے قرضے بھی لیتی ہے۔اِن حکومتی وسائل کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

1۔محصولات

حکومت کیلئے سرمایے کی فراہمی کا سب سے بڑا ذریعہ محصولات ہیں۔محصولات دوطرح کی ہوتی ہیں:

i۔بلاواسطہ محصولات

وہ محصول جسے کوئی شخص یا ادارہ براہ راست اسے عائد کرنے والے محکمے، یعنی حکومت کو ادا کرتا ہے "بلاواسطہ محصول" کہلاتا ہے۔مثلاً آمدنی محصول، جائیداد محصول، چونگی محصول، مختلف لائسنسوں کی فیسیں، وغیرہ۔

ii۔بالواسطہ محصولات

وہ محصول جو ایک ادا کرنے والے سے دوسرے ادا کرنے والے کو منتقل ہو "بالواسطہ محصول" کہلاتا ہے۔مثلاً سیلز ٹیکس جو حکومت بلاواسطہ محصول کی صورت میں کارخانہ دار سے وصول کر لیتی ہے اور کارخانہ دار اُسکی کُل قیمت میں وہ محصول شامل کر دیتا ہے جو اُس نے حکومت کو ادا کیا ہے۔ڈیزل، پٹرول، موبائل فون کے کارڈز، صابن، گھی، کپڑا وغیرہ بنانے اور بیچنے پر محصولات بالواسطہ محصولات کی مثالیں ہیں۔

سرگرمی:

استاد طلبہ سے ایک فہرست مرتب کرائے کہ وہ اپنے اپنے گھروں کیلئے خریدی گئی اشیاء مثلاً صابن، گھی، خوردنی تیل، بسکٹ وغیرہ پر کتنا بالواسطہ محصول ادا کرتے ہیں۔

2۔ قرضے

جب محصولات کی مد میں حکومت کی آمدنی کم ہو اور وہ بہتر طور سے اپنے شہریوں کو ضروری اشیاء اور خدمات مہیا نہ کر سکے تو اُسے بھاری سود پر قرضے لینے پڑتے ہیں۔ حکومتی قرضے بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں:

i۔ بیرونی قرضے

پاکستان کو یہ قرضے دنیا کے امیر ممالک، جیسے امریکہ، چین، برطانیہ، جاپان وغیرہ سے ملتے ہیں۔ اِسکے علاوہ چند بڑے عالمی مالیاتی ادارے، جیسے عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک، عالمی مالیاتی فنڈ، وغیرہ بھی حکومت کو مختلف شرائط پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔

ii۔ اندرونی قرضے

پاکستان میں مختلف بینک قائم ہیں جن میں عوام اپنے پیسے جمع کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر حکومت ان بینکوں سے بھی قرضے لیتی ہے۔

برآمدات اور درآمدات

وہ اشیاء جو کسی دوسرے ملک کو فروخت کی جائیں ''برآمدات'' جبکہ وہ اشیاء جو کسی ملک سے خرید کر لائی جائیں ''درآمدات'' کہلاتی ہیں۔

1۔ برآمدات

پاکستان کے شہر سیالکوٹ میں کھیلوں کا بہت عمدہ سامان تیار کیا جاتا ہے جسے دنیا کے دوسرے ممالک ہم سے خریدتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بین الاقوامی تجارت میں کھیلوں کا سامان ہماری برآمدات میں سے ایک ہے۔ پاکستان کے عمدہ اقسام کے چاول، خام کپاس، سوتی دھاگہ، کپڑا، آلاتِ جرّاحی وغیرہ اہم برآمدات ہیں۔

2۔ درآمدات

ہمارے ملک میں جدید اور اعلیٰ قسم کی مشینری کم تیار کی جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی مشینری ہم دوسرے ممالک سے خریدتے، یعنی درآمد کرتے ہیں۔ مشینری کے علاوہ پٹرولیم، چائے، خوردنی تیل، اعلیٰ قسم کا کپڑا، کمپیوٹر، موبائل سیٹ، اسلحہ وغیرہ بھی ہمارے ملک کی اہم درآمدات ہیں۔

سرگرمی:

مالی سال 14-2013ء کے دوران پاکستان کی اہم درآمدات و برآمدات کی فہرست دی گئی ہے۔ طلبہ مالیت کے لحاظ سے ان اشیاء کا بارگراف بنائیں اور تین سب سے بڑی برآمدات اور درآمدات کی نشاندہی کریں۔

درآمدات	مشینری و ٹرانسپورٹ اشیاء	غذائی اشیاء	کیمیاوی اشیاء	پٹرولیم و دیگر معدنیات	خوردنی تیل
مالیت (ملین روپے)	8,86,479	2,21,053	6,91,398	15,70,968	2,13,428
برآمدات	سوتی کپڑا	سوتی دھاگہ	بُنا مال (جرسیاں وغیرہ)	رضائیاں وغیرہ	چاول
مالیت (ملین روپے)	2,85,130	2,07,200	2,35,565	2,19,962	2,22,907

ماخذ: ادارۂ شماریات پاکستان

پاکستان کی بیرونی تجارت کی اہمیت

بیرونی تجارت کو بین الاقوامی تجارت بھی کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی ترقی میں بیرونی تجارت کی بہت اہمیت ہے۔

مثلاً:

- ☆ بیرونی تجارت کے ذریعے اشیاء برآمد کر کے خطیر زرِ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔
- ☆ بیرونی تجارت کی بدولت جب برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے تو ملک میں مزید کارخانے لگائے جاتے ہیں جس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

- ☆ بین الاقوامی تجارت سے محصولات کی مد میں حکومت کی آمدنی بڑھتی ہے جس سے عوام کو بہتر اشیاء اور خدمات کی فراہمی ممکن ہوتی ہے۔
- ☆ ایسی تجارت سے ملک میں ہنرمندی کو فروغ ملتا ہے کیونکہ ہنرمندوں کی بنائی ہوئی اعلیٰ چیزیں بین الاقوامی منڈی میں زیادہ قیمت پاتی ہیں۔
- ☆ بین الاقوامی تجارت کی بدولت جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ملکی اشیاء کو بہتر اور کم خرچ پر تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- ☆ ایسی تجارت ملک کے لوگوں کو بہتر بیرونی مصنوعات سے متعارف کراتی ہے جس کے نتیجے میں ہمارے ہنرمند بھی اعلیٰ قسم کی اشیاء بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

پاکستان کی اہم درآمدات اور اُنکے ذرائع

پاکستان ایک ترقی پزیر ملک ہے۔ یہاں قدرتی وسائل کافی ہیں مگر اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کیلئے درکار صنعتیں کافی نہیں ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کے دور میں زندگی کے ہر شعبے میں سہولت اور کارکردگی بڑھانے کیلئے ہمیں جدید مشینوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ پاکستان اگرچہ بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے تاہم بعض معدنیات اور زرعی اجناس میں ہم ابھی تک خودکفیل نہیں ہوئے۔ پاکستان کی چند اہم درآمدات درجِ ذیل ہیں:

1۔ صنعتی مشینری

پاکستان میں کپڑے، گاڑیوں، چھپائی، اسلحے وغیرہ جیسی صنعتوں کیلئے مشینری بنانے والے کارخانے کم ہیں۔ ہم یہ مشینری بحری جہازوں کے ذریعے یورپی ممالک، شمالی امریکہ کے ممالک، چین، جاپان، روس، وغیرہ سے درآمد کرتے ہیں۔

2۔ معدنی تیل

معدنی تیل کی عام صورتیں پٹرول اور ڈیزل ہیں جو توانائی کے اہم ذرائع ہیں۔ پاکستان معدنی تیل کی درآمد پر کثیر زرمبادلہ خرچ کرتا ہے۔ اسے بحری جہازوں کے ذریعے سعودی عرب، کویت، ابوظبی، ایران، وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے۔

3۔ دفاعی سازوسامان

پاکستان دفاعی لحاظ سے ایک مضبوط ملک ہے۔ یہاں اسلحہ سازی کے کئی کارخانے ہیں البتہ جدید اسلحہ ہم بیرونی ممالک،

جیسے امریکہ، چین، روس، فرانس، برطانیہ، وغیرہ سے بھی درآمد کرتے ہیں۔

4- اشیائے خوراک

پاکستان میں کھانے کے تیل (سویابین، پام آئل وغیرہ) اور چائے کی بہت کھپت ہے مگر یہ اشیاء ہم اپنی ضرورت سے کم پیدا کررہے ہیں۔لہٰذا ہم اس طرح کی غذائی اشیاء درآمد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔سویابین کا تیل امریکہ، پام کا تیل ملائشیا، چائے کینیا اور سری لنکا، جبکہ گندم آسٹریلیا اور امریکہ سے درآمد کی جاتی ہے۔

زر کا ارتقاء

انسانی ضروریات بے شمار ہیں۔کوئی شخص اپنی ضرورت کی ہر چیز خود پیدا نہیں کرسکتا۔لہٰذا دوسرے لوگوں کے ساتھ لین دین کرنا ہمیشہ سے انسان کی لازمی ضرورت رہی ہے۔البتہ لین دین کے ذرائع میں انسانی تاریخ مختلف مراحل سے گزرتی دکھائی دیتی ہے۔

آثار قدیمہ اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع شروع میں لوگوں کے درمیان لین دین ''مال کے بدلے مال'' کے اصول پر ہوتا تھا جسے جدید اصطلاح میں بارٹر تجارت (Barter trade) کہتے ہیں۔اس اصول کے تحت جب کسی شخص کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ بدلے میں کوئی اور برابر قیمت کی چیز دیکر مطلوبہ چیز خرید لیتا۔مگر تجارت کے اس طریقے میں بہت سی مشکلات تھیں۔مثلاً تبادلے میں دی جانے والی اشیاء کے بارے میں فریقین کے درمیان یہ اتفاق مشکل ہوتا تھا کہ کسی چیز کے بدلے دوسری چیز کتنی دی جائے۔یہ مسئلہ بھی تھا کہ جب کوئی شخص اپنے وطن یا علاقے سے باہر جائے تو وہاں اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کی خاطر یہاں سے تبادلے کیلئے بھاری بھرکم اشیاء کیسے ساتھ لیتا پھرے۔اس طرح کی اور بھی کئی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے زر، یعنی پیسہ وجود میں آیا۔

مختلف ممالک کی کرنسیاں

ہر ملک کی اپنی کرنسی (سکہ) ہوتی ہے۔پاکستان کی کرنسی کا نام ''روپیہ'' اور امریکہ کی کرنسی کا نام ''ڈالر'' ہے۔اسی طرح دنیا کے دیگر ممالک کی بھی اپنی اپنی کرنسیاں ہیں جن کے نام دیے گئے جدول میں تحریر ہیں۔بعض خطوں کے ممالک نے مشترکہ کرنسی کا اجراء بھی کیا ہے؛ مثلاً براعظم یورپ کے کئی ممالک نے مشترکہ طور پر ایک کرنسی قائم کی ہے جسے ''یورو'' کہتے ہیں۔یورو کے ذریعے تمام متعلقہ ممالک میں لین دین کیا جاسکتا ہے۔

جدول: دنیا کے مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نام۔

ملک کا نام	کرنسی کا نام	کرنسی نوٹ
سعودی عرب	ریال	
جاپان	ین	
روس	روبیل	
امریکہ	ڈالر	
برطانیہ	پاؤنڈ اسٹرلنگ	

ملائیشیا	رنگٹ	
متحدہ عرب امارات	درہم	
چین	یوآن	

کیا آپ جانتے ہیں!

بین الاقوامی قانون کے مطابق کوئی شخص جس ملک میں رہتا ہو وہاں صرف اُسی ملک کی کرنسی کے ذریعے لین دین کرسکتا ہے۔مثلاً کوئی پاکستانی شخص سعودی عرب جائے تو وہاں اپنے روپوں کے بدلے دُکاندار سے کوئی چیز نہیں خرید سکتا، بلکہ پہلے پاکستانی روپوں کے بدلے سعودی ریال خریدے گا اور پھر اُن ریالوں کے ذریعے اشیائے ضرورت خریدے گا۔

انسانی زندگی میں زر کا کردار

انسان کی معیشت کا دارو مدار خرید و فروخت پر ہے۔اس عمل میں زر ہی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔مثلاً:

☆ اشیاء و خدمات کا لین دین کرتے وقت زر تبادلے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

☆ اِسکی مدد سے ہم اشیاء و خدمات کی قیمت کی کمی بیشی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔مثلاً ایک کلوگرام چینی کی قیمت 50 روپے، ایک کلوگرام گھی کی قیمت 150 روپے۔

☆ زر کی قدر چونکہ مستقل ہوتی ہے لہذا ہم اپنے سرمائے کو زر کی شکل میں طویل عرصہ تک محفوظ کر سکتے ہیں۔

☆ زر کے ذریعے لوگ ایک جگہ اپنے اثاثے بیچ کر دوسری جگہ ویسے ہی اثاثے بنا سکتے ہیں۔مثال کے طور پر ایک کسان کسی جگہ اپنی زمین بیچ کر دوسری جگہ اپنے پسند کی زمین خرید سکتا ہے۔

☆ زر کے ذریعے حکومت اپنے محصولات وغیرہ کی وصولی اور لوگوں کی تنخواہوں وغیرہ کی ادائیگی آسانی کے ساتھ کرتی ہے۔

☆ جس ملک میں زر کی گردش مناسب ہو وہاں کا معاشی ڈھانچہ مضبوط بنیادوں پر ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہے۔
☆ زر کو ساتھ رکھنا، کہیں لانا لے جانا آسان ہوتا ہے۔

بینکوں کا کردار

بینک ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہے جسے حکومت کی جانب سے اختیار حاصل ہوتا ہے کہ لوگوں کی رقوم اپنے پاس محفوظ رکھے، لوگوں کو اُن رقوم کے بدلے منافع ادا کرے، افراد یا اداروں کو قرضے فراہم کرے، مالیاتی لین دین میں فریقین کے درمیان واسطہ بنے، وغیرہ۔

بینکوں کی دو بنیادی اقسام ہیں:

1۔ تجارتی بینک

اس قسم کے بینک عوام کے ساتھ مالیاتی لین دین کرتے ہیں۔ یعنی اُنکی رقوم جمع کرتے ہیں، اُنہیں قرضے دیتے ہیں، وغیرہ۔ ہمارے ملک میں ایسے بینکوں کی مثالیں نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائٹڈ بینک، الفلاح بینک، میزان بینک، وغیرہ ہیں۔

2۔ سرمایہ کاری بینک

اس قسم کے بینک عوام کی رقوم جمع کرنے کا کام نہیں کرتے بلکہ صرف افراد، تنظیموں یا حکومت کے ترقیاتی منصوبوں میں منافع کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں زرعی ترقیاتی بینک، صنعتی ترقیاتی بینک، وغیرہ سرمایہ کاری بینک ہیں۔

بینکوں کی اہمیت

بینک لوگوں کی زندگی اور کاروبار میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً:

☆ بینک مالیاتی پالیسی کو کامیاب کر کے معاشی ترقی کی رفتار تیز کرتے ہیں۔
☆ بینک افراطِ زر اور تفریطِ زر کو کنٹرول کرتے ہیں اور شرح سود میں تبدیلی کر کے مالیاتی پالیسی کو موثر بناتے ہیں۔
☆ بینک صنعتی اور زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے دونوں شعبوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کرتے جس سے ملکی پیداوار کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

- بینک لوگوں میں بچت کی عادت کا سبب بنتے ہیں اور بچت کی حوصلہ افزائی کیلئے مختلف پالیسیاں بناتے ہیں۔اس سے سرمایہ کاری کیلئے رقوم مہیا ہوتی ہیں اور معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔
- بینک ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے قرضے فراہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ معاشی ترقی کے عمل کو جاری رکھنے کیلئے معیشت کے تمام شعبوں کو بھی ترجیحی بنیادوں پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔
- بینک تمام شعبوں کو متوازن رکھنے کے لیے پسماندہ شعبوں کی ترقی کے لیے ان کو زیادہ فنڈز مہیا کرتے ہیں تا کہ ان شعبوں کو ترقی دے کر معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کیا جا سکے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کردار

پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناحؒ نے یکم جولائی 1948ء کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا۔ملک کے تمام مالیاتی امور کی نگرانی میں اس بینک کا کردار بہت اہم ہے۔مثلاً:

- اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو کرنسی نوٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔اس وقت اس بینک کے جاری کردہ 10,20,50,100,1000 اور 5000 روپے کے کرنسی نوٹ زیرِ گردش ہیں۔ پاکستان میں صرف اسی بینک کے جاری کردہ نوٹ قانونی زر ہوتا ہے۔
- اس بینک کو حکومت کا بینک بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حکومت کے مالی مشیر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ یہ حکومت کیلئے وہ تمام کام کرتا ہے جو ایک تجارتی بینک عام لوگوں کیلئے کرتا ہے۔
- اسٹیٹ بینک آف پاکستان ملک کے اندر پورے بینکاری نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔یہ تجارتی بینکوں کی تمام سرگرمیاں کنٹرول کرنے کے علاوہ ضرورت کے وقت اُنھیں قرضے بھی فراہم کرتا ہے۔
- یہ بینک ایک طرف تو کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے اور دوسری طرف زر کی مقدار کو کنٹرول کر کے ملک کے معاشی استحکام کو یقینی بناتا ہے۔
- پاکستان میں تمام زرمبادلہ اسی بینک میں ہی جمع ہوتا ہے۔بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانی جو رقوم بھیجتے ہیں یہ بینک انھیں ملکی کرنسی میں تبدیل کر کے مقامی لوگوں کو ادائیگی کرتا ہے۔
- اسٹیٹ بینک آف پاکستان برآمدات اور درآمدات میں توازن رکھ کر زرمبادلہ کے ذخائر کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار

ریاست کے ہر طرح کے امور چلانے میں وفاقی حکومت کا کردار سب سے بڑا ہوتا ہے۔ بالخصوص معاشی معاملات تو مکمل طور پر وفاقی حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت کے کردار کے چند پہلو درجِ ذیل ہیں:

- ☆ ملک کا سالانہ مالی بجٹ تشکیل دیتی ہے۔
- ☆ دیگر ممالک کے ساتھ مالیاتی اور تجارتی معاہدے کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔
- ☆ بیرونی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیبات و مراعات فراہم کرتی ہے۔
- ☆ ملک کی افرادی قوت کیلئے بیرون ملک روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- ☆ محصولات عائد کرنے کی مجاز وفاقی حکومت ہے۔ محصولات کے نتیجے میں ملک میں مہنگائی میں کمی بیشی واقع ہوتی ہے۔
- ☆ ملک میں بڑے ترقیاتی منصوبوں کا اجراء، جیسے ڈیم بنانا، بندرگاہوں کی تعمیر وغیرہ، وفاقی حکومت ہی کرتی ہے۔

پاکستان کا معاشی نظام

ریاستِ پاکستان کا مذہب اسلام ہے۔ اسلام میں جائز طریقوں سے دولت کمانے اور خرچ کرنے کے واضح اصول موجود ہیں۔ پاکستان کا معاشی نظام کافی حد تک انہی اصولوں پر قائم ہے۔

پاکستان کے معاشی نظام کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ☆ پاکستان میں سرکاری انتظام میں چلنے والے کارخانے اور تجارتی ادارے بھی ہیں اور اسی طرح کے نجی ادارے بھی۔ نجی اداروں کے مالکان اپنے موجودہ اداروں کو ترقی دینے یا نئے ادارے کھولنے میں خودمختار ہیں۔
- ☆ ہماری معیشت زرعی ہے۔ مطلب یہ کہ ہماری قومی آمدنی کا سب سے بڑا حصہ زرعی پیداوار سے حاصل ہوتا ہے۔
- ☆ پاکستان میں صنعتکاری بڑھ رہی ہے تاہم زیادہ تر صنعتیں وہ ہیں جو زرعی خام مال پر انحصار رکھتی ہیں، جیسے کپڑے کی صنعت، صابن کی صنعت، وغیرہ۔
- ☆ پاکستان میں توانائی کے وسائل (بجلی، گیس وغیرہ) کی کمی ہے اور یہی درحقیقت ہماری صنعتی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

☆ پاکستان میں بے روزگاری اور غربت زیادہ ہے۔آبادی میں اضافے کی نسبت وسائل میں کمی ہورہی ہے۔ایک اور وجہ امن وامان کی خراب حالت بھی ہے جسکی وجہ سے ہمارا معاشی نظام متاثر ہورہا ہے۔

☆ ملک پر بیرونی قرضوں کا بوجھ بہت بڑھ چکا ہے۔ہمارے سالانہ بجٹ کا نصف سے زائد حصہ قرضوں پر صرف سود دینے پر خرچ ہوجاتا ہے اور ترقیاتی کاموں کیلئے بہت کم وسائل رہ جاتے ہیں۔

☆ پاکستان کی بیرونی تجارت مجموعی طور پر خسارے کا شکار ہے۔یعنی برآمدات کی مالیت درآمدات کی مالیت سے بہت کم ہے۔

تشریحِ اصطلاحات

☆ **افراطِ زر:** مہنگائی۔اشیاءوخدمات کی قیمتوں میں اضافہ۔کسی ملک میں زر،یعنی پیسے کی قوتِ خرید میں کمی جس سے چیزوں کو پہلے کی نسبت زیادہ زر کے عوض خریدنا پڑے۔

☆ **بالواسطہ:** کسی واسطے کے ساتھ۔مثلاً حکومت کا تاجروں پر سیل ٹیکس لگانا جو بعد میں صارفین کو اشیاء کی زیادہ قیمتوں کی صورت میں ادا کرنا پڑتا ہے۔

☆ **بلاواسطہ:** کسی واسطے کے بغیر۔براہ راست۔مثلاً حکومت کا بجلی کے بلوں پر سرچارج عائد کرنا جنہیں صارفین براہ راست حکومت کو ادا کرتے ہیں۔

☆ **ترقیاتی کام:** حکومت کا ملک میں عوام کی سہولت کیلئے کچھ نئی چیزیں بنانا۔

☆ **تفریطِ زر:** چیزوں کا سستا ہوجانا۔مطلب یہ کہ چیزیں پہلے کی نسبت کم پیسے کے عوض دستیاب ہوں۔

☆ **خام کپاس:** کپاس کا اُسی حالت میں ہونا جیسے کسان نے کھیت سے حاصل کیا تھا۔

☆ **خودکفیل:** کفالت کا مطلب ہے کسی کو پالنا،یعنی ضرورتیں پوری کرنا۔خودکفیل سے مُراد کسی کا اپنی ضرورتیں خود پوری کرنے کے قابل ہونا۔

☆ **زرمبادلہ:** وہ زر،یعنی رقوم جو بیرونی تجارت سے حاصل ہوتی ہیں،یا بیرونِ ملک ملازمین اپنے وطن بھیجتے ہیں۔

☆ **سرمایہ کاری:** کسی شخص کا کسی تجارتی منصوبے میں نفع کمانے کی خاطر اپنا سرمایہ لگانا۔

☆ **زر کی گردش:** روپے پیسے کا لین دین کی صورت میں ایک سے دوسرے کو منتقل ہونا۔

☆ **سود:** نفع۔ اصطلاح میں پہلے سے طے شدہ مقدار میں کسی دی گئی چیز پر ویسی ہی چیز زیادہ لینا۔ مثلاً پیسے پر زیادہ پیسے لینا۔

☆ **قبلِ مسیح:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کا زمانہ۔

☆ **مالی سال:** 365 دن کی وہ مدت جس کے اندر کسی حکومت یا کمپنی کو حاصل ہونے والی تمام آمدنی اور اخراجات کا حساب لگایا جاتا ہے اور نفع یا نقصان کا تعین کیا جاتا ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں؛ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- علمِ معاشیات کا دوسرا نام ہے:

(الف) علمِ تجارت (ب) علمِ اقتصادیات (ج) مال و دولت (د) صنعتکاری

ii- اشیاء سے مُراد وہ چیزیں جنہیں:

(الف) تولا جاسکتا ہے (ب) دیکھا جاسکتا ہے (ج) چھوا جاسکتا ہے (د) تولا، دیکھا اور چھوا جاسکتا ہے

iii- پاکستان میں اس وقت سب سے زیادہ مالیت کا نوٹ ہے:

(الف) 100 روپے (ب) 500 روپے (ج) 1000 روپے (د) 5000 روپے

iv- ایک طبیب کا مریض کیلئے دوا تجویز کرنا ہے:

(الف) خدمت (ب) شئے

(ج) خدمت اور شئے دونوں (د) مدد

v- کرنسی نوٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے:

(الف) نیشنل بینک (ب) اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ج) الائیڈ بینک (د) حبیب بینک

سوال نمبر2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

i- خدمات کی تعریف کسی ایک مثال سے بیان کریں۔

ii- علمِ معاشیات کی تعریف بیان کریں۔

iii- بینکوں کی دو بنیادی اقسام کون کونسی ہیں؟

iv- پاکستان کی پانچ اہم درآمدات اور برآمدات کے نام بتائیں۔

v- دنیا کے چھ ممالک کی کرنسیوں کے نام لکھیں۔

سوال نمبر3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

i۔ زر کا ارتقاء کس طرح ہوا؟

ii۔ پاکستان کی ترقی میں بیرونی تجارت کی کیا اہمیت ہے؟

iii۔ لوگوں کی زندگی اور کاروبار میں بینک کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

iv۔ پاکستان کے مالیاتی نظام میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی کیا حیثیت ہے؟

سوال نمبر4۔ کالم الف کا کالم ب سے جوڑ ملائیں۔

الف	ب
معیشت	نجی شئے
سڑک	یکم جولائی، 1948ء
ٹرک	مال ودولت
چین	سرکاری شئے
اسٹیٹ بینک آف پاکستان	یوآن

سرگرمیاں:

i- طلبہ اپنے استاد کی مدد سے اُجرتوں اور پیشوں کا ایک گراف تیار کریں اور دونوں کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں۔

ii- طلبہ اپنے استاد کی مدد سے کاروبار شروع کرنے اور آمدنی بڑھانے کے مختلف طریقوں کی فہرست مرتب کریں۔

کتابیات

- ☆ نبلی پیرزادہ(2012ء)، جدید طبعی جغرافیہ،ادارہ فروغِ قومی زبان،اسلام آباد۔
- ☆ احمد شفیع چودھری(2005ء)،اصولِ شہریت،سٹینڈرڈ بک سنٹر،اردو بازار،لاہور۔
- ☆ معاشرتی علوم برائے جماعت پنجم،خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ،پشاور۔
- ☆ جامع اردو انسائیکلو پیڈیا(4)،سماجی علوم (جغرافیہ)،قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان،وزارتِ ترقی انسانی وسائل،حکومتِ ہند۔
- ☆ نذیر احمد خالد(2002ء)،کتابستان ورلڈ اٹلس،کتابستان پبلشنگ کمپنی،اردو بازار،لاہور۔
- ☆ Nigel Smith (2007), Pakistan: History, Culture, and Government, Oxford University Press, Karachi.
- ☆ Social Studies for Class 5, Written by Professor (Rtd) Aftab Ahmad Dar, Punjab Textbook Board, Lahore.
- ☆ New Secondary Geography, Special Edition for Army Public Schools, Book 1, FEP International Limited, Pakistan.
- ☆ Robert W. Christopherson (1997), Geosystems: An Introduction to Physical Geography, third edition, Prentice-Hall, Inc. USA.
- ☆ Nazir Ahmad Khalid (2009), Economic and Commercial Geography (World - Pakistan), Revised Edition, Azeem Academy (Publisher), Lahore.
- ☆ G Davies and JH Bank (2002), A History of Money from Ancient Times to the Present Day, University of Wales Press, USA.
- ☆ Hoggson, N.F. (1996), Banking Through the Ages, Dodd, Mead and Company, New York.
- ☆ Different Pages from the World Wide Web relateing to the contents of this book.

مصنفین کا تعارف

1۔ ڈاکٹر احمد سعید خٹک شعبۂ جغرافیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ نے 1989ء میں پشاور یونیورسٹی سے جغرافیہ کے مضمون میں ایم۔ایس سی ،اور2012ء میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے پی ایچ۔ڈی کی تکمیل کی۔

2۔ ڈاکٹر رومانہ عنبرین شعبۂ جغرافیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ میں تدریسی فرائض انجام دے رہی ہیں۔آپ نے 1992ء میں پشاور یونیورسٹی سے جغرافیہ کے مضمون میں ایم۔ایس سی ،اور2011ء میں نانجنگ یونیورسٹی، چین سے پی ایچ۔ڈی کی تکمیل کی۔

3۔ محترمہ ذاکرہ نورین بلوچستان یونیورسٹی سے ایم۔اے تاریخ (1995ء)اور ایم۔اے انگریزی (1999ء) کی اسناد یافتہ ہیں۔آپ گرلز کالج مستونگ میں تدریسی فرائض انجام دے چکی ہیں۔فی الحال گرلز کالج گلبرگ، لاہور سے وابستہ ہیں۔